ہپناٹزم اور ذاتی تربیت

جسمیں بتلایا گیا ہے

کہ ہپناٹزم کیا چیز ہے ہپناٹزم کے ذریعے کس طرح علاج کیا جاتا ہے اور عادات کو بدلا جاتا ہے کس طرح انسان خود اپنے آپ پر ذاتی مشورات سے تبدیلیاں کر سکتا ہے اور من کے ذریعے علاج کرنے کے کیا طریق ہیں

جن کو

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا

ومصنف متعدد رسالہ جات طبی نے

ڈاکٹر اے ایم ہچنس صاحب ایم ڈی کی کتاب

Hypnotiaum & self Education

سے ترجمہ کر کے رفاہ عام کے واسطے ترجمہ کیا

کارپردازان کارخانہ امرت دھارا نے حمیدیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام بابو نظام الدین چھپوایا

تحفہ سرماء
موسم سرماء میں کھانے لائق مقوی باہ۔ مبہی۔ عسر جریان اور مقوی دماغ
وغیرہ نسخہ جات حبوب۔ سفوف۔ معجون۔ پک۔ حریرہ۔ حلوا۔ کھیر۔ پتی۔ گلاب جامن۔ برفی
آسو۔ ارشٹ۔ کشتہ جات وغیرہ کا مجموعہ کئی سالوں سے دیش اپکارک کا ایک
تحفہ سرماء مندرجہ بالا قسم کے نسخہ جات کے واسطے نکالا جاتا ہے۔ جسمیں ایڈیٹر صاحب
اور دیگر حکماء اپنے اپنے مجربات لکھتے ہیں۔ کچھ کاپیاں زیادہ بھی چھپوائی جاتی ہیں
شائقین کو جلد منگوا لینا چاہئے۔ کیونکہ کئی نمبر جلد ختم ہونے والے ہیں۔
تحفہ سرماء نمبر ۱ ... ... قیمت ۲/
تحفہ سرماء نمبر ۲ ... ... " ۲/
تحفہ سرماء نمبر ۳ ... ... " ۱/
تحفہ سرماء نمبر ۴ ... ... " ۲/
المشتہر
ہیرانند شرما منیجر دیش اپکارک و امرت دھارا لاہور

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت

ازقلم ڈاکٹر اے۔ ایم ہچنسن صاحب۔ ایم۔ ڈی

ہپناٹزم کا اس زمانے میں بہت چرچا ہے۔ ہپناٹزم کے کھیل لوگوں کو حیرت میں ڈالتے ہیں نیم کے پانی کو شربت سمجھا کر پلا دینا اسی کے زیر اثر ہو سکتا ہے، مرد کو عورت اور عورت کو مرد تصور کرا دینا ہپناٹزم کی ہی باتیں ہیں۔ ہپناٹزم کو بطور علاج کے بھی اب برتنے لگے ہیں۔ اس پر ضخیم کتب بھی لکھی گئی ہیں۔ ایک کتاب ہمارے ہاتھ ایسی لگی جو بہت چھوٹی سی ہے۔ مگر اس مضمون کو تھوڑے الفاظ میں نہایت اعلٰے طور پر جتنا عوام کے واسطے ضروری ہے پیش کرتی ہے اس کتاب کو ہم نے ترجمہ کروایا ہے۔ اور اب ہم اس کو ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ تا کہ ناظرین پورا فائدہ اٹھاویں۔

مترجم
ٹھاکر دت شرما ویدیہ

دیباچہ

ایک کتاب Willete (ولٹ) میں ایک طبیب مریض کو حد درجہ کی ذہنی مصیبت کی حالت میں دیکھ کر کہتا ہے "دوائی کسی شخص کے اندر خوش طبعی پیدا نہیں کرسکتی میرا مِن میرا قلم امراض کے دروازے پر آ کر رک جاتا ہے۔ وہ اندر نظر ڈال کر اذیت کے کمرہ کو دیکھتا تو ہے۔ مگر کچھ کہہ یا کر نہیں سکتا۔ ایسی حالت میں خوشگوار سوسائٹی بہت زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو تنہا کم رہا کرو۔ اور ورزش خوب اچھی طرح کیا کرو"۔ مریض ان فقرات کو سنکر کہتا ہے "سننے میں تو یہ خوب ہیں۔ اور ان پر رواج اور دیرینہ استعمال کی حفاظتی مہر بھی لگی ہوئی ہے"۔ Hypochondria (ہائپوخونڈریا) مراقی کے متعلق اس زمانے میں جب کہ کتاب مذکور لکھی گئی تھی۔ اطباء کو جو خیال تھا۔ اُس کا ظہور اس کی مصنفہ چارلٹ برنٹے Charlotte Bronte نے مذکورہ بالا الفاظ میں کیا ہے۔

صفحات آئندہ میں ہم نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اس قسم کے امراض کے متعلق جو ادویہ سے شفایاب نہیں ہوتے۔ طریق علاج کے بارے میں زمانہ موجودہ کے لوگوں کی کیا رائے ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہم نے ان خیالات کے اظہار کی کوشش کی ہے۔ جو لوگوں کے اندر ذہنی سے زیادہ وسیع پیمانے پر کام لینے کی بدولت پیدا ہو چکے ہیں۔ اور جن کے باعث تربیت ذاتی کی قدر و قیمت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں گہرا اعتقاد پیدا ہو چکا ہے۔ اس اظہار کا مدعائے خاص یہ ہے کہ اور لوگ بھی ذاتی اقتدار اور راحت کا وہ احساس حاصل کر سکیں۔ جو راقم الحروف کو اپنے درپئے ناکامیوں کے متواتر عمل کی بدولت نصیب ہوا۔

(اے۔ ایم ہچنسن ایم۔ ڈی)

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت

فصل اوّل

ہپناٹزم کی تاریخ

سب سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مختصر الفاظ میں ہپناٹزم کا شجرۂ نسب قائم کیا جائے۔ اور ایسا کرتے ہوئے یہ بتایا جائے۔ کہ مشورات ذہنی اور تمام جدید ذہنی طریق علاج سے جسے اصطلاح میں Psycho-Therapeutics (مانسک چکتسا) کہتے ہیں۔ اس کا کیا تعلق ہے۔

ہپناٹزم یا میگنیٹزم (قوت مقناطیسی) کے ظہور کی شہرت اوّل اوّل اٹھارہویں صدی کے آخیر میں یا زیادہ صریح لفظوں میں ۱۷۷۸ء میں اس وقت ہوئی۔ جب آسٹریا کا ایک طبیب انٹن میسمر پیرس میں آکر ملکہ میری اینٹائینٹ Marie-Antoinette کے زیر سرپرستی مقناطیسی قوت کے اثرات سے علاج کرنے لگا۔ اسی میسمر کے نام پر میسمریزم اور اس کے مقناطیسوں کے نام پر میگنیٹزم کی اصطلاحات رائج ہوئیں۔ میسمر کا دعوےٰ یہ تھا کہ میں امراض کا علاج مقناطیسی پلیٹوں، تعویذوں، انگوٹھیوں اور کالروں کے استعمال کے ذریعہ سے کرتا ہوں۔ ان چیزوں کے اندر ایک قسم کا مقناطیسی عرق بھرا ہوا ہوتا ہے اور میرے اختیار میں ہے۔ کہ ہاتھ کی حرکت یا جھالوں کے ذریعہ اس مقناطیسی عرق کو بدن کے جس حصے میں چاہوں پہنچا دوں۔ جس وقت میسمر اس قسم کا عمل کرتا تو ہر درجہ اور ہر طبقہ کے لوگ اس نظارے کو دیکھنے جایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ لوئس شانزدہم کے دربار کے امرا اور نامور عورتیں بھی وہاں پہنچتی تھیں۔ یہ عمل ایک دھندلی روشنی والے

کمرہ میں کیا جاتا تھا۔ اس وقت ساتھ ساتھ باجہ بجتا رہتا تھا۔ خود میسمر زرد لباس پہن لیتا اور ہاتھ میں ایک چھوٹی سی لکڑی رکھا کرتا تھا۔ چونکہ علاج کے خواہشمند تعداد کثیر میں جمع ہُوا کرتے تھے۔ اس لئے سہولیت کی غرض سے کمرہ کے وسط میں ایک بہت بڑا مقناطیسی ٹب رکھ دیا جاتا تھا۔ اور مریضوں کو اس ٹب کے گرد حلقہ وار بٹھا دیتے تھے۔ اس ٹب کے ساتھ لوہے کے تار لگے ہوئے ہوتے تھے۔ جنہیں مریضوں کے مختلف حصوں میں بآسانی لگا دیا جا سکتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا۔ کہ بہت سے مریضوں کا علاج ایک ساتھ ہو سکتا تھا۔ میسمر کا عقیدہ تھا کہ انتہائی حالت یا تشنج شفاء کا ضروری حصہ ہے اور ایک ایسی حالت میں جبکہ حاضرین میں بے حد جوش پھیلا ہُوا ہو۔ اس کے ظہور پذیر ہونے میں کوئی خاص وقت کبھی پیش نہ آتی تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ میسمر اور اس کا فن بدنام ہونے لگا۔ خود اس پہ تضحیکی نظموں اور گیتوں کے ذریعہ تمسخر اڑایا جاتا تھا۔ اور جب آخر سائنس دانوں کی ایک جماعت نے جسے رائل اکیڈیمی آف میڈیسن کی طرف سے اس کے فن علاج کے متعلق تحقیقات کرنے کی غرض سے مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف رپورٹ شائع کی تو وہ اس صدمہ جانکاہ کے بعد دوبارہ سر نہ اٹھا سکا اور اس نے پیرس کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہا۔ مگر اس کی تعلیم صرف برائے نام طور پر ہی رہی تھی۔ جب اس کے تھوڑا عرصہ بعد انقلاب فرانس رونما ہُوا۔ اور اس کے مقلدوں کو بحالت مجبوری مختلف ممالک میں پناہ گزین ہونا پڑا۔ تو وہ اس کے عقیدہ کو ساتھ ہی لے گئے آج ہر چند کہ بعض لوگ میسمر کو ایک بناوٹ باز اور دھوکا دیکر ٹھگنے والا قرار دیتے ہیں۔ تاہم درحقیقت اس میں کلام نہیں۔ کہ باوجود اپنی تعلیمی غلطیوں کے زمانہ حال کے طریق علاج ذہنی کے مبتدیوں میں اول نمبر پر وہی تھا۔

۱۷۸۴ء میں میسمر کے ایک چیلے مارکوئیس ڈی پوسیگر (marquis-de-Puysegur) نے اس علم کو پھر زندہ کیا۔ گو اس کا طریق علاج زیادہ صحیح اور باقاعدہ تھا۔ مارکوئیس مذکور نے جو ایک شریف طینت اور حلیم الطبع شخص تھا۔ علاج کا ذریعہ تشنج کو نہیں بلکہ مقناطیسی نیند کو قرار دیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ دور دور سے مریض اس کے پاس بغرض علاج آتے تھے۔ وہ انہیں ایک مقناطیسی درخت کے گرد بٹھا کر ایک خوشگوار نیند میں ڈال دیتا تھا۔ اور ان میں سے کثیر التعداد شفایاب ہو کر گھروں کو جاتے تھے۔

زیادہ قریبی زمانہ میں فرانس کے اندر اس فن کے دو رقیب ہو گذرے ہیں ایک فریق تو وہ ہے جس کے سرکردگان چارکٹ Charcot اور رچٹ Richet ہیں۔ ان کی درسگاہ سال پیٹریر Salpetriere ہسپتال واقع پیرس میں ہے۔ دوسرے فریق کے سرکردگان لائی بالٹ Liebeault مقام نینسی Nancy اور اس کا شاگرد برنھیم Bernheim ہیں۔ جو نینسی میں تعلیم دیتے ہیں۔ ان میں سے دونو فریقوں کے استاد ہیں یعنی چارکٹ اور لائی بالٹ مر چکے ہیں۔ چارکٹ اور اس کے مقلدوں کا دعویٰ یہ ہے کہ ہپناٹک حالت دراصل محض اختناق الرحم hysteria اور اس کے متعلقہ ظہورات Anaesthesia (بےحسی) Catalepsy (سکتہ) اور پراگندگی خیالات کی ہی ایک صورت ہے۔ اور اس قسم کی حالت صرف مریضان اختناق الرحم میں پیدا کی جاسکتی ہے۔ اس خیال کی تردید نہ صرف لائی بالٹ اور برنھیم نے بلکہ زمانہ حال کے سبھی ماہران ہپناٹزم نے کی ہے۔ اور انہوں نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ ان ظہورات کو ہر دو جنس کے شخصوں کے اندر جن کی صحت درجہ اوسط میں ہو۔ نہ صرف ہپناٹک نیند کی حالت میں بلکہ بحالت بیداری بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس حصہ مضمون پر ہم آگے چل کر تفصیلی بحث کریں گے ◆

لائی بالٹ جس نے طریق نینسی پر ہپناٹزم کی توضیح کی ہے۔ اسے اگر ذہنی طریق علاج کا بانی کہا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ فی الحقیقت اس بات کا سہرا اس کے سر ہے کہ میسمر کے طریقوں کی بدولت اس طریق علاج کی جو بدنامی ہوئی تھی وہ اسی کی کوششوں سے دور ہوئی ◆

لوئی بالٹ ۱۸۶۴ء میں نینسی میں تعلیم پذیر ہوا۔ اور اس کے بعد عرصہ ۲۰ سال تک سادہ طریق پر چپ چاپ کام کرتا رہا۔ اس کے شفاخانہ میں ہر روز بہت سے لوگ بغرض علاج جاتے تھے۔ مگر پیشہ طبابت کے لوگوں میں کوئی اس سے واقف نہ تھا۔ نہایت غریب اور محتاج مریضوں کو لائی بالٹ سے بہت محبت تھی۔ اور اصل تو یہ ہے۔ کہ اس کی بڑی وجہ یہی تھی۔ کہ اس کا ان کے امراض پر حیرت خیز اثر پڑتا تھا۔ وہ کسی سے فیس نہ لیتا تھا تاکہ کوئی یہ نہیں کہے کہ روپیہ کمانے کے لئے ہپناٹزم کرتا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے مریضوں سے کہا کرتا تھا "اگر تم دوائی مانگتے ہو تو میں دے سکتا ہوں۔ مگر نہیں اس

کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ البتہ اگر تم مجھے ہپناٹزم کرنے دو تو میں اس کی کچھ فیس نہ لونگا۔

لوئی بالٹ کا خیال یہ تھا کہ ہپناٹک نیند اثر سے پیدا کی جاتی ہے۔ اور اس کے زمانہ میں مختلف ظہورات عمل میں لائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ نہ کسی تفاصیلی غور کی ضرورت ہے۔ ذہن کے خیالات ایک بات پر جمع کرنے یا آنکھوں کو کسی چمکدار چیز پر لگانے کے نفسی یا جسمانی اثر کی۔ ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔ کہ اس زمانے میں بریڈ نے اس آخر الذکر تھیوری کو پبلک کے روبرو پیش کیا ہوا تھا۔ ہپناٹک اثر پیدا کرنے کے لئے لوئی بالٹ نہ تو خیالوں کی ضرورت سمجھتا تھا۔ نہ کسی روشن چیز پر نظر جماتے کی بلکہ مریض سے کہتا تھا۔ کہ ٹکٹکی باندھ کر میری آنکھوں کی طرف دیکھتے جاؤ۔ اس اثناء میں مریض پر ظہور خواب کا تفصیلی اثر یہ کہہ کر ڈالتا تھا۔ "تمہارے پپوٹے بھاری ہو رہے ہیں۔ تم اب اپنی آنکھیں کھلی نہیں رکھ سکتے"۔ علیٰ ہذا القیاس جب وہ مریض کو اس طرح پر سلا دیتا اسے معالجانہ مشورات دیتا۔ جو ذہنی یا جسمانی امراض کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہوتے تھے۔

آخر کار لوئی بالٹ کے ایک شاگرد برنہیم نے ۱۸۸۲ء میں اس کام کی اہمیت کو محسوس کیا جو چپ چاپ اور لوگوں کی نظروں میں لائے بغیر یونہی رہا کیا جا رہا تھا چنانچہ اسی شخص کی کوششوں سے لوئی بالٹ اور اسکے کام کی دنیا میں شہرت ہوئی برنہیم نے بالٹ کی تعلیم میں اور بھی ترمیم کی اور بیان کیا maesKesia اور مشورات دینے کے ظہورات جن کے لئے لوئی بالٹ کے خیال میں ہپناٹک نیند ضروری تھی۔ نیند سے پہلی حالت میں یعنی اسوقت جب کہ معمولی اونگھ یا خمار کی حالت ہو عمل میں لائے جا سکتے ہیں۔ برنہیم نے ہمیشہ اس قسم کی تعلیم دی کہ گہری ہپناٹک نیند کے بغیر بھی مشورات کے ذریعہ علاج ہو سکتا ہے۔ اور بہتوں نے اس کی تقلید اختیار کر کے ذہنی علاج کا یہی طریقہ برتنا شروع کر دیا ہے۔ مگر برن کے ڈاکٹر ڈوبائے نے اس میں اور بھی ترمیم کر دی ہے۔ گویا اب نہ تو مریض کو گہری نیند اور نہ خمار کی حالت میں لانا ضروری ہے۔ بلکہ ان کے خیال کے بموجب ہپناٹزم کو عمل میں لائے بغیر ہی مریض کو حالت بیداری میں صاف اور اطمینان بخش دلائل کی رو سے یقین دلا دیا جاتا ہے۔ اور اس طریق علاج کو بھی زمانہ حال کے ذہنی علاج کی ایک شاخ سمجھا جاتا ہے۔

ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہ لفظ مانسک یا ذہنی

علاج یا Psycho-Therapeutics سے مراد نئی قسم کے علاج
سے ہے جس میں سے بعض حسب ذیل ہیں:-
(۱) ہپناٹک نیند کے دوران میں مریض پر شعوراتی اثر suggestion ڈالنا
(۲) ہپناٹک نیند سے پہلے خمار کی حالت میں اثر ڈالنا۔
(۳) بیداری کی حالت میں ہی ترغیبی اثر ڈالنا اور
(۴) مختلف صورتوں میں مریض کی دوبارہ تعلیم
اب ہم انگلستان کے مختلف اطباء کے کام پر نظر ڈالتے ہیں۔ جو کہ اسی زمانہ میں انگلینڈ میں انہیں طریقوں پر ابتدائی کام کر رہے تھے۔ جن پر کہ فرانسیسیوں نے کیا تھا اور جنہیں انہی کے مساوی مشکلات اور مخالفتیں درپیش تھیں۔ انگلستان میں سب سے پہلے جس شخص نے مسمریزم میں نمایاں دلچسپی لینی شروع کی وہ جان ایلیٹ سن.... Elliotson تھا۔ اس شخص نے یہ کام ایک فرانسیسی امیر کے طریقوں کو دیکھ کر شروع کیا تھا جس کے مکان پر مختلف طبابت پیشہ لوگ مختلف تجربات ہوتے دیکھنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ ایلیٹ سن اس زمانے میں لندن کا سرکردہ طبیب اور رائل میڈیکل اور سرجیکل سوسائٹیوں کا صدر رہا۔ یونیورسٹی کالج ہسپتال کے سٹاف میں اسے جو تجربہ حاصل تھا۔ اس سے فائدہ اٹھا کر اس نے مختلف امراض کے مریضوں کا علاج مسمریزم کے ذریعہ شروع کیا۔ اور اس دوران میں اسے اختناق الرحم اور اور عصبی امراض والے مریضوں کے علاج میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے ہم جلیسوں نے اس کی مخالفت کا طوفان برپا کر دیا۔ وہ اس کا مضحکہ اڑانے لگے۔ اور آخر کار اس کی حالت اس قدر ناگوار کر دی کہ حکام کو اسے یہ کہنے پر مجبور ہونا پڑا کہ مسمریزم سے کام نہ لیا کرے۔ چونکہ اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا اس لئے بہ حیثیت ہاسپٹل فزیشن کے اسے اپنے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا۔ لیکن باوجود اس کے وہ پرائیویٹ طور پر مسمریزم کی پریکٹس کرتا رہا۔ اس نے اپنے خیالات کو بہت سے ہمدردوں کی مدد سے اشاعت دی اور اس کے علاوہ اس علم کا ایک سہ ماہی رسالہ زالیسٹ Zoist نکالا جو تیرہ سال تک جاری رہا۔
۱۸۴۵ء میں جیمز اسڈیل James-Esdaile نے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کا

ملازم تھا۔ اس کام میں دلچسپی لینی شروع کی۔ اس کے اندر ایلیٹ سن کے خیالات رسالہ زیسٹ میں پڑھکر ہی یہہ شوق پیدا ہوا تھا۔ یہہ شخص ہوگلی کے دیسی ہسپتال کا انچارج تھا اور چونکہ اس زمانے میں کلورافارم ابھی دریافت نہیں ہوا تھا۔ اس لیئے اس نے عمل جراحی میں مسمریزم کی نیند سے کام لینا شروع کیا۔ جب ایک مریض پر اس قسم کا عمل جراحی کرنے میں کامیابی ہوئی تو اس نے تھوڑے عرصہ میں میڈیکل بورڈ کو اطلاع دی کہ میں نے ۷۵ اس قسم کے اپریشن کیئے ہیں جن میں مریضوں کو بالکل تکلیف محسوس نہیں ہوئی مگر میڈیکل بورڈ نے اس کی چھٹی پر چنداں توجہ نہ دی۔ لیکن اس کے بعد ایک خاص کمیٹی اس کے کام کے متعلق تحقیقات کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی جس پر گورنمنٹ نے اسے کلکتہ میں ایک بڑے ہسپتال کا انچارج کردیا۔ باوجودیکہ اس جگہ اس نے شاندار کامیابی حاصل کی۔ اور ایک اثردار عرضداشت میں اس امر کی تصدیق کے علاوہ یہہ بھی بیان کیا گیا کہ ہسپتال کو کھلا رہنے دیا جائے تاہم ایک سال کے بعد گورنمنٹ نے اس ہسپتال کو بند کردیا۔ مگر اسڈیل کے الاتعداد ہندوستانی بداحوں اور اس کے کام سے ہمدردی رکھنے والوں نے اس کے لیئے ایک خاص ہسپتال قائم کردیا۔ جس میں وہ اس کے بعد کام کرتا رہا۔ چھ ماہ کے بعد گورنمنٹ نے پھر اسے سرکیلین ہسپتال کلکتہ میں نامزد کیا۔ اور اس جگہ وہ ۱۸۵۱ء تک جب کہ وہ آخرکار ہندوستان سے رخصت ہوا اس طریق پر بلا تکلیف ہزاروں بار عمل جراحی کرتا رہا۔ سکاٹ لینڈ واپس جانے کے بعد اسڈیل کو اپنی زندگی کے آخری ایام میں یہہ صدمہ دیکھنا پڑا کہ طبابت پیشہ لوگوں نے اس کی مخالفت شروع کردی۔ اور میڈیکل اخبارات نے ان جراحیوں کے نتائج شائع کرنے سے انکار کردیا۔ جو مسمریزم کے زیر اثر کیئے جاتے رہے تھے۔

اس سلسلہ میں تیسرا قابل ذکر نام جیمز برڈ کا ہے جو مانچسٹر کا ایک سرجن تھا۔ اس نے ۱۸۴۱ء میں اس کام کو شروع کیا۔ اور اس بارہ میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ کہ نہ صرف ہپناٹزم سے عملی طور پر کام لیا بلکہ اس کے ظہورات کو سمجھنے اور ان کا مطالعہ کرنے کی بھی کوشش کی۔ اس شخص کے کام کا یہ نتیجہ ہوا کہ انگلستان میں مسمریزم کے بجائے ہپناٹزم لفظ مشہور ہوا۔ جو Hypnos یعنی نیند سے نکلا ہے لیکن بدنصیبی سے ایلیٹ سن اور اسڈیل برڈ کو اپنا مخالف ہی سمجھتے رہے کیونکہ اسکا عقیدہ

یہہ تھا۔ کہ ظہورات ہپناٹزم کا تعلق نہ تو اثر مقناطیسی اور نہ کسی خاص عرق یا قوت سے ہے۔
بریڈ نے ہی یہہ بات دریافت کی تھی کہ کسی شخص کے سر کے اوپر کی طرف
تھوڑے فاصلہ پر ایک چمکدار شے پر اس کی آنکھیں قائم رکھی جاویں اور اس کا من بھی
اسی چیز کی طرف مرکوز کر دیا جاوے تو معمول کے اندر ہپناٹک نیند پیدا کی جا سکتی ہے
اس شخص نے یہہ بھی تحقیق کیا تھا۔ کہ مختلف لوگوں میں نیند کی میعاد مختلف ہوتی ہے۔
یعنی بعض کو محض خمار یا اونگھ آتی ہے۔ اور بعض بالکل بے خبر ہو جاتے ہیں بریڈ نے
رائے دی تھی۔ کہ ہپناٹک نیند کا لفظ صرف ان حالتوں میں استعمال کرنا چاہئے۔ جبکہ
معمول تسلیم کرے کہ جو کچھ اثنائے نیند میں ہوا اس کا مجھے کچھ علم نہیں۔ اسی شخص نے
اس اصول کی بنیاد قائم کی تھی جن کی تشریح آگے چل کر مائیرز Myers اور
کارپنٹر Carpenter نے کی۔ ہمارا اشارہ ان تھیوریوں کی طرف ہے۔ جن کی
رو سے ظہور ہپناٹزم کی توضیح الرفع باخبری کو تسلیم کرنے کے ذریعہ کی گئی تھی۔ بریڈ کے
پیشروؤں کی طرح اس کی بھی اس ملک میں اطبا نے کچھ قدر نہ کی۔ البتہ جرمنی کے لوگ
جو اس کام میں دلچسپی لیتے تھے۔ اس کا بے حد احترام کرتے تھے۔ یہی وہ زمانہ تھا جبکہ
جرمنوں نے طبابت میں اس فن سے کام لینا شروع کیا تھا۔

جرمنی میں اس کام کے مبتدیوں میں قابل ذکر نام ہیڈن ہین کے علاوہ جو بریڈ
کا ہمعصر تھا۔ کرافٹ اینگ۔ پریر۔ لوین برگ۔ اور وٹیر سٹرینڈ کے ہیں۔ اور ان کے
بعد زمانہ حال میں فورل اور مول دو نامی شخص اس کام کے کرنے والے گذرے ہیں
مگر اس مختصر رسالہ میں ان کے کام کا چنداں وضاحت کے ساتھ ذکر نہیں کیا جا سکتا۔

بحالات موجودہ براعظم یورپ میں ہپناٹزم کے ذریعہ علاج کرنے کے طریق کو طبابت
ہی کی ایک شاخ سمجھا جاتا ہے۔ اور فرانس۔ جرمنی۔ سوئیزرلینڈ میں اس قسم کے شفاخانہ
موجود ہیں جن میں تھوڑے خرچ سے اس طریق پر علاج کیا جا سکتا ہے۔ برطانیہ کلاں
میں ابھی تک اس قسم کا کوئی شفاخانہ نہیں کھولا گیا۔ البتہ پرائیوٹ طور پر اس سے خاصہ
کام لیا جاتا ہے۔ اور انگلستان کے اکثر بڑے بڑے شہروں میں ایک دو ہپناٹسٹ
ضرور موجود پائے جاتے ہیں۔ ایک سوسائٹی Psycho-medical
سوسائٹی کے نام سے قائم ہے جس کا مدعائے خاص تمام کارکنوں کو ہپناٹزم کا مطالعہ

علمی اور عملی پہلو سے کرنے کے لئے متمد اور متفق کرنے کا ہے +

فصل دوم

ہپناٹک نیند پیدا کرنیکے طریقے

زمانہ حال میں معمول کے اندر ہپناٹک نیند پیدا کرنے کے جو طریقے پائے جاتے ہیں وہ یا تو بریڈ کے اصول پر قائم کئے گئے ہیں - یا لائی بالٹ کے - اور یا ان دونوں کے اصول کے اشتراک پر مختلف ماہران ہپناٹزم میں مختلف طریقے برتے جاتے ہیں - چنانچہ بعض ہپناٹک دان اب بھی ایسے نظر آتے ہیں جو نیند کو گہرا کرنے کے لئے پاس (ہاتھ پھرانا) سے کام لیتے ہیں - بالخصوص ایسے موقعوں پر جب کہ علاج کے لئے گہری نیند کی موجودگی ضروری معلوم ہو +

عام طور پر ان مختلف طریقوں کی دو خاص اقسام قائم کی جا سکتی ہیں :-

(۱) جسمانی طریقے اور

(ب) مانسک (ذہنی) طریقے

گو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کام لینے کے لئے ان دونوں طریقوں کو ایک دوسرے میں اس قدر ملا لیا جاتا ہے - کہ کوئی حقیقی تقسیم قائم نہیں کی جا سکتی - جسمانی یا طبعی طریقوں میں ان تمام طریقوں کو شامل کر لیا جا سکتا ہے - جن میں آنکھوں سے اوپر کی طرف کسی بے آرام زاویہ پر انگلی یا چمکدار شے کھڑی کر کے نیند پیدا کی جاتی ہے اور عامل اس اثناء میں معمول کی پیشانی کو ہاتھ لگاتا اور اسے سونے کا خیال دیتا رہتا ہے اس کے علاوہ اس قسم کے دو اور طریقے بھی ہیں - جن میں سے ایک میں تو گھومنے والی گھڑی سے کام لیا جاتا ہے - جس کی مسلسل ٹک ٹک کی آواز ویسے ہی نیند پیدا کرنے کی تاثیر رکھتی ہے - جیسے سمندر کے کنارے لہروں کا آ کر ٹکرانا یا چلتے جہاز میں انجنوں کے کھڑکھڑانے سے نیند پیدا ہو جاتی ہے - دوسرا طریقہ لوئی S دیوسلہ کا گھومنے والا آئینہ استعمال کرنے کا ہے - جس طریقے پر چڑیا پرندوں کو ہپنوٹائز کر کے انہیں پھندے

میں پھنسا لیا کرتے ہیں۔ اسی طریقہ کو کسی قدر ترمیم کے ساتھ اسی حالت میں بھی برتا گیا ہے اور اس کا خاص فائدہ ان ہدایات اور خیالات Suggestions کی بدولت ہوتا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ دئیے جاتے ہیں۔ اس طریقے کے ساتھ ہی ساتھ پاسوں (ہاتھ کو جسم کے نزدیک نزدیک گذارتے جانا) اس کو (جھال بھی کہتے ہیں) اس سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ ان کی مختصر طور پر توضیح کر دی جائے جھالوں سے عام طور پر یہ کام لیا جاتا ہے۔ کہ ان کی بدولت معلوم ہو سکتا ہے کوئی شخص کس حد تک ہپناٹزم کی نیند سے متاثر ہو سکتا ہے۔ اس مطلب کے لئے عامل مریض کی پشت کی طرف بیٹھ جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ دونوں ہاتھوں سے پشت سے لے کر نخاع کے سرے تک جھالے رہتا ہے۔ اس سے بہت لوگ نمایاں طور پر پیچھے کو جھک جاتے ہیں۔ جسے ان کے قابل عمل ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ جب ہپناٹک نیند پیدا کرنے کے لئے جھالوں سے کام لیا جائے تو عام طور پر معمول کو کسی کوچ پر جھکی ہوئی پوزیشن میں رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد دونوں ہاتھ سر کی چوٹی سے لے کر پیٹ کے اوپر سے پاؤں تک لائے جاتے ہیں۔ مگر ہاتھوں کو بدن کے ساتھ چھونے نہیں دیا جاتا۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے۔ حتیٰ کہ غنودگی پیدا ہو جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی حرارت اور کسی چیز کے چبھنے کا احساس ہو۔ یہ تو ہوا طبعی طریقہ۔ نفسی طریقے میں لائی بالٹ کے طریقے کی تمام ترمیم شدہ حالتیں داخل ہیں۔ لائی بالٹ کا طریقہ یہ تھا۔ کہ معمول کو آرام کرسی پر بٹھا دیتے تھے۔ اور اسے ہدایت کی جاتی تھی۔ کہ ہر قسم کے خیالات کو دل سے نکال کر عامل ہی کی طرف دیکھتا رہے۔ اس طرح پر اس کی توجہ کھچی رہتی تھی۔ اب اسے ظہورات نیند تفصیلی طور پر سمجھائے جاتے تھے۔ اور اگر پپوٹے خود بخود بند نہ ہوں۔ تو انہیں خود بند کر کے پھر کہا جاتا تھا۔ کہ "تمہارے پپوٹے بھاری ہیں۔ تمہارے اعضا سن ہو گئے ہیں۔ تمہیں زیادہ غنودگی آنے لگی ہے"۔ وغیرہ یہ عمل ایک دو منٹ تک اس وقت تک جاری رکھا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ جس قدر غنودگی کی ضرورت ہو پیدا ہو جائے۔

مشورہ کے علاج Suggestion Treatment کے لئے ہپناٹک نیند پیدا

۔ مثلاً مشورہ کا علاج اسی طرح ہوتا ہے۔ کہ جب مریض ہپناٹزم کے زیر اثر

ہو جائے اس کو غنودگی آجائے۔ اس کو کہا جاتا ہے۔ کہ بیماری تم کو نہیں ہے تم تندرست ہو۔ اس وقت جو خیال عامل دیوے وہی اس کے اندر گھومتا ہے۔ ان خیالات کے باعث مریض راضی ہو جاتا ہے +

گرنے کی تمام کوششوں میں امور ذیل خاص طور پر قابل توجہ ہیں :۔
سب سے پہلے معمول کے ساتھ دوستانہ اور صاف لہجہ میں گفتگو کرکے اس کے دل سے ہر قسم کے اندیشے دور کر دیئے جائیں۔ اور عامل تدبیر۔ ہمدردی اور دور اندیشی سے کام لے کر نہ صرف ہمدردانہ عنصر پیدا کرے۔ بلکہ معمول کو محسوس کراوے کہ عامل کو پورے اختیارات حاصل ہیں۔ اور وہ نہ صرف ہر قسم کی مشکلات کو رفع کر سکتا ہے۔ بلکہ جو مدد کہ معمول چاہتا ہے۔ اسے دے سکتا ہے۔ اس گفتگو کا ایک مدعا یہہ بھی ہوتا ہے۔ کہ عامل معمول کے کیرکٹر کو اچھی طرح معلوم کر سکے۔ تاکہ اسے نہ صرف وہ اسباب پورے طور پر معلوم ہو جائیں۔ جو مریض اپنی بیماری کے متعلق بیان کرتا ہے۔ بلکہ عامل خود اپنے طور پر اس کے مزاج اور طبیعت کے نقائص معلوم کر سکے۔ یعنی اسے وہ بنیادی اسباب معلوم ہو جائیں۔ جن کا رفع کیا جانا دائمی شفا کے لئے لازم ہے +

عام طور سے اس بات پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ ہپناٹک نیند پیدا کرنے کے لئے نواحی اثرات کی ہم آہنگی اور شور و غل کی عدم موجودگی ضروری ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ اکثر حالتوں میں یہہ باتیں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ تاہم دوسری طرف تجربہ بتاتا ہے۔ کہ اگر معمول کو تاکید کر دی جاوے۔ کہ وہ کسی شور و غل کی طرف توجہ نہ دے۔ تو کثیر التعداد حالتوں میں وہ ایسا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک چھوٹے درجہ کے گھر میں دیگچیوں اور برتنوں کی کھڑ کھڑاہٹ میں بھی گہری ہپناٹک نیند پیدا کی جا سکتی ہے +

معمول کو یہہ سمجھا دینا بے حد ضروری ہے۔ کہ اسے کیونکر اپنے اعضا اور سارے بدن کو ڈھیلا کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ جبڑے کو ڈھیلا کرنے کے معاملہ میں بھی اسے ہدایت دی جانی ضروری ہیں۔ یہہ سب باتیں اسے تفصیل کے ساتھ سمجھا دینی چاہئیں تاکہ وہ ازخود بدن کو ڈھیلا کرنے کی اہمیت کو سمجھ سکے۔ اس میں کچھ بھی شبہ نہیں کہ ہم میں سے بہتیرے ایسے ہیں۔ جو اپنے عضلات اور جوڑوں کو ڈھیلا کرنے کے ناقابل ہونے کی وجہ سے کسی حد تک اس آرام سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ جو آج کل کی اضطراب اور گھبراہٹ

کی زندگی میں حاصل کرنا ضروری ہے +

اس کے ساتھ ہی معمول کو یہہ سمجھانا بھی کچھ کم ضروری نہیں ہے - کہ اسے اپنے من کو کیونکر آرام دینا چاہئے - جس کا طریقہ یہہ ہے - کہ تمام پیدا ہونے والے خیالات کو روکے اپنے من کو بالکل کورا بنالے - یا اگر اور کچھ نہیں تو اسے اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ کسی خوشگوار خیال یا نظارہ کو سوچکر یا یاد کرکے خوش ہو +

جب ان سب باتوں سے نپٹ لیا جائے تو معمول کی تیاری کے لئے اسے یہہ سمجھا دینا بھی ضروری ہے - کہ جوں جوں تم عامل کی انگلی کی طرف دیکھتے جاؤ گے تمہارے پپوٹے بھاری ہوتے جائیں گے - تمہارا بدن سُن ہوتا جائے گا - اور تمہیں آنکھیں بند کرکے آرام کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا - اس کے بعد معمول کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اس کی آنکھیں عامل اپنی انگلیوں پر لگوا لیتا ہے - اور پھر ان ہدایات پر عمل کرتا ہے جن کا ذکر قبل ازیں کیا جا چکا ہے - دیکھا گیا ہے کہ پیشانی اور کنپٹیوں کی جلد کو آہستہ آہستہ سہلانے سے عصبی جوش رفع ہوکر غنودگی کی حالت طاری ہونے لگتی ہے +

یہہ بات یاد رکھنے کی ہے - کہ دراصل یہہ نیند وہی عامل پیدا کرسکتا ہے - جس نے اس کی پریکٹس اول کرکے اپنے اندر مقناطیسی قوت پیدا کرلی ہو - وہ ایک انسان کی طرف دیکھکر غنودگی پیدا کرسکتا ہے +

ہپناٹک نیند دراصل ایک مدعا کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے - اور وہ مدعا یہہ ہے - کہ جس مرض کا علاج مطلوب ہو اسی کے متعلق مشورات دئے جائیں جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے ہپناٹک نیند کی تاثیر یہہ ہے - کہ مریض میں ان مشوروں کے قبول کا مادہ بہت بڑھ جاتا ہے - اور اس طرح پر علاج میں سہولیت ہوتی ہے - جس وقت جسم اور من دونوں مجہول حالت میں ہوتے ہیں - باخبر conscious من کا فعل عارضی طور پر ملتوی ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے - کہ مشورات نیم خبر sub-conscious من میں براہ راست پہنچ جاتے ہیں - اور ان پر عمل ہوتا ہے +

یہاں اپنی طرف سے کانشس conscious یعنی باخبر اور سب کانشس sub conscious نیم خبر من کی تشریح کرنا چاہتے ہیں - جو ساری کتاب میں ناظرین یاد رکھیں - جس وقت ہم کوئی کام من کے ساتھ ساتھ سوچ

سوچ کر کرتے ہیں۔ تو وہ کام باخبری میں باخبر من کرتا ہے۔ مگر جب وہ کام من کی دوسری طرف ہونے سے بھی اپنے آپ ہو جاتا ہے۔ وہ کام نیم خبری میں نیم خبر من کرتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ ایک مکان میں سالوں سے رہتے ہیں۔ تو گھر کو جاتے ہوئے آپ کو رستہ کا من سے وچار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کتاب پڑھتے ہوئے بھی گھر پہنچ جاتے ہیں۔ نیم خبر من پہنچا دیتا ہے۔ آپ اس مکان کو بدل لیں تو کچھ مدت تک آپ کو سوچ کر نئے مکان میں جانا پڑتا ہے۔ آپ گھر سے کتاب پڑھتے یا کسی دوست سے باتیں کرتے جاتے ہوں۔ اور دوسرا رستہ نیم خبر من کو ابھی معلوم نہ ہو۔ تو اپنے پہلے گھر میں پہنچ جاویں گے۔ اور وہاں جا کر حیران ہوں گے کہ کہاں آ گئے۔ پہلے پہل کوئی سندھیا یا نماز جب آپ نے زبانی یاد کی۔ تو کچھ مدت تک سوچ سوچ کر پڑھنا پڑتا ہے۔ مگر بار بار رٹنے سے آپ کی اس قدر زیادہ عادت ہو جاتی ہے۔ کہ وہ نیم خبر من پر نقش ہو جاتی ہے آپ کا باخبر من کچھ اور ہی سوچ رہا ہے۔ مگر آپ برابر اس کو پڑھتے جاتے ہیں۔ اور بعض وقت آپ کو خبر بھی نہیں لگتی۔ کہ فلاں منتر اور رکعت کو آپ کب پڑھ گئے۔ یہی باخبر اور نیم خبر من کا فرق ہے۔ ہم یہی دونوں الفاظ کانشس اور سب کانشس انگریزی الفاظ کیواسطے استعمال کرینگے ناظرین یاد رکھیں جو بات ہمارے نیم خبر من پر نقش ہوتی ہے۔ وہی ہماری زندگی اور ہمارے من پر اثر کرتی ہے۔ آپ اوپر سے سوچ سوچ کر خوب کہیں۔ کہ بھوت کچھ نہیں ہوتے ہیں۔ انکا بے فائدہ ڈر ہے۔ مگر اگر آپ کی ماتا نے چھوٹی عمر میں تمہارا ڈر ڈال کر آپ کے نیم خبر من پر اثر ڈال دیا ہے۔ تو اس کا اثر ضرور ہوگا۔ جب تک اس نیم خبر من سے وہ نقش اتار کر دوسرا نہ ڈالا جاوے

بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ کام بار بار ہپناٹزم کے زیر اثر آنے سے ہو سکتا ہے۔

جن لوگوں پر ہپناٹزم کا اثر ڈالا جا سکتا ہے ان کے اعداد مختلف اہل الرائے نے مختلف بتائے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض تو ان کا تناسب ۹۰ فیصدی قائم کرتے ہیں۔ اور بعض ۱۰ یا ۲۰ فیصدی لیکن اس اختلاف کی وجہ یہہ ہے کہ ایک خلیق ان تمام لوگوں کو

اس اندازہ میں داخل سمجھتا ہے جن پر گہری ہلکی ہر قسم کی نیند کا اثر پڑ سکتا ہے۔ مگر دوسرا فریق صرف ان لوگوں کو قابل حساب سمجھتا ہے۔ جن پر گہری نیند طاری کی جا سکتی ہے اندازہ کیا گیا ہے کہ ۱۰ میں سے صرف ایک شخص گہری نیند کے درجہ تک جسے Somnambulism کہتے ہیں پہنچتا ہے۔

ہپناٹک نیند کے مختلف مدارج قائم کیئے گئے ہیں۔ مگر اس جگہ فورل Forel کی قائم کردہ مختصر اور عملی تقسیم درج کرنا زیادہ مفید ہوگا:۔

۱۔ غنودگی یا Somnolence جس حالت میں کہ معمول مشورات کا مقابلہ کر اور آنکھیں کھول سکتا ہے یعنی ممکن ہے کہ عامل کے مشورہ کے مطابق لے یا نہ بھی کرے۔

۲۔ ہلکی نیند جس میں آنکھیں نہیں کھولی جا سکتیں۔ اور معمول کو مجبوراً مشورات قبول کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن اس حالت میں بیداری کے وقت سابقہ واقعات بھول نہیں جاتے۔

۳۔ گہری نیند یا Somnambulism ۲ سے بھی آگے جب ہر حافظہ نہ رہے اور ہپناٹزم کے اثرات مابعد بہت اچھے رہیں۔

عام طور پر طبی علاج کے لئے صرف پہلی حالت ہی مطلوب ہوتی ہے۔ اور اگر ہپناٹک نیند اس درجہ سے زیادہ نہ ہو۔ تو بھی نمایاں فائدہ اور علاج ظہور میں آتا سنا گیا ہے۔ اس کے اثرات ایسے خفیف ہوتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس حالت میں سے گذرے ہوں۔ وہ عام طور پر کہا کرتے ہیں کہ ہم کسی ہپناٹک حالت میں سے گذرے ہی نہیں۔ کیونکہ جو باتیں اس اثناء میں ہوئیں۔ وہ انہیں سنتے رہتے ہیں۔ اور وہ سب انہیں یاد ہوتی ہیں گو اس کے ساتھ ہی وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس وقت ان پر ایک مسکن اور آرام دہ اثر پڑا ہوا تھا۔ معمولی آرام کی حالت اور ہلکی ہپناٹک حالت میں جو فرق ہوتا ہے۔ اس کے متعلق دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں:۔

۱۔ اس ہپناٹک نیند کی حالت میں مریض بالکل ساکن پڑا رہتا ہے۔ نہ وہ کسی عضو کو حرکت دیتا ہے۔ اور نہ پہلو بدلنے کی کوشش کرتا ہے اور

۲۔ اس حالت میں معمول ان مشورات کو منظور کر لیتا اور ان پر عمل کرتا ہے جنہیں وہ بحالت بیداری منظور نہ کرتا تھا۔

چونکہ لوگوں میں عام طور پر خیال پھیلا ہُوا ہے - کہ لوگوں کو ان کی مرضی کے خلاف ہپناٹائز کیا جاتا ہے - اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ اس جگہ وضاحت سے بیان کر دیا جاوے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا بخلاف ازیں مریض کی طرف سے ہر قسم کی مزاحمت کو پہلے رفع کر لینا چاہئیے - صاف لفظوں میں اسے اس بات پر آمادہ کرنا ضروری ہے - کہ وہ اپنے آپ کو عامل کے حوالہ کر دے - کیونکہ جب تک ایسا نہ ہو عامل کو کامیابی حاصل ہونا مشکل ہے - اس - کہ ساتھ ہی یہہ اعتقاد بھی غلط ہے - کہ صرف وہی لوگ اثرات ہپناٹزم سے متاثر ہو سکتے ہیں جن کی قوت ارادی کمزور ہو - حقیقت یہہ ہے کہ ہپناٹزم سے بہترین طریق پر متاثر ہونے والا شخص وہ ہوتا ہے - جو اس اثر کو قبول کرنے پر رضامند ہو - جو اس بات کو سمجھتا ہو - کہ مجھ سے کیا چاہا گیا ہے - اور جو اپنے من کو اس پر مرکوز کیا جکے - یہی وجہ ہے - کہ دیوانوں کو اثر ہپناٹزم ڈالنا سب سے مشکل ہوتا ہے - کیونکہ وہ فعل و خیال کے سلسلہ پر اپنی توجہ جما نہیں سکتے - اکثر لوگ یہہ سنکر حیران ہونگے کہ انسان خود اپنے آپ کو بھی ہپناٹائز کر سکتا ہے - مگر ڈاکٹر ہالینڈر نے ثابت کیا ہے - کہ کئی لوگ بغیر جانے ایسا کرتے ہیں - اور یہہ جو دیکھا جاتا ہے - کہ انسان یکایک انسپریشن کی حالت کو چھوڑ کر بیہوشیانہ ہو جاتا ہے - یہہ دراصل اپنے اوپر خود ہپناٹزم کرنے ہی کی ایک صورت ہے - اس نکتہ کا مطلب یہہ ہے - کہ ہر شخص اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ کر اس قسم کا رحجان پیدا کر سکتا ہے - حتیٰ کہ وہ رفتہ رفتہ اس حالت میں پہنچ جائے - جسے ڈاکٹر ہالینڈر نے Fascination یعنی موہ قرار دیا ہے - اس حالت سے انسان یہہ فائدہ حاصل کر سکتا ہے - کہ مفید ذاتی مشوروں کو نیم خبر من تک پہنچا دے -

اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ ہپناٹک نیند کیا چیز ہے - اور قدرتی نیند سے اس کا کیا تعلق ہے؟

ان میں سے پہلے سوال کا آج تک اطمینان بخش جواب نہیں دیا جا سکا - اور یہ بات کچھ تعجب خیز بھی نہیں - کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ معمولی نیند کے ظہور کی بھی اب تک تسلی بخش توضیح نہیں ہو سکی - بعض پہلوؤں سے ہپناٹک نیند معمولی نیند سے بالکل مختلف ہوتی ہے - لیکن بعض اور پہلوؤں سے اس سے بالکل ملتی جلتی ہے - معمولی نیند میں

اور اس میں ایک بڑا بھاری فرق تو یہ ہے۔ کہ اسے بذریعہ عمل دن کے کسی بھی حصہ میں پیدا
کیا جا سکتا ہے۔ اس کا تعلق نہ تو مکان سے ہے اور نہ دماغ کی فزیالوجیکل تبدیلیوں سے
بحالیکہ معمولی نیند کو حاصل کرنے کے لئے یہ باتیں ضروری ہوتی ہیں۔ اس قسم کی نیند میں باخبری
کسی بھی وقت بالکل دور نہیں ہوتی گو یہ دوسری بات ہے کہ بیدار ہونے کے وقت
سابقہ واقعات بالکل بھولے ہوئے ہوں۔ اور اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے
کہ عامل جو احکام دے۔ اور ان کے متعلق کہے کہ انہیں اسی وقت یا بعد میں پورا کیا
جائے معمول انہیں پورا کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بخلاف ازیں معمولی نیند ایسی گہری ہوتی
ہے۔ کہ اس میں انسان بالکل بےخبر ہو جاتا ہے۔ اور ایسی حالت میں نہ صرف احکام
منوانا ناممکن ہوتا ہے۔ بلکہ ہپناٹزم کے ظہورات Catalepsy جمود اور
Anaesthesia بےحسی وغیرہ کو بھی عمل میں نہیں لایا جا سکتا معمولی نیند
میں جو خواب نظر آتے ہیں۔ اور یہ جو بعض لوگ نیند ہی کی حالت میں انکھیں کھول لیتے
ہیں۔ اس میں اور ہپناٹک نیند میں مشابہت کا ایک بہت بڑا پہلو نظر آتا ہے معلوم ہوتا
ہے کہ دونوں حالتوں میں قوا بہت تیز ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت انسان اس قسم
کے کام کر سکتا ہے۔ جو بحالت بیداری اس کے دائرہ امکان سے خارج ہوتے ہیں
لیکن اس کا تفصیلی ذکر تیسری فصل میں کیا جائیگا۔ قوا کے تیز ہونے کا مشاہدہ اچھی طرح
ہپناٹک نیند کی حالت میں کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ گو معمول بظاہر سویا ہوا ہوتا ہے
تاہم اس تیزی کا مشاہدہ کرنے کے لئے جو احکام اسے دیئے جائیں اُن کا جواب دیتا جاتا
ہے۔ اور ہپناٹزم کے مابعد کے مشورات کے ذریعہ ہم کافی طور پر اس کی موجودگی کو
ثابت کر سکتے ہیں۔

ہپناٹک نیند کی سب سے بڑی خوبی اس میں ہے۔ کہ اس وقت انسان میں مشورات
قبول کرنے کا مادہ بہت تیز ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ باخبر من معطل ہوتا ہے۔ اس لئے نیم خبر
من ہر قسم کے مشورات کو بلا نکتہ چینی قبول کر لیتا اور انہیں عمل میں لاتا ہے۔

ضروری ہے کہ اس جگہ ہپناٹزم کے بعض خطرات کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ جو لوگ
ہپناٹزم کے طبی فوائد سے واقف نہیں ہیں۔ وہ اس کے خلاف سب سے بڑی دلیل یہ
دیا کرتے ہیں کہ عامل معمول پر کامل اختیار و اقتدار حاصل کر لیتا ہے جس سے اسکی قوت

ارادی زائل ہو جاتی ہے۔ اور وہ محض ایک کٹھ پتلی بن جاتا ہے۔ مگر ہپناٹزم کی مدد سے ہر قسم کا بھی علاج کرنے کا مدعا نہ صرف انسان کی قوت ارادی کو تقویت دیتا بلکہ اس کے تمامی اخلاق کو مضبوط بناتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے آپ کو ان غلامانہ عادات سے نکال سکے جن کا کہ وہ عادی بن چکا ہے۔ فصل ہفتم میں ہم ثابت کریں گے کہ ہپناٹک طبی علاج کا نہ صرف یہ مدعا ہے۔ بلکہ اس کا نتیجہ بھی یہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے مثلاً بعض لوگوں سے شراب کی عادت اسی طرح چھڑا دی گئی۔ اور جو لوگ مسلسل عادات کی وجہ سے خاص قسم کے خیالات یا جذبات کے پابند ہو چکے تھے۔ انہیں از سر نو تعلیم دے کر ان عادات سے بچا لیا گیا اس پر نکتہ چین حضرات یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ گو ممکن ہے ہپناٹزم کے طبی استعمال کے نتائج یہی ہوں۔ تاہم اس میں شک نہیں۔ کہ ممکن ہے بعض بے اصول لوگ ارتکاب جرائم میں لوگوں سے اس طریق پر بدلیں۔ اس کا جواب ہمارے پاس یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کو چاہیئے وہ استعمال کلورافارم کی طرح ہپناٹزم کے استعمال پر بھی بعض قیود عاید کردے تاکہ جو لوگ اس فن سے محض تماشوں کے طور پر کام لیں۔ ان کا فعل خلاف ضابطہ سمجھا جائے۔ اور صرف وہی لوگ جو اس سے کام لینے کی قابلیت رکھتے ہوں از سر نو تعلیم میں اس سے کام لیں ؀

رہا وہ خطرہ جو عوام کے دلوں میں گہری ہپناٹک نیند کے متعلق پایا جاتا ہے اس کے متعلق ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ زمانہ موجودہ کے تمام ماہران ہپناٹزم ہلکی نیند کو قابل ترجیح خیال کرتے ہیں لو اگہری نیند سے صرف شاذ و نادر حالتوں میں کام لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر گہری نیند سے عام طور پر بھی کام لیا جاتا ہو۔ تو یہ فرضی خطرہ ان خطرات کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ جو کلورافارم کے استعمال سے پیش آتے ہیں۔ کلورافارم کو استعمال میں لاکر احتیاط سے کام لو۔ پھر بھی ہر حالت میں خطرہ کا عنصر موجود رہتا ہے جس کا ثبوت گاہ بگاہ اموات واقع ہونے سے ملتا ہے۔ بحالیکہ گذشتہ دو صدی کے عرصہ میں ہپناٹک نیند کی حالت میں ایک بھی موت واقع ہونے کی خبر سننے میں نہیں آئی ؀

فصل سوم

ظہوراتِ ہپناٹزم

اب ہم ان ظہورات خاص پر غور کرتے ہیں۔ جو ہپناٹک نیند کے دوران میں دیکھے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہم برن ہیم Bernheim کے اصولوں پر چل کر ان کا تعلق ان ظہورات سے قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو ان سے ملتے جلتے اور روزمرہ کی زندگی میں دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے ہم اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ ہپناٹک نیند بجائے خود ایک جداگانہ چیز ہے جو ہر چند کہ بعض باتوں میں معمولی نیند سے ملتی جلتی ہے۔ تاہم بعض باتوں میں اس کا اس کا اختلاف بھی اہم ہے۔ اور اس کی اطمینان بخش توضیح میں کوئی مکمل مسئلہ ابھی تک پیش نہیں کیا جائیگا۔ لیکن باوجود اس کے ہم جانتے ہیں کہ اس بات کو محسوس کرنا مفید اور دلچسپ ہے۔ کہ ہپناٹک نیند کے اکثر ظہورات کی نظیر روزانہ زندگی میں بھی ملتی ہے۔ اس طرح پر ہپناٹزم اس قدر پر اسرار چیز نظر نہیں آتی جیسی کہ بادی النظر میں معلوم ہوتی ہے۔ زیادہ زور اس بات پر دیا جاتا ہے۔ کہ حالت بیداری میں ہی ترغیب سے کام لیا جائے اور اس مریض کے من کو مضبوط کیا جائے۔ اور ہپناٹک نیند کے ذریعہ علاج کرنے کے طریق کو خاص خاص حالتوں کے لئے رکھا جائے لیکن یہ مسائل اس قسم کے ہیں جن پر ہم مشورات اور تعلیم کے باب میں زیادہ وضاحت سے بحث کر سکیں گے۔

Catalepsy (جمود) یعنی بدن کا اکڑ جانا گہری ہپناٹک نیند کا ایک ظہور خاص ہے۔ جس شخص پر ہپناٹزم کیا گیا ہو۔ اس کا بازو اگر اٹھا کر کھڑا کر دیا جائے تو اسے چھوڑ دینے پر بھی وہ بدستور کھڑا رہتا ہے اگر ایک بار ایسا نہ ہو تو عامل کے لئے فقط اس قدر کافی ہوتا ہے۔ کہ وہ بازو کو مضبوط پکڑ کر پھر ایک بار اسے اٹھائے اور مشورہ[1] دے کہ یہ اسی طرح کھڑا رہیگا

[1] ہم لفظ Suggestion کا ترجمہ مشورہ کر رہے ہیں ناظرین اس کو یاد رکھیں بازو کو اٹھا کر جو معمول کو کہا کہ بازو کھڑا رکھو۔ ایسے ہی ہوگا عامل جو اس کو حکم کریگا یا جس بات کا خیال دیگا معمول ویسے مانے گا۔

اس پر وہ یقیناً گھڑا رہے گا۔ اور اس بات کا ثبوت کہ معمول اپنی مرضی سے اسے نیچے نہیں لا سکتا۔ اس طرح پر ملتا ہے۔ کہ گو بازو ۲۰ منٹ سے لیکر ½ گھنٹہ تک اس حالت میں رہے تاہم اسے تھکان یا کشیدگی محسوس نہیں ہوتی۔ اس کے بعد بازو کو بے حد آہستگی کے ساتھ نیچا لاکر چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے۔ اگر چاہو تو مریض کو خوف۔ غصہ۔ یا اغراض نفسانی کی کسی اور حالت میں اسی طرح رکھا جا سکتا ہے۔ جیسا مشورہ دیدیا ویسا ہی وہ رہیگا۔ یا بازوؤں یا ٹانگوں کو مسلسل تھوڑی دیر تک گھمایا جا سکتا ہے۔ ان حرکات میں سے ہر ایک کو عامل اپنے اشارہ سے روک سکتا ہے۔ مگر معمول اپنی مرضی سے نہیں روک سکتا جتنی زیادہ مرتبہ کسی معمول پر عمل کیا گیا ہو۔ اسی قدر زیادہ جلد وہ عامل کے مشورات سے متاثر ہو کر ان کے مطابق عمل کرنے لگتا ہے۔ اختناق الرحم کے مریضوں میں اعضاء کے اکڑاؤ کی یہ حالت بسا اوقات بغیر کسی خارجی ہپناٹک مداخلت کے خود اپنے ہی اثر سے پیدا کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ مریض اختناق الرحم میں ان کی حالت کسی وقت خاص وہی ہوتی ہے۔ اس وقت مشورات اس پر بھی اثر کرتے ہیں +

اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ روزمرہ کی زندگی کے کن حالات میں جمود کا ایسا ہی ظہور دیکھا جاتا ہے۔ یہ بات عام طور پر دیکھی گئی ہوگی۔ کہ معمولی گفتگو کرتے وقت اگر کسی مریض کا ہاتھ یا بازو کھڑا کر دیا جائے تو بسا اوقات وہ اس وقت بھی اس طرح کھڑا رہتا ہے۔ جب سہارا ہٹا لیا جائے۔ گویا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مریض کا ہاتھ اٹھانے کے فعل کا اس کے نیم خبر من پر یہ اثر پڑا ہے۔ کہ گویا اس کو اس کے اٹھائے رکھنے کا مشورہ دیا گیا ہے اس کے علاوہ سارے ہپناٹزم کے ماہروں کا تجربہ ہے۔ کہ ۹۰ فیصدی آدمی اپنے بدن کو ڈھیلا کرنا جانتے ہیں۔ شائد ہی کبھی وہ اپنے بدن کو ڈھیلا کرکے آرام دیتے ہیں نیند میں البتہ بدن ڈھیلا ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ اس بات سے اس وقت تک واقف نہیں ہوتے۔ جبتک کہ عامل اس کے بدن کو ڈھیلا کرنے کی کوشش کرکے دکھلا دے جبکہ وہ پھر بھی ڈھیلا نہیں کرتے ہیں۔ ڈھیلے پن کی علامت یہ ہے۔ کہ تم کسی شخص کا ہاتھ اور بازو پکڑ کر اس سے کہو کہ تم اپنی طرف سے کسی قسم کی مزاحمت نہ کرو۔ اور میں اسی جس طرح موڑوں۔ کھڑا کروں۔ یا حرکت دوں کرنے دو۔ اوسط درجہ کا آدمی کبھی ایسا نہیں کرنے دیگا یعنی اگر وہ خود ایسا کرنا چاہے بھی تو بازو کی طرف سے خودبخود مزاحمت پیدا ہو جائے گی جس کا ثبوت یہ ہے کہ جب آپ

نے بازو کو اونچا اٹھایا ہوا ہو تو اپنا ہاتھ یکایک ہٹا لینے سے وہ ذرا سے وقت کے واسطے وہیں کا وہیں ٹھہرا رہیگا۔ یا اگر وہ کھڑا ہو اور آپ اسے نیچے کرنے لگو تو بازو کی طرف سے کچھ نہ کچھ مزاحمت ضرور ہو گی +

اکڑاؤ کی اور علامات روزانہ زندگی میں اس وقت دیکھی جاتی ہیں۔ جب انسان کسی زوردار جذبہ کی حالت میں ہو۔ چاہے اس وقت یہ حالت چند ہی سیکنڈ کے لئے قائم رہے مثلاً کوئی شخص کوئی فعل کر رہا ہو تو کسی تیز جذبہ کا اثر پڑنے سے وہ اس حالت میں بے حس و حرکت کھڑے کا کھڑا یا بیٹھے کا بیٹھا رہ جاتا ہے۔ چنانچہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نہایت نازک موقعہ درپیش ہے۔ مگر انسان پر خوف کی بدولت ایسا فالج طاری ہوتا ہے کہ اسے کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتا +

جس طرح پر ہپناٹک اثر سے اکڑاؤ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ویسے ہی کسی خاص عضو پر اثر فالج طاری کرنا بھی ممکن ہے۔ چنانچہ وہ بازو یا ٹانگ جس پر اس قسم کا اثر ڈالا گیا ہو عامل کا حکم پاکر اینٹھی ہوئی بے حس و حرکت کھڑی رہ جاتی ہے۔ اور کوئی فعل سر انجام نہیں دے سکتی۔ ایسے ہی اگر چاہو تو مریض کو مجبور کر سکتے ہو کہ وہ آنکھیں بند رکھے۔ کیونکہ وہ اس حالت میں وہ انہیں بالکل کھول نہ سکے گا۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اسے جتلا دیا جائے کہ وہ ایسا کرنے کے ناقابل ہے پھر جب تک عامل حکم نہ دے گا وہ آنکھوں کو بند ہی رکھے گا یعنی جب اس کو مشورہ مل گیا کہ وہ فلاں کام نہیں کر سکتا۔ تو وہ نہیں کر سکے گا +

ہپناٹک نیند کی زیادہ گہری حالتوں میں معمول بیرونی دنیا سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے وہ صرف عامل کی بات سنتا اور اس پر عمل کرتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے۔ تو اسے نیند کی باتیں جزواً یا کلاً بھول چکی ہوتی ہیں۔ اس گہری نیند کو Somnambulism (خواب گران) کہتے ہیں۔ ممکن ہے معمول بے خبر ہو۔ مگر اس کی آنکھیں کھلی ہیں اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔ چلے پھرے اور عامل کے تمام احکام پر عمل کرے۔ اس کی باتوں کا جواب بھی دے۔ مگر جب کوئی اور شخص بلائے تو اسے جواب نہ دے یا نہ دے سکے اس حالت کو اصطلاح میں محویت یا عامل کے ساتھ En rapport (رہ جانا) ہونا کہتے ہیں۔ اور اگر معمول پر علاج کی غرض سے ہپناٹزم کیا جا رہا ہو تو عامل عام طور پر یہ بھی کہہ دیا کرتا ہے کہ کوئی اور شخص اس وقت تک معمول پر ہپناٹزم نہ کر سکے گا۔ جب تک کہ میری اپنی خواہش

ایسا کرنے کی نہ ہو۔ گہری نیند کی یہ حالت ابھی تک ہمارے لئے معمہ ہے۔ اور اس لحاظ سے بیحد دلچسپ بھی ہے مگر ہمارے اختیارات اس قدر محدود ہیں۔ کہ ہم سردست معلوم نہیں کر سکتے کہ اس کی حقیقت کیا ہے +

گہری نیند کی حالت میں اکثر معمول غیر معمولی قسم کے خیالات کے پابند ہوتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ کسی تماشہ میں وہ عامل کے ہر قسم کے مشورات پر چاہے وہ کتنے ہی مضحکہ خیز ہوں عمل کر کے پبلک میں سامان دل لگی پیدا کرتے ہیں۔ مگر یہ بیان کرنا غالباً غیر ضروری ہوگا۔ کہ لاہور میں ایک شخص کا ہپناٹزم کھیل ہم نے دیکھا۔ دو چار آدمی اس نے لے لئے ان کو ہپناٹائز کئے۔ جب وہ گہری نیند میں تھے ان کو چلایا۔ پھر ان کو خیال یا مشورہ دیا۔ کہ تم عورتیں ہو۔ اپنے اپنے کوٹ لپیٹ کر بھی انکو دئے یہ تمہارے بچے ہیں کھلاؤ۔ وہ ایسا ہی کرتے پھرتے تھے۔ خوب دل لگی ہو رہی تھی۔ ان کو کہا کہ یہ سانپ ہیں سب نے ان کو پھینک دیا۔ اور دو ڑے کبھی وہ ایک کو کتا اور ایک کو بلی بنا دیتا۔ اور ویسے ہی حرکات کرنے لگے۔

ہپناٹزم کے طبی استعمال میں مضحکہ خیز باتوں سے کام لینے کو کوئی دخل نہیں +

حالت Somnambulism (خواب گراں) کی حالت بعض لوگوں میں زندگی میں دیکھی جاتی ہے جن کو نیند میں اٹھکر پھرنے کی بیماری ہو جاتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ایسا شخص نہ صرف ایک کمرے سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے میں جا سکتا ہے بلکہ بالکل بے خبری کی حالت میں کئی ایک عجیب اور بعض اوقات خطرناک افعال کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ مگر جب دوسرے دن صبح کیوقت بیدار ہوتا ہے۔ تو اسے یہ واقعات بالکل یاد نہیں ہوتے +

دیکھا گیا ہے۔ کہ خواب گراں یا گہری نیند کی حالت میں معمول کسی بھی قسم کے درد کو محسوس نہیں کرتے اسی بے حسی کی حالت کو اصطلاح میں انیتھیزیا Anaesthesia کہتے ہیں۔ یہ بے حسی ایسی کامل ہوتی ہے۔ کہ معمول کے بازو میں اس وقت اگر پن گھوپ دیں تو وہ بالکل کسی قسم کی حرکت نہیں کرے گا۔ اور بیدار ہونے پر اسے اس بات کا یقین نہ آئیگا۔ کہ میرے بدن میں پن گھوپ دی گئی اور مجھے اس کا علم تک نہ ہوا۔ اس سے پہلے ہم اس بات کا ذکر کر چکے ہیں۔ کہ جس زمانے میں ابھی کلورافارم دریافت نہیں ہوا تھا۔ تو اسڈیل اور اور لوگ اسی طریق سے مدد لے کر چھوٹے بڑے عمل جراحی کیا کرتے تھے۔ زمانہ حال میں ایک سے

زیادہ موقعوں پر ہپناٹک نیند کی حالت میں بغیر کسی تکلیف کے دانت نکالے گئے ہیں بے حسی کی یہ حالت ہپناٹزم کی ہلکی نیند میں بھی مشورہ کے ذریعہ پیدا کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے۔ کہ مریض ہوش میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر دانت نکالتے وقت اسے ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی یہانتک کہ نکلا ہوا دانت دیکھکر ہی اسے یقین ہوا ہے۔ کہ میرا دانت نکالا گیا ہے +

یہ بات مشہور ہے کہ بے حسی کی ایسی مکمل حالت شدید حادثات میں ہمیشہ دیکھی جاتی ہے بحالیکہ ایسے موقعوں پر باخبری پورے طور پر زائل نہیں ہوتی۔ زخمی شخص سے پوچھو تو وہ بتائیگا کہ حادثہ کے وقت مجھے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوئی تھی۔ اور سب سے پہلے جب خون بہنے لگا تو معلوم ہوا تھا کہ مجھے کوئی زخم آیا ہے یعلوم ہوتا ہے کہ ایسی حالتوں میں فوری صدمہ قوت احساس میں ایک قسم کا فالج پیدا کر دیتا ہے۔ ورنہ اگر ایسی تکالیف معمولی طور پر پیش آئیں تو شدت کا درد محسوس ہو یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو لوگ شہید ہوا کرتے تھے۔ وہ بھی شہید ہونے کے خیال سے انتہائی وقعت کا احساس کرتے تھے۔ کہ جس میں انہیں بدنی تکالیف یا درد کا مطلق احساس نہ ہوتا تھا۔ ارشمیدس کی ہی مثال دیکھو کہ برج میں بیٹھا ایک گہرے مسئلے کو حل کر رہا تھا۔ اس کے انہماک کا یہ عالم تھا کہ اسے معلوم تک نہ ہوا کہ مجھے ایک گولی آ کر لگی ہے جس سے زندگی خون کے راستے بھی چلی جا رہی ہے۔ مریضان ہسٹیریا (اختناق الرحم) میں چونکہ متاثر ہونے کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس سے وہ تیز ذاتی مشورا کے ذریعہ جسم بے حسی کے رقبات پیدا کر سکتے ہیں یہانتک کہ ان حصوں میں اگر سوئیاں بھی چبھوئی جائیں تو کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوتی +

باقی حواس خمسہ کے متعلق یہ بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ہپناٹک حالت میں ۔ ۔ ۔ انسان کو ایسا بنا دیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ عارضی طور پر دیکھنے سننے ۔ چکھنے یا سونگھنے کے قوا سے محروم ہو جائے ۔ اور اس کے اندر یہ قوا صرف اسی درجہ تک موجود رہیں جس درجہ تک کہ عامل اجازت دے ۔ ہو سکتا ہے کہ عامل کے حکم پر معمول تیز امونیا کو سونگھ کر یہ کہدے کہ اس میں بو نہیں ہے ۔ کڑوی چیز کو پی کر یہ کہدے کہ یہ بے ذائقہ ہے ۔ یا کمرہ میں کوئی اسباب یا شخص موجود ہو اور وہ اسے نظر نہ آئے ؎

؎ ایک دفعہ ایک ہپناٹزم کے تماشے میں ایک شخص کو ایک عامل نے پانی دے کر کہا کہ دودھ ہے پیو۔ اس نے دلیسا ہی سمجھکر پیا ۔ ایک بدبودار چیز کو عرق گلاب سمجھا +

مریضان ہسٹریا[1] (اختناق الرحم) میں بھی اس قسم کی بہت سی بعید از صحت علامات تیز

[1] ہسٹریا کی مرض کو پہلے رحم کی مرض مگر اب من کی مرض سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کے اندر مانسک ظہورات بہت عجیب عجیب ہوتے ہیں۔ مفصل جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ ہمارے بنائے ہوئے "رسالہ اختناق الرحم" کو پڑھیں +

ذاتی مشورات کی بدولت پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور کوئی بڑا ہی ہوشیار ذہی فہم ڈاکٹر ہو تو وہ اس بارہ میں امتیاز قائم کر سکتا ہے۔ کہ یہ علامات بدنی وجوہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ یا ہپناٹک ہیں۔ اس مطلب کے لئے بعض اوقات مریض سے صحیح حالات اس وقت معلوم کر لئے جاتے ہیں جب وہ چنداں محتاط نہ ہو۔ جس کے بعد اسے یقین دلا کر اس کے ذاتی مشورات کو رفع کیا جا سکتا ہے +

گہری ہپناٹک نیند کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں بعض اشخاص میں Hallucination (خیالات دھوکہ دہی۔ یا مایا جال) Illusions سوداویت بہت بڑھ جاتی ہے۔ (مایا جال یا خیالات دھوکہ دہی سے مطلب ہے۔ کہ جو چیز ہواس کے خلاف سمجھا جاوے۔ ایسی حالت میں اسے پانی کا گلاس شراب کا گلاس کہہ کر دے سکتے ہیں۔ وہ اسے اس طرح گھونٹ گھونٹ کر پیئے گا۔ گویا حقیقت میں شراب ہی ہے۔ سودا اس حالت کا نام ہے۔ کہ جو چیز موجود نہ ہو اس کو سمجھا جاوے +

چنانچہ معمول کو شراب کا ایک فرضی گلاس پیش کیا جائے۔ تو وہ اسے بڑی سنجیدہ مزاجی سے پینے لگے گا اور ہاتھ میں وزن محسوس کریگا۔ گر یا وہ اعلیٰ درجہ کی حقیقی عمر ہے کسی باشاثیر معمول کو اس بات پر آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ مختلف قسم کے کیریکٹر (ایکٹ) میکٹر کی سی ہو شیاری اور قابلیت کے ساتھ ادا کرے۔ ایک وقت وہ اپنے آپ کو ۲ سال کا بچہ سمجھ کر اپنے ہم عمر بچوں سے کھیلنے لگتا ہے۔ پھر عامل کے کہنے پر وہ اپنے آپ کو ۱۶ سالہ حیادار لڑکی سمجھتا ہے۔ اس کے بعد یکا یک فوج کا جرنیل بن جاتا ہے +

لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ کہ یہ تجربات صرف اس صورت میں کرنے واجب ہیں۔ جب ہپناٹک نیند کے ظہورات کو پورے طور پر سمجھنا مطلوب ہو +

ان ظہورات سے منشا یہ ہے۔ حالتیں جو روزانہ زندگی اور نیند کے وقت دیکھی جاتی ہیں۔ نہایت دلچسپ ہیں۔ اور ان کے نظائر آسانی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اگر ہم ایک خاص قسم

کی اعلےٰ درجہ کی چائے پینے کے عادی ہوں۔ اور یکایک کسی موقعہ پر کوئی ادنےٰ قسم کی چائے اعلےٰ قسم کی کہکر ہمارے روبرو پیش کردی جائے تو کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ ہم اس کے دھوکہ میں اس ادنےٰ درجہ کی چائے کو اعلےٰ درجہ کی ہی سمجھنے لگتے اور ویسا ہی ذائقہ حاصل کرتے ہیں۔ اگر کسی مریضہ کو اس بات کا یقین بیٹھ چکا ہو۔ کہ کیلومل میری طبیعت کے ناموافق آتی ہے تو بعض حالتوں میں اس کا نام صرف سب کلورائڈ آف مرکری رکھ لینے سے اس کے تمام ناخوشگوار اثرات فوراً زائل ہو جاتے ہیں۔ اور مریض کو اس بات کا پورے طور پر یقین ہو جاتا ہے۔ کہ اسے کوئی اور ہی دوائی دی گئی ہے۔ بازار میں جو بہت سی پیٹنٹ مقوی دوائیاں فروخت ہوتی ہیں ان میں اکثروں میں صرف ایک دھیلے کی دوائی ہوتی ہے۔ پھر کیا بات ہے کہ لوگ ان کے استعمال سے طاقت حاصل کر لیتے ہیں۔ سچ پوچھو تو جو شخص ان معمولی دوائوں کے استعمال سے صحت حاصل کرنے لگے۔ اس کی حالت اس شخص سے کچھ بھی مختلف نہیں جس پر ہپناٹزم کیا گیا ہو۔ اور وہ اس بے خبری کے عالم میں پانی کا گلاس یہ سمجھ کر پینے لگے کہ یہ نادر شراب کا جام ہے ؎

حالتِ خواب میں مایا جال اور سودا کی بہت سی مثالیں نظر آتی ہیں۔ اس وقت ہمارا نیم خبر من یا خوابی حصہ بہت سے فرضی نظاروں میں سے گذرتا ہے۔ وہ بہت سے فرضی کام کرتا ہے۔ اور ان کاموں میں بعض اوقات ایسے انہماک سے حصہ لیتا ہے۔ کہ کبھی تو ہم کسی بھیانک نظارہ کو دیکھکر چلا اٹھتے ہیں۔ کبھی کسی مذاقیہ معاملہ پر خواب ہی میں قہقہہ مار کر ہنستے ہیں۔ اور کبھی کسی فرضی سانحہ پر حقیقی آنسو بہانے لگ جاتے ہیں۔ رات کے خواب کا کیا ذکر ہے۔ دن کے خوابوں میں بھی ہم زمانہ ماضی و مستقبل کے نظاروں میں سے گذرتے ہیں اور بہت سے مقامات اور لوگوں کو جن کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں ہوتا۔ اس طرح پر دیکھتے ہیں گویا وہ حقیقی ہوں۔ اور بعض اوقات یہ نظارے ایسی صفائی سے ہماری نظروں میں سے گذرتے ہیں۔ کہ ہم اچانک بیدار ہو کر بھوچک رہ جاتے ہیں اور بے اختیار منہ سے نکلتا ہے ؎

؎ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

P ۔ تندرستی

اب ہم سودا لعیدی یعنی ہپناٹزم کے بعد کے خیالات سودادی Hypnotic Hallucinations. اور مشورات کے اس پہلو پر بحث کرتے ہیں۔ جس کا تعلق واقعات طب قانونی سے ہے۔ سودا لعیدی ہپناٹزم سے مراد ایسے قیاسات سے

جو معمول پر حالت بیداری کے بعد بھی اثر انداز رہتے ہیں۔ اور انہیں صرف اس طرح پر دور کیا جا سکتا ہے۔ کہ معمول پر از سر نو ہپناٹزم کر کے اس کے اندر اس سے مخالفانہ خیالات جاگزین کئے جائیں جو پہلے اس کے دل میں بیٹھ چکے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک شخص پر ہپناٹزم کر کے اسے یقین دلایا جاتا ہے۔ کہ اس کا مال کھو یا گیا ہے۔ یا یہ کہ اس نے کوئی بھیانک واردات بچشم خود دیکھی ہے۔ بیداری کے بعد اگر اس سے اس بارہ میں سوالات پوچھے جائیں۔ تو وہ ان تفصیلات کو پورے اعتماد کے ساتھ بیان کرے گا۔ یہاں تک کہ اگر موقعہ پیش آئے۔ تو وہ قانونی عدالت میں اس کے متعلق شہادت بھی دے سکے گا +

یہ بات بارہا دیکھنے میں آئی ہوگی کہ بعض لوگ افسوسناک واقعہ کو لیکر اس کی فرضی تفصیلات کس ہوشیاری سے تیار کر لیتے ہیں۔ وہ اپنے سوداوی خیالات سے کام لیکر اس واقعہ کو ایسا پھیلاتے ہیں۔ کہ انہیں یقین ہو جاتا ہے ہم نے اس کی ہر ایک تفصیل خود دیکھی ہے ان کے لئے فقط اتنا کافی ہے۔ کہ کسی شخص پر خفیف سا شبہ ہو۔ یا ذراسی افواہ بھی پھیل جائے پھر کاہل لوگ ضروری تفصیلات خود پیدا کر لیتے ہیں۔ اور اپنے دل میں اس بات کا پختہ یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ ہے سو امر واقعہ ہی ہے۔ اس کی بہترین نظیر عدالتوں میں اس وقت دیکھی جاتی ہے جب سوالات جرح کے ذریعہ شہادت کی چھان بین کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ ایک مشہور بات ہے کہ وکیل اگر ہوشیار ہو تو وہ کسی گواہ کی زبانی حد درجہ کے تردیدی بیانات کہلوا سکتا ہے وہ محض ایک قسم کے اعتمادی لہجہ میں اسے سمجھا دیتا ہے۔ کہ اس نے فلاں فلاں واقعات کو دیکھا تھا۔ یا فلاں فلاں کو نہیں دیکھا تھا +

اس بارہ میں تجربہ اس طرح پر کر کے دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگوں کو اس بات کا یقین دلانے کے لئے کہ انہوں نے خاص خاص باتیں کی۔ یا دیکھی ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہوتی ہے کہ پورے اعتماد کے ساتھ اصرار کرتے جائیں۔ کہ ایسا ہوا تھا۔ پھر یقیناً اس سے منوانے میں کامیابی ہو جاتی ہے۔ بارہا ایسے موقعہ پیش آئے ہیں۔ کہ اصرار کے ساتھ کسی شخص سے کہا جاتا رہا ہے۔ کہ اس نے فلاں کام کیا تھا۔ ممکن ہے پہلے وہ ایسا کرنے سے کانوں پر ہاتھ دھرتا ہو۔ مگر آخر کار اسے تامل اور شبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ شاید میں نے ایسا کیا ہی ہو۔ اور اب اسے فراموش کر چکا ہوں +

اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ گہری ہپناٹک حالت کے ایک اور ظہور پر بحث کی جائے

جس سے علاج بذریعہ ہپناٹزم میں عملی مدد ملتی ہے۔ ہمارا اشارہ مشورات مابعد ہپناٹزم یعنی Post Hypnotic suggestions کی طرف ہے +

یہ مشورات اس قسم کے ہوتے ہیں۔ جو مریض کو ہپناٹک نیند کی حالت میں دیئے جاتے ہیں۔ اور جن کا اثر ایک عرصہ معینہ کے بعد جو ممکن ہے۔ چند گھنٹے ہو یا چند دن یا چند ہفتے ظہور پذیر ہوتا ہے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ بعض معمولوں کو جو جو احکام دئے گئے انہوں نے ان کو کامل صحت کے ساتھ پورا کیا۔ گو یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ معمول ایسی حالتوں میں اس بات سے بے خبر ہوتا ہے۔ کہ میں نے کیوں ایسا فعل کیا۔ اور اگر اس سے پوچھا جائے۔ تو وہ اس کی کوئی وجہ بیان کر دیتا ہے۔ یا یہ کہہ دیتا ہے۔ کہ میں نے اسے اپنی مرضی سے کیا تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر ملی برمبویل اور اصحاب نے ان طریقوں پر بہت سے تجربات کئے ہیں۔ ایک عورت کو جس کی تعلیم نہایت ادنےٰ تھی سمجھایا گیا کہ اتنے ہزار منٹ کے بعد تم کاغذ کے ایک ٹکڑے پر اپنا نام وقت اور تاریخ لکھ سکوگی۔ وقت مقررہ پر اس نے حسب الحکم اپنا نام وقت اور تاریخ لکھی باوجودیکہ ذہنی طور پر وقت کا اندازہ کرنے کے ناقابل تھی۔ بعض اور معمولوں کو حکم دیا گیا کہ فلاں پیغام فلاں وقت فلاں مکان میں پہنچا آنا۔ چنانچہ گو اس حکم کی تعمیل کے راستہ میں بہت سی مشکلات پیدا کی گئیں۔ تاہم انہوں نے پوری صحت کے ساتھ اسکی تعمیل کی +

ان ظہورات مابعد ہپناٹزم کی تشریح صرف اسی طرح پر ہو سکتی ہے۔ کہ ہم سمجھ لیں کہ نیم خبر من باخبر من سے ایک علیحدہ ہستی ہے۔ جو اس وقت احکام کو موصول کرتی ہے جب کہ باخبر من سویا ہوا ہوتا ہے۔ اور وقت مقررہ پر نیم خبر من باخبر من سے ان احکام کی تعمیل کراتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سونے سے پہلے ہم اپنے دل میں اس بات کا پختہ ارادہ کر لیں۔ کہ ہم نے فلاں وقت بیدار ہونا ہے۔ تو ایسی صورت میں ہم یا تو عین وقت مقررہ پر بیدار ہو جائینگے یا اس بے چینی میں سو نہ سکیں گے۔ ایک اور مثال یہ ہے۔ کہ ہم نے کسی شخص سے کسی کام کا وعدہ کیا ہے۔ مگر پھر اسے بھول گئے۔ اور اپنے کام کاج میں لگ گئے ہیں۔ اس کے چند دن بعد بغیر کسی خاص وجہ کے وہ وعدہ ہمیں ٹھیک اسی طرح یاد آ جاتا ہے۔ جیسے کوئی ہپناٹک حکم سنکر بھلا دیا گیا ہو +

عملی طور پر مشورات مابعد ہپناٹزم کا فائدہ یہ ہے کہ ان سے علاج بذریعہ ہپناٹزم میں بہت مدد ملتی ہے۔ فرض کرو ایک شخص کو بے خوابی کا عارضہ ہے۔ اسے معین طور پر کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ

تمہیں فلاں وقت اٹھ آئے گی۔ اور تم اتنے گھنٹے سو گے بعض حالتوں میں تو ان احکام کی لفظ بہ لفظ تعمیل ہوتی ہے۔ اور بعض میں نیند میں رفتہ رفتہ اصلاح آنے لگتی ہے۔ اسی طرح قبض مزمن کے مریض کو مفید ہدایات دی جاسکتی ہیں۔ جو آگے چل کر مشورہ مابعد ہپناٹزم کا کام دیں گی اور چند بار ایسا کرنے سے مریض بالکل شفایاب ہو جائے گا۔ اسی طرح پر مختلف اخراجات بدنی پر اثر ڈالا جاسکتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جس شخص کو بھوک نہ لگتی ہو یا جو ہفتوں یا مہینوں ٹھوس خوراک سے محترز رہا ہو۔ اس میں بھوک چمکائی یا ہاضمہ کی قوت پیدا کی جاسکتی ہے۔ کسی معمول کو نئے خیالات اور نئے مقاصد زندگی سمجھا کر اس کے کیرکٹر میں پورے طور پر ترمیم کی جاسکتی ہے۔ یہ مشورات رفتہ رفتہ معمول کے خیالات بیداری پر اثر انداز ہونے لگتے ہیں۔ اور ان کی بدولت اسکی زندگی میں عظیم ترمیم یا تبدیلی واقع ہو سکتی ہے +

Amnesia یا فراموشی جس کی نسبت ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ گہری ہپناٹک نیند کا ایک ظہور ہوتا ہے۔ نہ صرف اس لئے خاص طور پر دلچسپ ہے کہ اس کی نظیر حالات بیداری بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ اس امر سے دلچسپ سوالات ازالۂ قوت حافظہ اور ذہن یا متعدد شخصیت پر روشنی پڑتی ہے۔ یعنی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اندر من کی دو ہستیاں ہیں۔ جو علیحدہ علیحدہ کام کرتی ہیں +

ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ معمول گہری ہپناٹک حالت میں بہت سے عجیب عجیب کام کر گزرتا ہے۔ اور پھر جب بیدار ہوتا ہے۔ یا تو اسے ان کا کچھ بھی علم نہیں ہوتا۔ یا اگر ہوتا ہے تو بالکل دھندلا سا۔ مگر جب اس پر دوبارہ ہپناٹزم کیا جائے تو اسے وہ سب باتیں پورے طور پر یاد آجاتی ہیں۔ خواب ہی کو لو۔ جب ہم بیدار ہوتے ہیں تو انہیں یا تو بالکل بھول جاتے ہیں یا انکا کچھ بے جوڑ سا خیال ہمارے دلوں میں رہ جاتا ہے +

یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ہم کوئی فعل ایسی حالت میں کر گذریں جب کہ ہمارے خیالات اور اور معاملات پر مرکوز ہوں۔ اور اس کے بعد بالکل بھول جائیں۔ کہ آیا ہم نے ایسا کیا تھا یا نہیں اسی ظہور کی دلچسپ مثالیں ہستی خواب کی بدولت مل سکتی ہیں۔ جو بعض مشہور موقعوں پر دیکھے گئے ہیں یہ بات مشہور ہے کہ ایک سے زیادہ موقعوں پر نیند کی حالت میں ایسے ایسے کام سرزد ہوتے ہیں۔ جو شخص مذکور سے بحالت بیداری بعید از اختیار تھے۔ بیداری کے وقت ان کاموں کا کچھ علم بھی نہ تھا اور ان کا ثبوت ان کاموں کا وجود ہی ثابت ہوا چنانچہ پگانینی

Paganini کے متعلق مشہور ہے کہ ایک روز جب وہ علی الصبح بیدار ہؤا تو کیا دیکھتا ہے کہ بستر کے پاس ہی اس کے مشہور گیت کے صفحے لکھے دھرے ہیں جیسا کہ اس گیت کے عنوان سے ظاہر ہے۔ اس نے اسے شیطان ہی سے منسوب کیا بعض اوقات ایسا ہؤا ہے۔ کہ لوگ حالت بیداری میں پیچیدہ مسائل کو حل نہ کر سکے۔ مگر نیند کی حالت میں وہ خود بخود حل ہو گئے۔ چاہے یہ مسائل ریاضی کے ہوں یا روزانہ زندگی کے متعلق۔ ہم لوگ معاملات کی اس حالت سے یہاں تک واقف ہو چکے ہیں۔ کہ بعض اوقات جب کوئی دشوار معاملہ درپیش ہوتا ہے تو ہم فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اسے ذہن میں رکھکر سو جائیں۔ تا کہ بوقت بیداری اس سوال کا حل کوئی نہ کوئی حل سمجھ میں آجائے۔ اور پھر اس وقت اس حل کے مطابق عمل کیا جائے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ بعض لوگوں کا حافظہ یکایک زائل ہو جانے کی بہت سی صحیح پر اسرار اور دلچسپ نظیریں دیکھی گئی ہیں۔ اور اس ازالۂ حافظہ کے ساتھ ہی اشخاص مذکور کو اس وقت تک کی اپنی زندگی کا بھی کوئی خیال نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ ان کے نزدیک ان کی وہ سابقہ شخصیت بھی محو ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ممکن ہے وہ کسی دور دراز مقام تک سفر کر جائیں۔ وہاں کوئی فرضی نام اختیار کر کے آباد ہوں۔ اور مہینوں یا برسوں معمولی حالات میں پوری سمجھ داری سے کاروبار کرتے رہیں۔ اس کے بعد ایکا ایکی انسان کی قوت حافظہ ویسی ہی تیزی سے لوٹ آتی ہے جس طرح کہ زائل ہوئی تھی۔ اور وہ بدنصیب شخص بیان نہیں کر سکتا۔ کہ میں کس طرح ان عجیب حالات میں آ نکلا۔ ایک اور قابل ذکر امر یہ بھی ہے کہ قوت حافظہ زائل ہونے کے ساتھ ہی اکثر اوقات شخص مذکور کا کیرکٹر بھی بالکل بدل جاتا ہے۔ گو ویسی حافظہ کے ساتھ ساتھ کیرکٹر پھر عود کر آتا ہے اس ظہور کو شخصیت سے علیحدگی کہا کرتے ہیں۔ اور اس کی بہت سی مثالیں مریضان اختناق الرحم اور کسی قدر ترمیم شدہ صورت میں روزانہ زندگی میں دیکھی جاتی ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ شخص مذکور کے خیالات احساسات اور ذہنی حالتوں میں مجموعی طور پر کوئی تبدیلی واقع نہ ہو۔ اور صرف ایک خیال احساس یا ذہنی حالت جدا ہو کر کچھ عرصہ تک نامناسب اور خلاف فطرت طریق پر اس شخص کی زندگی پر حاوی ہو۔ مریضان اختناق الرحم میں تبدیلی کسی جذبہ کی وجہ سے ظہور میں آجاتی ہے۔ اس قسم کی جدا شخصیت کی نہایت مشہور مثال فلیڈا کی ہے۔ جس کی تصنیفات بورڈو کے ڈاکٹر آزم نے کی تھی +

تیرہ سال کی عمر میں فلیڈا جو ایک روشن خیال۔ پھرتیلی لڑکی ہؤا کرتی تھی ایک چپ

چپ چاپ رہنے والی۔ اوداس اور تکلیف زدہ لڑکی کی صورت میں بدل گئی۔ اس حالت میں اسے تین سال گذر چکے تھے کہ یہ امر ڈاکٹر آزم کی نظروں میں لایا گیا۔ گاہ بگاہ ایک ہلکی سی غشی کے بعد وہ مختلف عرصوں کے لیئے اپنا اصلی کیرکٹر اختیار کر لیتی تھی۔ اور اس عرصہ میں اپنے ثانی کیرکٹر کو بھی نہ بھولتی تھی۔ مگر جب وہ پھر اداس اور تکلیف زدہ حالت میں آتی تو اسے وہ وقت ضرور بھول جاتا تھا۔ جب وہ ایک خوش مزاج لڑکی ہوتی تھی لیکن خوش نصیبی سے جوں جوں عمر گذرتی گئی۔ فلیدیہ کی پہلی حالت جو معمولی قرار دی جا سکتی ہے۔ اس پر غالب آتی گئی یہاں تک کہ عملی طور پر وہی اس کی زندگی پر حاوی تھی۔ کمتر درجہ میں ہمیں روزانہ زندگی میں اسی طرح پر تبدیل ہونے والی شخصیت کی بہت سی مثالیں نظر آتی ہیں سٹیونسن نے اپنی کتاب "ڈاکٹر جیکل اینڈ مسٹر ہائیڈ" میں (جس کا ترجمہ اردو میں ڈاکٹر جے کشن اور میاں حمید کے نام سے ہو چکا ہے) اس قسم کی دوگونہ شخصیت کا ایک دلچسپ خاکہ کھینچا ہے یعنی اس میں ڈاکٹر جیکل اور مسٹر ہائیڈ گو دراصل ایک ہی شخص دکھایا گیا ہے۔ تاہم اول الذکر تو لنڈن کے حصہ ویسٹ اینڈ کا ایک معزز اور قابل تعظیم ڈاکٹر ہے۔ اور آخر الذکر جو انسان کی نسبت حیوان سے زیادہ مشابہ ہے ایک دوائی کے اثر سے بدتر حالت میں پڑ کر اپنی لیبوریٹری میں افعال قبیحہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی اس حالت کی طرف اسی طرح کھچا چلا آتا ہے۔ جیسے شرابی شراب کی طرف جو مرد یا عورتیں شراب یا اور نشوں کی عادی ہیں۔ ان میں بھی یہ حالت عام طور پر پائی جاتی ہے۔ جب ایک آدمی شراب کے اثر سے باہر اور سنجیدہ مزاج ہوتا ہے۔ تو وہ معزز کاروباری اور قابل تقلید شوہر یا باپ نظر آتا ہے۔ مگر وہی شخص شراب کے نشہ میں پڑ کر مسٹر ہائیڈ کی طرح انسان کی بجائے حیوان بن جاتا ہے۔ خود ہمارے اندر یہ دوگونہ بلکہ کئی گونہ شخصیتیں نظر آتی ہیں۔ گو بعض میں ان کا اثر کم اور بعض میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ ہر شخص کی بہتر اور بدتر حالتیں ہوتی ہیں۔ ہم میں سے بعض کے کیرکٹر کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اور گو عام طور پر ہم انہیں ایک ہم آہنگ مجموعہ کی صورت میں لے آتے ہیں۔ تاہم اگر کسی شخص کا مزاج عصبی اور غیر معین ہو تو کوئی فوری صدمہ یا جوش کسی ایک پہلو کو ہٹا اور کسی کو غالب بنا سکتا ہے خوش قسمتی سے اس قسم کی علیحدگی اختیار کردہ ذہنی حالتیں اکثر عارضی ہوتی ہیں شخصی کیرکٹر کے یکایک متبدل ہونے سے ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ لوگ دور دراز ملکوں میں نکل جاتے ہیں۔ اور وہاں ایک مدت کے بعد جب انہیں ہوش آتا ہے۔ تو وہ بیان نہیں کر سکتے کہ ہم

کیونکر اس جگہ پہنچ گئے +

ہپناٹزم نے سب سے کار آمد خدمات ان دوگونہ یا کئی گونہ شخصیتوں اور حافظہ کے پراسرار ازالہ کی تحقیقات کے معاملہ میں سرانجام دی ہیں۔ جن لوگوں کا حافظہ زائل ہو گیا تھا۔ انہیں ہپناٹک نیند کے اثر میں لاکر سابقہ زندگی کی تفصیلات کے بارہ میں ان کے حافظہ کو بیدار کیا گیا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی ہستی کے دوسرے پہلو کو ایسے طریق پر محو کر دیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے پھر اپنا سابقہ کاروبار شروع کر دیا۔ دوگونہ شخصیتیں رکھنے والے یا اس سے متعلقہ حالات کے اشخاص کے بارہ میں ہپناٹزم سے یہ مدد حاصل کی گئی ہے۔ کہ ہپناٹک نیند کی حالت میں ان سے اس صدمہ یا جذبہ کی تفصیلات معلوم کی گئیں جس کی بدولت ان کی اصلی شخصیت میں فرق آیا تھا۔ حالانکہ یہ باتیں عام بیداری کی حالت میں معلوم نہ کی جا سکتی تھیں۔ ایسے موقعوں پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اصلی سبب کا تعلق نیم خبر زندگی اور بچپن کی کسی ناخوشگوار یاد سے ہوتا تھا۔ جب ایک بار ان باتوں کو ان کی اصلی روشنی میں لایا اور ان پر بحث کی جائے۔ نیز ان مختلف پہلوؤں کو سمجھا یا جائے۔ اور موجودہ حالت سے ان کا تعلق قائم کر لیا جائے۔ تو پھر اکثر حالتوں میں اس جداگانہ شخصیت کو اصلی شخصیت سے ملا کر زندگی کو اس کی معمولی اور زیر اقتدار حالت میں لایا جا سکتا ہے +

فصل چہارم

مشورات

ہپناٹزم میں مشورہ یا Suggestion کی تعریف مختلف ماہران فن نے مختلف کی ہے۔ ایف۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ مائرز کا قول ہے۔ کہ "یہ انسان کی ذات رفیع سے ایک قسم کا کامیاب اپیل ہے"۔ الینڈر کا بیان ہے کہ "کسی خیال کو بلا مداخلت طریق پر سب کانشس یا نیم خبر من میں پہنچانے کا ایک عمل ہوتا ہے۔ اور یہ خیال اس صورت میں معمول کے اندر جاگزین ہو جاتا ہے۔ جب کہ باخبری کی حالت میں اس کے اندر اسے قبول کرنے کا رجحان نہ ہو۔ اور نہ ایسا کرنے کی از روئے منطق معقول وجوہ ہوں"۔ برن ہیم صاحب کا بیان ہے

کہ اس سے مراد "دماغ کے خیالات کو لینے یا تحریک کرنے کی قابلیت اور اس کا رجحان جس سے کام لیکر وہ انہیں محسوس کرتا۔ اور انہیں افعال کی صورت میں لاتا ہے" +

ان تمام تعریفوں سے واضح ہوتا ہے کہ مشورہ کا تعلق نیم خبر من سے ہوتا ہے اور چونکہ ہماری زندگی کا بہت بڑا حصہ نیم خبر من کے زیر تحت ہے۔ کہتے ہیں اس لئے دن کے قریب قریب ہر حصہ میں مشورات سے مختلف طریقوں پر کام لیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی زندگی میں ہر وقت مشورات حاصل ہوتے رہتے ہیں جن میں سے بعض ممکن ہے۔ نیم خبر من میں چھپے اور دبے پڑے رہیں۔ گو باوجود اس کے وہ روزانہ اور ہر ساعت ہماری کیرکٹر کی بنیاد رہی میں حصہ لے رہے ہوں۔ بالکل ممکن ہے کہ آگے چل کر یہ نہایت اہم افعال کی سرانجام دہی کا موجب ثابت ہوں۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے۔ کہ بعض باتیں جو آج ہماری زندگی پر اثر غالب رکھتی ہیں۔ ان کا سراغ پیچھے کی طرف لگایا جائے تو ہم اس زمانہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ جب کہ بچپن میں کوئی ایسی بات ہمارے دل میں پیدا ہوتی تھی اور جسے بظاہر ہم بالکل بھول چکے تھے۔ چونکہ مشورات کا سب سے زیادہ اثر بچپن میں پڑتا ہے۔ اس لئے دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو باتیں بچپن میں ہمارے ذہن نشین ہو جائیں وہ مابعد کی زندگی میں نہایت اہم ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن اس کا ذکر ہم آگے چل کر تعلیم کے باب میں کریں گے +

آؤ ہم تھوڑی دیر کے لئے باخبر اور نیم خبر من کے طریق عمل پر بحث کریں۔ ایک کتاب کے مصنف نے تو اول الذکر کو overmind یعنی بالائی من اور دوسرے کو undermind یعنی تحتی من قرار دیا ہے۔ بالائی من سے ہماری مراد ہر ایسی چیز سے ہے جسے ہم با اختیار یا باخبرانہ خیال یا فعل قرار دیا کرتے ہیں تحتی من سے مراد ہر ایسی چیز سے ہے۔ جو نیم افعال یا خیالات کے سارے حلقہ پر حاوی ہے۔ اپنی ذات کو باخبر یا نیم خبر دو حصوں پر منقسم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ہماری زندگی کا بہت سا حصہ درجہ بے خبری سے نیچے ہی گذر جاتا ہے۔ بہت سے احساسات خیالات اور جذبات ہیں جو ہر چند کہ ہماری روزمرہ کی زندگی کی رو میں شامل نہیں ہوتے تاہم اس پر اس قدر اثر ڈالتے ہیں۔ کہ جس کی ہمیں جزوی طور پر خبر ہے +

خواب خفقان اور دیوانگی کی حالتوں میں یہ نیم خبر عنصر بعض اوقات اپنے آپ کو حیرت خیز طریقوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ جو کچھ ہمارے من میں موجود ہے

اور جو ہم نے اپنے اسلاف سے ورثہ میں پایا ہے۔ اس کا بہت سا حصہ اس وقت باخبری کے دروازہ سے بلند تھا۔ اور یہ کہ اس دروازہ کی پوزیشن میں ہمیشہ فرق آتا رہتا ہے تحتی یا نیم خبر من ان افعال پر اقتدار رکھتا ہے جنہیں ہم عادتاً کرتے ہیں۔ ان عادتوں میں سے بعض تو پیدائش کے بعد حاصل کردہ ہوتی ہیں۔ جیسے مثلاً گفتگو کرنا وغیرہ اور بعض نسلاً بعد نسلاً ہمیں اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملی ہیں مثلاً قوت ہاضمہ۔ سانس لینا۔ وغیرہ تحتی من بالائی من سے بالکل آزاد رہ کر کام کرسکتا ہے جس کی نظیر دل یا معدہ کی حرکت کی صورت میں نظر آتی ہے جس کا ہمیں کوئی باخبرانہ علم نہیں ہوتا۔ گو بالائی من مختلف خیالات کے اثر سے اس بارہ میں مداخلت پیدا کرسکتا ہے۔ چنانچہ غم وغصہ ہی کو لو۔ اس سے عروق ہاضمہ کی تیاری میں فرق آتا ہے۔ ہاضمہ کا فعل بگڑ جاتا ہے۔ اور ایسا ہونے کی سب سے پہلی علامت درد ہوتی ہے۔ خوف کے خیالات جب اعصاب کے راہ سے دل تک پہنچتے ہیں تو اس کی معمولی نیم خبرانہ حرکت میں اس کے اندر اختلاج پیدا کر کے فتور لاسکتے ہیں۔ اور بعض حالتوں میں اس کی حرکت کو بالکل روک کر موت کا موجب بھی بنتے ہیں۔ اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام عصبی اور خون کی نالیوں اور اعضا سے اس کے تعلقات پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے۔ بدن انسانی میں اعصاب کا ایک جال پھیلا ہوا ہے یہ اعصاب ہر ایک عضو اور بدن کے ہر ایک لحمی ریشہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور آخر نچلے دماغ میں جا کر مل جاتے ہیں۔ اور وہاں سے ان کا تعلق Cortex یا دماغ کی بیرونی سطح سے ہوتا ہے۔ دماغ بجائے خود کروڑوں کوٹھڑیوں سے مرکب ہوتا ہے جن میں ہمارے خیالات اور یادداشتیں رجسٹر ہوتی رہتی ہیں۔ اور انہیں سے مختلف پیغامات ہمیشہ اعصاب کے راستہ جا کر من اور بدن کے صحیح طریق پر کام کرنے میں اپنے اقتدار سے کام لیتے ہیں۔ تحتی من یا نیم خبر من نچلے دماغ میں ہوتا ہے۔ اور بالائی من یا باخبر من کورٹکس یا دماغ کے بیرونی حصہ میں آخر الذکر میں اول الذکر کو زیر اقتدار رکھنے کی طاقت ہوتی ہے۔ گو بہت بڑی حد تک تحتی من آزادانہ طور پر بھی کام کرسکتا ہے۔ اس نظام عصبی کو مرکزی نظام عصبی کہتے ہیں کیونکہ اس کا تعلق دماغ اور نخاع سے ہوتا ہے۔ اور اس سے ملا ہوا ایک اور عصبی نظام ہوتا ہے۔ جو اس کے ساتھ مل کر ہی کام کرتا ہے۔ اس آخر الذکر کو ہی نظام ہمدردی کہتے ہیں اور اس کا خاص اقتدار خون کی نالیوں اور بدن کی مختلف رطوبتوں پر ہوتا ہے اور وہ

فزیالوجی اس دوہرے نظام عصبی کے دماغ کے ساتھ مل کر کام کرنے کی پوری کیفیت بیان کرنا بہت سہل ہے۔ اور اس کی رو سے بتایا جا سکتا ہے۔ کیونکر اس کی بدولت دوران خون میں متواتر تبدیلی پیدا کی جاتی رہتی ہے یعنی کبھی تو خون کسی عضلہ یا عضلات کے مجموعہ میں جمع ہو کر عضلاتی حرکات کا موجب بنتا ہے کبھی معدہ میں جا کر ان عروق کو پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جن سے غذا ہضم ہوتی ہے۔ اور کبھی دماغ میں جا کر کسی دقیق مسئلہ کو حل کرنے میں ساتھ دیتا ہے لیکن اگر ہم فزیالوجی کو چھوڑ کر معمولی طور پر اس طرف توجہ دیں۔ تو حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔ کہ یہ معجزات کیونکر ظہور میں آ سکتے ہیں۔ ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ یہ خیال عصب کے ساتھ ساتھ کیونکر گذرتا ہے۔ اور اس میں دوران خون کی تبدیلی پیدا کرنے کی تاثیر کیونکر پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ شرم و حیاء کا خیال دل میں پیدا ہوتے ہی خون زور کے ساتھ رخساروں پر پھیل جاتا ہے ان سوالوں کا ہمارے پاس طبقہ فزیالوجی سے باہر کوئی جواب نہیں۔ پھر ہم سوچتے ہیں۔ یہ لاکھوں دماغی کوٹھڑیاں کس طرح خیال کے عمل میں حصہ لیتی ہیں۔ کیا بات ہے کہ ہمیں کوئی بات بھولتی نہیں۔ بلکہ نیم خبر من میں جمع ہو جاتی ہے۔ اور ہم اسے قوت ارادی کی باخبر کوشش کے ذریعہ یا نیم خبر ہپناٹک حالت میں کسی اور کی مدد سے اس ذخیرہ میں سے نکال لیتے ہیں پھر اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ جو خیالات ہم سوچتے ہیں۔ یا جن یادداشتوں کو ہم اپنے سب کانشس من میں جمع رکھتے ہیں۔ وہ ہمارے چہرے کے خط و خال۔ آنکھوں کی چمک دمک اور آواز کے لہجہ میں عظیم تبدیلی با ترسیم پیدا کر سکتی ہیں۔ کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ خیالات انسان کی چال ڈھال پر بے حد اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ انسانی کیریکٹر کی قابل ذکر باتیں محض اس کے پس پشت کھڑے ہو کر اس کی چال ہی کو دیکھ کر اور چہرہ کو دیکھے بغیر معلوم کی جا سکتی ہیں۔ صرف بڑھاپا ہی انسان کو کوزہ پشت نہیں بناتا۔ غم اور فکر کے خیالات بھی اس کی بدنی ساخت اور عام صورت پر اس قدر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کہ صورت میں کامل تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اگر ہم بغیر کسی قسم کی نکتہ چینی کے دوران خون تنفس اور عمل ہاضمہ میں تحتی من کی کارگذاری کو تسلیم کر لیں تو بھی جس وقت ہم بالائی من کے تحتی من کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کے مسئلہ پر غور کرتے ہیں تو عقل چکر کھانے لگتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے زیر اختیار افعال اور باخبرانہ خیالات اس

کے ضمن میں آتے ہیں۔ مگر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کا دائرہ اس سے بہت وسیع ہے یعنی اتنا وسیع کہ وہ محض "علم النفس" کے عنوان کے ماتحت نہیں آسکتا۔ کیونکہ اس میں وہ سارے خیالات شامل ہیں۔ جنہیں ایک فعل محدود میں نہیں لایا جاسکتا۔ وہ سارے تخیلات شامل ہیں جو زبان کی راہ سے ادا ہوتے ہیں۔ وہ تمام ناقابل بیان باتیں شامل ہیں جو بیتھوون Beethoven کے گیت یا ٹرنر کی تصویر میں پائی جاتی ہیں۔ اور جنہیں ہم لفظ Spirit (روح) کے تحت میں لاتے ہیں۔ شاید ناظرین خیال کریں گے کہ ہم لکھنے تو بیٹھے تھے مشورات کا حال اور جا نکلے کہیں اور۔ مگر نہیں ہم اسی مضمون کی طرف آ رہے ہیں۔ کیونکہ روزانہ زندگی میں اور طبی لحاظ سے مشورات کی اہمیت کو سمجھنے سے پہلے لازم ہے کہ ہم من۔ بالائی اور تحتی من کے ان اثرات کو ذہن نشیں کرلیں۔ جو بدن پر پڑتے ہیں +

یہ بات عام طور پر دیکھی جاتی ہے کہ ہم بہت سی باتوں کو ہمیشہ اس لئے بغیر کسی تعجب اور بغیر کسی ایسے خیال کے کہ کوئی معجزہ ظہور میں آ رہا ہے محض اس لئے تسلیم کر لیتے ہیں کہ ہم ان کے عادی ہو چکے ہیں۔ لیکن انہیں باتوں کو اگر ہم کسی قدر مختلف اور ایک ایسے نقطہ نظر سے دیکھیں جس سے کہ ہم واقف نہیں ہیں۔ تو ہماری توجہ ان پر فوراً جم جاتی ہے یہاں تک کہ ہم انہیں باتوں کو معجزہ سمجھتے اور بعض حالتوں میں ان کے متعلق بے اعتباری ظاہر کرتے ہیں اس کی تشریح ایک مثال کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں۔ کہ شرم یا خوشی سے چہرہ پر اس قدر خون جمع ہو جاتا ہے کہ جلد کو ہاتھ لگاؤ تو گرم محسوس ہونے لگتی ہے چونکہ ہم اس ظہور سے واقف ہیں اس لئے اسے تعجب خیز نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہپناٹک حالت میں بدن کے کسی حصہ کو سرخ گرم کیا جاسکتا ہے۔ تو اکثر اصحاب اسے بالکل ناقابل یقین بیان سمجھیں گے۔ اور یہ بیان کہ سینٹ فرانسس آف اسیسی اور اور لوگ اپنے خیالات کے غیر معمولی اجتماع سے اپنے بدن پر حضرت عیسیٰ کی سی علامات پیدا کر سکے۔ ایک فرضی قصہ قرار دیا جاتا ہے۔ ایک اور مثال لو ہم سب جانتے ہیں کہ بعض شخصوں میں کسی بات پر کڑھنے کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ ان خیالات کا اثر امعا پر پڑتا ہے۔ وہاں کی رطوبت کی تاثیر بدل جاتی ہے۔ اور معمولی نبض میں تیزی پیدا ہو کر اسہال کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس بات کو جانتے ہوئے بھی بہت سے لوگ اس امر کو ناقابل تسلیم

قرار دیتے ہیں کہ اگر ہپناٹک حالت میں مناسب مشورات دیئے جائیں تو ان مشورات کا بھی اعضاء
کے تحرک اور ان کی رطوبتوں پر مفید اثر پڑتا ہے۔ اور ان مشورات کی بدولت قبض کا تدارک
بعض اوقات خود ہی اور بعض حالتوں میں تدریجی ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اس بات کو سمجھنے
کے لئے کہ ہپناٹک حالت میں امراض کا کیونکر علاج کیا جا سکتا ہے۔ صرف ان معمولی ظہورات
پر غور کرنا ہی کافی ہے۔ جن سے ہم واقف ہیں گو اس کے ساتھ یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے
کہ ہپناٹک حالت میں یہ ظہورات اس لئے تیز ہوتے ہیں۔ کہ اس وقت نیم خبر من کے اختیارات
حاوی ہونے کے باعث معمول کی تاثیر پذیری کی قوت بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے +

مشورات اپنی روزمرہ اور طبی صورت میں جو اہمیت رکھتے ہیں اسے سمجھنے کے لئے
ہمیں صرف بالائی اور تحتی من پر بحث کرنا مطلوب ہے۔ ہر چند کہ ہم انہیں دو جداگانہ چیزیں
سمجھتے ہیں۔ اور ہمارا خیال ہے کہ ان میں سے ایک کا تعلق ہمارے زیر اختیار خیال و
فعل سے ہے اور دوسرے کا خارج از اختیار خیال و فعل سے تاہم سچ پوچھو تو یہ دونوں
متواتر مل جل کر کام کرتے رہتے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ جب بچہ چلنا سیکھتا ہے۔ یا
کوئی بالغ شخص پیانو بجانے کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ تو دونوں صورتوں میں ہر ایک حرکت
ایک تکلیف دہ اختیاری کوشش کے ساتھ کی جاتی ہے۔ لیکن جب مبادیات سیکھ لئے
جا چکیں تو تحتی من خیالات کھینچنے کا کام اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔
کہ نہ صرف ہم اپنے کاموں کو بڑی آسانی کے ساتھ کر سکتے ہیں بلکہ اگر ضرورت ہو تو انہیں
تحتی من ہی کے سپرد کر دیا جا سکتا ہے۔ اس وقت ہمیں اختیاری کوشش کی کچھ بھی
ضرورت نہیں رہتی۔ یہاں تک کہ ہم ایک طرف باجہ بجاتے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف
گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رکھ سکتے ہیں۔ چلتے چلتے عمیق مسائل حل کر لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ
اس قدر محو ہو جاتے ہیں۔ کہ جہاں ہم نے جانا تھا اس سے بھی آگے نکل جاتے ہیں اسی
طرح اور بہت سی مثالیں اس قسم کی پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ بہت سی
باتیں جنہیں ابتداء میں بالائی اور تحتی من مل کر کرتے ہیں۔ انہیں آگے چل کر آسانی کے
ساتھ صرف آخر الذکر ہی کے ذمہ ڈال دیا جا سکتا ہے۔ پھر اگر ہم پورے طور پر غور و
تشریح کریں۔ تو اس بات سے بھی واقف ہو سکتے ہیں۔ کہ ہماری روزانہ باخبر زندگی میں
سب کانشس زندگی کا کس قدر دخل ہے۔ یہ دخل بعض اوقات ہمارے مختلف احساس

کے ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ محض ایک آواز بو یا کسی حقیر چیز کا نظر آنا ہی کافی ہے
ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ چند یار جمع ہیں۔ ہنسی مذاق ہو رہا ہے۔ مگر یکایک ہم اپنے باخبر نواحی اثرات
سے ہٹ کر ذہنی طور پر بالکل ہی جداگانہ نظاروں میں جا پہنچتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے
دھوئیں کی بو نے اس فراموش شدہ یاد کو ہمارے دل میں تازہ کر دیا ہے۔ جو سب کانشس من
میں موجود تھی۔ اور جس کا تعلق اس دھوئیں کی بو سے تھا۔ بعض اوقات یہ دخل ایسا ناقابل
بیان ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے احساسات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ ہم صرف اس قدر
سمجھتے ہیں۔ کہ کسی نامعلوم طریقہ پر تھوڑے عرصہ کے لئے ہمیں ان باتوں کی جھلک
نظر آگئی ہے۔ جو عام باخبری کے دائرہ سے باہر ہیں۔ اور یہ کہ اس نظارہ کا زندگی پر بہتر اثر
پڑا ہے۔ نیند کی حالت میں ہمارے اوپر نیم خبر من ہی کا راج ہوتا ہے۔ اور یہ وہ حالت ہے
جسے ہم آج تک پورے طور پر نہیں سمجھ سکے۔ جس کی نسبت ہم خیال کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہماری
زندگی کا ایک نفی حصہ ہے۔ کیونکہ حالت بیداری کے عرصہ کو ہم اثباتی حصہ خیال کرتے ہیں
لیکن سچ پوچھو تو ہماری روزانہ زندگی میں اس کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم طہورات ہپناٹزم
کے متعلق بیان کر چکے ہیں۔ نیند کی حالت میں بھی ہمارے قوائے ذہنی غیر معمولی طور پر تیز
ہوتے ہیں۔ اور خواب کا مطالعہ کرنے سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ خواب نہ صرف ہمارے
روزانہ خیالات و افعال کا عکس ہوتے ہیں۔ بلکہ ہماری نیم خبر زندگی کا بھی عکس ہوا کرتے ہیں۔
جس میں بہت سی ایسی باتیں جمع ہیں۔ جنہیں سمجھنے سے ہمارا باخبر من قاصر رہا ہے۔ اس
کے علاوہ خواب بجائے خود ہمارے نیم خبر من میں جمع رہتے ہیں۔ وہ ہمارے روزانہ خیال و
افعال پر زوردار ذاتی مشورات کی طرح اثر ڈالتے ہیں +

باخبر و نیم خبر من پر اس قدر بحث کر چکنے کے بعد اب ضروری ہے۔ کہ ہم معلوم کریں کس
طرح ہر لمحہ ان پر خارجی اور ذاتی اثرات پڑتے رہتے ہیں۔ اور کس طرح ان پر ہمارے ہی مراجعانہ
مشورات سے ان میں ترمیم ہوتی رہتی ہے۔ ہم جو نظارے دیکھتے رہتے ہیں جو آوازیں سنتے ہیں جن
لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں جو کام کرتے ہیں جس قسم کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ جس قسم کے لیکچر سنتے اور جس قسم کے
کھیل تماشوں میں جاتے ہیں۔ ان سب سے ہم پر مختلف مشورات اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔
فی الحقیقت مشورات ہم پر روزانہ اثر ڈالتے رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض کو منظور کر لیتے اور
ان پر عمل کرتے ہیں۔ بعض کا مراجعانہ مشورات مقابلہ کرتے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک بظاہر

میں چمک اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ بے خوابی دور ہو جاتی ہے۔ اور صحت ایک ایسے طریق پر حاصل ہو جاتی ہے۔ گویا معجزہ ہؤا ہو۔ اس قسم کی خوشیوں میں سب سے با اثر یقیناً کسی چیز سے محبت ہو جانا ہے۔ ہمیں اس بات کا علم ہے۔ کہ ایک شخصیت کا دوسری پر کس قدر دور اس کا اثر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اثر مختصر عرصہ میں عادات اور کیرکٹر کے اندر عظیم تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ شخصیت کا یہ سوال یعنی دوسرے کے دل میں اعتماد پیدا کرنے اور خفیف سے مشورہ کو بھی با اثر بنانے کی قابلیت رکھنا۔ ہپناٹک علاج میں بڑی اہمیت رکھنے والا ہے۔ مگر اس کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے بعض حالات بھی زوردار مشورات کا کام سر انجام دیتے ہیں۔ اور وہ دل میں جاگزین ہو کر بلا تاخیر افعال کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ حالات کی یہ مشورتی تاثیر اکثر نا قابل بیان اور عجیب ہوتی ہے۔ ایک شخص شراب کا عادی ہے وہ اپنی ساری تنخواہ اسی پر صرف کر دیتا ہے۔ اس کی بیوی تپ دق میں مبتلا ہے۔ اور بمشکل گھر کا کام کاج پورا کر سکتی ہے۔ لیکن شوہر کو اس کی تکلیف کی کچھ پرواہ نہیں۔ مگر ایک وقت آتا ہے کہ اس کی بیوی کو شفاخانہ میں پہنچانا پڑتا ہے۔ اس معمولی سے واقعہ کا ہی شرابی پر اثر پڑتا ہے۔ کہ وہ شراب ترک کر دیتا ہے۔ اور آئندہ سنجیدگی کی زندگی بسر کرنے لگتا ہے۔ اس مثال سے یہ جتلانا مطلوب نہیں۔ کہ ہر حال میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بلکہ دکھانا یہ ہے کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ حالات اور کسی کی شخصیت کے اثرات ہی کا کیا ذکر ہے۔ انسان کسی خاص حالت میں کوئی ایک لفظ یا ایک فقرہ ہی ایسا سنتا ہے جو اس کے دل "لگتا" ہے۔ اور وہ اس کی زندگی میں انقلاب عظیم پیدا کر دیتا ہے۔ بہت سی جھوٹی پیٹنٹ دواؤں کی تاثیر بھی تو مشورتی ہوتی ہے۔ ورنہ بھلا ۶ یا ۸ اونس پانی کی بوتل میں دھیلے یا پیسے کی دوا کیا خاک طاقت پیدا کر سکتی ہے۔ بات صرف اتنی ہوتی ہے۔ کہ پینے والا اس پر یقین رکھتا ہے کہ یہ مقوی ہے۔ اور اس وجہ سے بامید خیالات اعصاب کے راستہ مختلف اعضاء تک پہنچ جاتے ہیں۔ نہ صرف ہر قسم کی شفائے ذہنی بلکہ ہائیڈروپیتھی (علاج بذریعہ پانی) علاج برقی اور ادر طریق علاج میں بھی مشورتی عنصر ہی غالب ہوتا ہے۔ ہر ایک طبیب باخبر اور بے خبر طریق پر اپنی پریکٹس میں مشورہ سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ جتنی زبردست اس طبیب کی شخصیت ہوگی اتنی ہی زیادہ اس کی مشورتی تاثیر ہوگی۔ پھر کیوں نہ اس تاثیر سے زیادہ منتظم اور معقول طریقہ پر کام لیا جائے۔ تاکہ اس کے فائدہ کو اور بھی وسعت حاصل ہو۔ اور ہر سال

بہت سے لوگ طبابت پیشہ اصحاب کی بدولت ذہنی شفا حاصل کر سکتے ہیں۔ جب تک ہونا ضروری ہے۔

فصل پنجم

ہپناٹزم کی مختلف تھیوریاں

اب ہمارا ارادہ ہے کہ نہ صرف ہپناٹزم اور مسمریزم کی ان مختلف تھیوریوں کا خلاصہ بیان کریں جن کا ذکر ابواب ماسبق میں ہو چکا ہے۔ بلکہ ان کی مزید تشریح کر کے زمانہ حال کی بعض تھیوریاں بھی پیش کرتے ہیں۔

مسمر صاحب (۱۸۱۵ء) کا عقیدہ تھا کہ صحت و مرض کا دارومدار بدن کے اندر سے ایک قسم کے مقناطیسی عرق کے بہاؤ پر ہے۔ اور یہ کہ مختلف قسم کی مقناطیسی پلیٹ لگا کر مرض کی حالت میں اس بہاؤ کو بڑھایا۔ اور دستکاری اور ہاتھ کے پھیراؤ کے ذریعہ بدن کے مختلف حصوں میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ یہی عقیدہ اس زمانہ کے اور لوگوں کا تھا۔ جو مسمر کے ہمخیال تھے

ایلیٹ سن Elliotson (۱۸۶۷ء) اور **السیڈیل Esdaile** (۱۸۵۹ء) ان دونوں کا عقیدہ یہ تھا کہ ظہورات مسمریزم کا تعلق ایک خاص عرق یا طاقت سے ہے۔ جس کا نام انہوں نے اوڈ یلک **Odylic** رکھا ہوا تھا۔ السیڈیل نے مسمریزم کے اثر۔ دوائی کی تشریح ان عجیب الفاظ میں کی تھی۔ "یہ یقین کرنے کی معقول وجہ ہے۔ کہ ایک شخص کا زندگی بخش رقیق مادہ دوسرے کے بدن میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ خدا نے رحیم نے بدن انسانی میں ایک قابل انتقال زندگی بخش شفائی طاقت پوشیدہ رکھی ہے۔ کہ جب دو اشخاص اکٹھے ہوں تو اکثر حالات میں صحت ور شخص مریض کے اندر اپنی طاقت کا کچھ حصہ پہنچا کر اسے آسائش پہنچا سکتا ہے"

بریڈ Braid (۱۸۶۰ء) نے ہپناٹزم کے مطالعہ میں ایک بہت بڑا قدم اس طرح پر آگے اٹھایا۔ کہ اس کے ظہورات کو یہ عملی پہلو سے غور کرنا شروع کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ امراض کے علاج میں اس سے کام لینے لگا۔ ہپناٹزم کرنے کے ابتدائی طریقہ کے ذریعہ

جس میں وہ اپنی نظر کسی چمکدار شے پر جمایا کرتا تھا۔ اس نے اس قسم کے نتائج حاصل کئے۔ کہ جنہیں اور کوئی کارکن اس وقت تک حاصل نہ کر سکا تھا۔ مسمریزم کی بیہوشی کو وہ مصنوعی طور پر پیدا شدہ نیند قرار دیتا تھا۔ اور اسی نے اس کے لئے اصطلاحی لفظ ہائی پناٹسیس ... [illegible] ایجاد کیا۔ اس کا خیال یہ تھا۔ کہ کسی ایک خیال پر ذہن کو مرکوز کرنے سے یہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ ایسا کرنے سے چونکہ باقی عصبی مراکز بے اثر ہو جاتے ہیں اس لئے نیند پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے بعد اس شخص نے اپنے خیالات کو بالکل بدل دیا۔ کیونکہ اس کے مشاہدہ میں یہ بات آئی۔ کہ اس کے زیر علاج رہ کر شفایاب ہونے والے مریضوں میں سے صرف ۱۰ فیصدی کو گہری نیند کی حالت میں لایا جا سکتا ہے۔ نیز یہ کہ معمول کا اختیار زائل نہیں ہوتا۔ اور مریض اگر چاہے تو ہپناٹزم کے اثرات کو روک سکتا ہے۔ اس پر اس نے یہ تھیوری پیش کی کہ جو ظہورات پیش آتے ہیں۔ وہ محض مشورات کی بدولت ہیں۔ اور مقناطیس کی تاثیر اور نیند لانے کے اور ذریعہ کی تشریح بھی اس تھیوری کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔ ان حالات کو پیش نظر رکھ کر اس نے من اور آنکھوں کو کسی چمکدار چیز پر مرکوز کرا کے ہپناٹک حالت پیدا کرنے کے طریق کو چھوڑ کر ئی بالٹ کے طریق پر محض زبانی مشورات سے کام لینا شروع کیا۔ بریڈ ہی پہلا شخص تھا جس نے دریافت کیا کہ بعض لوگ خود اپنے اوپر ہپناٹزم کرنے کی تاثیر رکھتے ہیں۔ اسی نے ان تھیوریوں کی بنیاد قائم کی جن کی توضیح آگے چل کر مائیر۔ کارپنٹر اور اور لوگوں نے کی اور جن میں ظہورات ہپناٹزم کی تشریح ذہن ارفع کی بیداری کو تسلیم کر کے کی گئی ہے۔ بریڈ اس نتیجے پر بعض تجربات کے بعد پہنچا تھا۔ جو اس نے ہپناٹک حالت میں کئے تھے۔ اور جن کی بدولت اسے یقین ہو گیا تھا۔ کہ باخبری کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ یعنی (باخبری اور نیم خبری) چنانچہ اس نے دیکھا کہ جن معمولوں کو وہ بحالت عمل یونانی۔ لاطینی۔ فرانسیسی اور اطالوی زبانیں سکھاتا تھا۔ وہ اپنی اصلی حالت میں آ گئے۔ تو ان سب باتوں کو بھول چکے ہوئے تھے۔ مگر ان پر دوبارہ ہپناٹزم کیا جائے تو انہیں پھر وہی باتیں یاد آ جاتی تھیں۔ اسے اس بات کا یقین تھا۔ کہ نہ صرف ہپناٹک حالت میں ذہنی تحریک تیز ہو جاتی ہے۔ بلکہ اخلاقی احساس بھی بڑھ جاتا ہے۔

لائی بالٹ [illegible] (۱۸۶۴ء) نے اس بات پر زور دینا شروع کیا کہ ظہورات ہپناٹزم کی تشریح صرف مشورات ہی کی بدولت ہوتی ہے۔ یہ شخص ہپناٹک حالت

پیدا کرنے کے لئے نہ مقناطیس سے کام لینا تھا۔ نہ ہاتھ گزاری سے اور نہ معمول کو کسی چیز کی طرف دیکھتے رہنے کی ہدایت کرتا تھا۔ وہ مریض کی نظر اپنی طرف کرا کے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتا تھا۔ اور اس کے بعد تفصیلی طور پر ظہورات نیند کے مشورات سے کر غنودگی کی حالت پیدا کر دیتا تھا۔ اس کے بعد مریض کو اس مرض کے دفعیہ کے مشورات دئے جاتے تھے۔ جن کے علاج کے لئے وہ آیا ہو۔ مثلاً اگر شخص کو درد حادہ کی شکایت ہو تو وہ درد کے دور ہونے کے مشورات دیتا تھا جس شخص کو فالج پڑا ہوا ہو۔ اسے چلنے کے مشورات دیتا تھا۔ وعلیٰ ہذالقیاس:۔

برنہیم Bernheim (۱۸۸۲ء) نے علاج ذہنی کا طریق دنیا کے روبرو پیش کیا۔ اور اس نے بتایا کہ بغیر ہپناٹک نیند پیدا کرنے کے ظہورات ہپناٹزم کس حد تک پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہے۔ کہ اس نے ہپناٹک علاج کو بالکل سادہ بنا دیا ہے۔ اور اس نے دکھا دیا ہے۔ کہ ہپناٹزم سے کام لینا بھی غیر ضروری ہے "برنہیم کا قول ہے۔ کہ ہپناٹک نیند معمولی نیند ہے اور ہپناٹک مشورہ معمولی حکم۔ تم مریض کو حکم دو کہ سو جائے۔ اور وہ یقیناً سو جائیگا۔ تم اسے کہدو کہ اچھا ہو جائے۔ اور وہ فوراً اچھا ہو جائے گا" لیکن بدنصیبی سے جن لوگوں کا ذہنی طریق علاج سے واسطہ پڑا ہے ان کا تجربہ ہے کہ اکثر معالجات میں اس قدر فوری کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اور بعض حالتوں میں عرصہ دراز تک صبر کے ساتھ مریض کی از سر نو تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ تو وہ خرابی صحت کے اثرات کو چھوڑتا۔ عادات بد کی زنجیر کو توڑتا یا غلامی کی حالتوں سے چھٹتا ہے۔

چارکٹ اور سال پٹریری Charcot - Salpetriere سکول (۱۸۷۸ء) ہر چند کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ اس فریق کے بیان کردہ خیالات کے عام لوگ معتقد نہیں ہیں۔ تاہم ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا کچھ نہ کچھ ذکر اس جگہ بھی کیا جائے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ چارکٹ کا عقیدہ یہ تھا۔ کہ ہپناٹزم کے تمام ظہورات محض ہسٹریا (مرض اختناق الرحم) کی طرح کے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ اس مرض میں مبتلا لوگوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ابتدائی مسمرزم دانوں کی طرح اس کا یہ بھی عقیدہ تھا۔ کہ ان ظہورات کو مقناطیس اور دھاتوں کی مدد سے پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اگر چارکٹ کے

عقائد کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ ۹۰ فی صدی کے قریب لوگ مبتلائے ہسٹریا ہیں +

ہیڈنہین Heidenhain (۱۸۸۰ء) کی تھیوری بھی اس جگہ سرسری طور پر بیان کی جاتی ہے۔ گو آج کل لوگ اس کے چنداں پابند نہیں ہیں۔ اس کا بیان تھا۔ کہ کسی چیز پر نظر جمائے رکھنے سے خاص اعصاب کے اندر جو ہم آہنگ تحرک پیدا ہوتا ہے۔ اس کی بدولت اوپر دماغی کوٹھڑیوں کا تحرک رک جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جو افعال عام طور پر ان اعلےٰ کوٹھڑیوں کے زیر اقتدار سرانجام پاتے ہیں۔ وہ ہپناٹک حالت میں ان اندرونی مراکز کے ماتحت آجاتے ہیں۔ اور اس لئے ہپناٹزم کا معمول محض ایک آٹومیٹک ذریعہ بن جاتا ہے +

زمانہ حال میں فریڈرک مائیرز Frederic Myers گرنی Gurney کارپنٹر اور اور لوگوں نے دوہری باخبری یا Subliminal Consciousness کی تھیوری کی تشریح کی ہے +

اس تھیوری کی بنیاد جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اس پر ہے۔ کہ ہمارے اندر باخبری کی دو ورتیں ہیں۔ ایک تو بالائی جسے Supraliminal کہتے ہیں اور دوسری زیریں جسے Subliminal کہا جاتا ہے۔ عام طور پر انہیں کو باخبر اور نیم حالت ہم نے پیچھے بیان کیا ہے۔ ان میں سے آخرالذکر سے مراد جزوی باخبری سے ہے اور ان دونوں کا ملاپ ہماری ذات کی حقیقت سمجھا جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ دونوں حصے ملکر کام کریں۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ حصہ نیم خبر جداگانہ طور پر کام کرے جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں۔ نیم خبر حصہ کے جداگانہ طور پر کام کرنے کی صورت بہترین طور پر بحالت خواب دیکھی جاسکتی ہے۔ اس وقت چونکہ ہماری باخبری حالت التواء میں ہوتی ہے۔ اس لئے سب کانشس حالت میں مسائل حل کئے جاتے ہیں خطرناک مقامات میں سے گذرا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان ایسے کام کر گذرتا ہے جو باخبری کی حالت میں اس کے لئے یقیناً ناممکن ہوں گے +

بیان کیا گیا ہے۔ کہ آر۔ ایل۔ سٹیونسن سونے سے پہلے مضبوط ذاتی مشورت کے ذریعہ اپنی مرضی کے مطابق خواب دیکھتا۔ اور ان سے نئے نئے قصے گھڑنے میں

مدد لیا کرتا تھا۔ ہماری روزانہ زندگی میں بھی بعض ظہورات اس قسم کے دیکھے جاتے ہیں جن سے ذات نیم خبر کے افعال کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً ہم کسی نام کو یاد کرنے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ یاد نہیں آتا اور اس کے بعد یکایک یاد آجاتا ہے۔ بحالیکہ اس وقت ہم اس پر غور کرنے کی کوشش کو ترک کر چکے ہوتے ہیں۔ اس ظہور سے ہم اس قدر واقف ہو چکے ہیں۔ کہ بارہا کہہ دیا کرتے ہیں "اگر میں نے اس کی نسبت سوچنا چھوڑ دیا۔ تو فلاں بات ضرور یاد آجائیگی"۔ ایک اور مثال لو۔ اگر ہم علم کی کوئی نئی شاخ سیکھ رہے ہوں لعد اس میں کوئی حیران کن رکاوٹ پیش آجائے تو اگر ہم کتاب کو بند کر کے اس کا چند دن کے لئے بالکل ہی خیال چھوڑ دیں۔ تو دیکھتے ہیں کہ مشکل خود بخود حل ہو جاتی ہے +

جس طرح پر یہ ذات سب کانشس قدرتی نیند کی حالت میں ظاہر ہوتی ہے۔ ویسے ہی اس سے متعلقہ حالت یعنی ہپناٹک نیند میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ آخر الذکر حالت میں اس کے اثرات کا اندازہ ایسی عمدگی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح کہ قدرتی نیند کی حالت میں نہیں ہو سکتا۔ ہپناٹک حالت میں ذات سب کانشس (نیم خبر) کا بہت کچھ مشاہدہ کرنے کے بعد مائرز اور دیگر محقق آخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ ذات کانشس (یعنی باخبری) کی نسبت بھی اس کا دائرہ تحریک کیا از روئے فزیالوجی وکیا از روئے سائیکولوجی (یعنی طبعی اور ذہنی) بہت وسیع ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کا نظام عصبی۔ دل اور خون کی نالیوں پر غیر معمولی اختیار ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر اس میں ایک اعلےٰ ذہنی تحرک اور ارفع اخلاقی احساس موجود پایا جاتا ہے +

جیسا کہ مائرز نے بیان کیا ہے ممکن ہے وہ باتیں جنہیں ہم ذہانت اور القاء کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ دراصل نیم خبر من ہی کے ظہورات ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ باخبرانہ طور پر انہیں ظہور میں نہیں لایا جا سکتا۔ ہمیں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ کہ کوئی نامعلوم طاقت اس ساکن جوہڑ کو ہلادے جس کی لہر ایک رو کو دوسری میں لا کر ملا سکے +

ہپناٹک حالت میں جب انسان کی ذات باخبر سوئی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی ذات نیم خبر بیدار اور ہوشیار ہوتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ ہر قسم کے مضوات براہ راست اس تک پہنچتے ہیں۔ وہی انہیں تسلیم کر کے ان پر عمل کرتی ہے۔ گو یہ دوسری بات ہے کہ یہ عمل اسی

وقت ہو۔یا چند گھنٹے یا چند دن بعد۔
ممکن ہے یہ مشورات بدنی تبدیلیوں کے بارہ میں ہوں۔جنہیں ہم ظہور میں لانا چاہتے ہوں۔مثلاً معاملات ہضم قبض وغیرہ ہیں۔دوسری طرف ان مشورات کی بدولت کند ذہن بچوں کی ذہانت بھی تیز کی جاسکتی ہے۔یہ بھی ہو سکتا ہے۔کہ ان کی بدولت کسی قسم کا اخلاق ارفع بنایا جائے۔اور وہ ان ترغیبات سے بچا رہے جن کا کہ وہ پہلے غلام اور تابع تھا۔

خود اپنے اور اور لوگوں کے تجربہ کی بناء پر (جو اسی بارہ میں مستند رائے رکھتے ہیں) یہ بات جانتے ہوئے کہ ہپناٹک حالت میں نیم خبر من سے جو اپیل کی جائے وہ حیرت خیز طریقہ پر کامیاب ہوئی ہے۔بحالیکہ وہی اپیل باخبر حالت میں پے درپے کرنے بھی کامیاب نہ ہوئی تھی۔ہم اس بات کو بھی محسوس کرتے ہیں۔کہ بارہا ایسی ہی کامیابی اس صورت میں باخبر من سے اپیل کرنے میں حاصل ہوتی ہے۔جب کہ اس اپیل کا اثر ادراک کی تہ تک پہنچایا جائے ہر قسم کے ذہنی علاج میں اس کی بات پیش نظر رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔

فصل ششم

ذاتی مشورات

صحت یا امراض پیدا کرنے یا خوشی اور غم کو ظہور میں لانے کے معاملات میں ذاتی مشورات اس قدر اہمیت رکھتے ہیں۔کہ اس جگہ ایک باب میں ان پر تفصیلی بحث کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ذاتی مشورات سے مراد اس قسم کے مشورات ہیں جو خود اپنے آپ کو دئیے جائیں۔ان مشورات کی بناء جس مفہوم پر قائم ہو ممکن ہے۔وہ ہماری باخبر یا نیم خبر زندگی سے تعلق رکھتا ہو۔بدقسمتی سے اگر ہم نے اس مسئلہ پر اچھی طرح سے غور نہ کی ہو عام طور پر ہم اس بات سے بے خبر ہوتے ہیں۔کہ ہم خود اپنے آپ کو مشورات دینے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ہم ان کے اثرات سے نہ تو بچ سکتے ہیں۔اور نہ ان کے مفید اثرات کو

بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اس معاملہ کی اہمیت کو اچھی طرح پر سمجھتا ہو۔ تو نہ صرف اس کی صحت بہت اچھی حالت میں رہ سکتی ہے۔ بلکہ اور بہت سی باتوں میں بھی وہ اپنی زندگی پر زیادہ اقتدار رکھ سکتا ہے۔

سچ پوچھو تو ہم میں سے اکثر نے صحت کا جو معیار قائم کر رکھا ہے وہ بہت ادنےٰ ہے ہمارے نزدیک جو شخص امراض سے بچا رہے۔ وہ صحت ور ہے مگر حقیقت میں یہ صحت کا بہت ادنےٰ نمونہ ہے۔ یوں تو لوگ گناہوں سے پاک ہونے کو بھی نیکی میں داخل سمجھتے ہیں۔ مگر صحت اور نیکی بجائے خود بھی کچھ وجود رکھتے ہیں۔ اور اگر ہم معاملہ کے اس پہلو کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں۔ تو ہم مشورات ذاتی اور اقتدار خیالی کی تاثیر کی اہمیت کو سمجھ سکتے ہیں۔

صحت کی مکمل تصویر پیش نظر لاتے وقت قدرتی طور پر لوگوں کے خیالات براؤننگ کی نظم "ساؤل" کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ اور ان کے ذہن میں اس گیت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ جو ڈیوڈ نے گا کر ساؤل کو اس کی افسردہ اور مایوس حالت سے بیدار کیا تھا۔ وہ جوش میں آکر کہتا ہے "اوہ! ہمارا جوش مردانگی" اس کے بعد نظم مذکور میں زندگی بسر کرنے کی خوشی کی کیفیت بڑے زوردار اور سرگرمانہ الفاظ میں کھینچی گئی ہے۔ اس بات کی خوشی کہ ہر ایک عضلہ اور ہر ایک پٹھا کام کرتا ہے۔ ایک چٹان سے کود کر دوسری پر جانے کا لطف۔ درختوں کی شاخوں کے لچک کھانے کی آواز سننا۔ پانی میں غوطہ لیکر "سرد دریا کی صدمہ" محسوس کرنا وغیرہ باتیں نظم مذکور میں بڑے دلچسپ پیرایہ میں درج ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایک تصویر وہ ہے۔ جو اپکٹیٹس Epictetus نے کھینچی ہے۔ اور جس میں روح کو ایک لاش اٹھائے پھرتی بیان کیا گیا ہے۔

ہمیں لازم ہے کہ اپنے روبرو ایسی ہی مکمل صحت کا معیار قائم کریں جس میں ہر ایک عضلہ اور ہر ایک عصب پورے طور پر کام دیتا ہو۔ ہر ایک قوت بیدار رہتی ہو۔ بدن کے ہر ایک حصہ میں طاقت اور زور ہو۔ ان سب باتوں کو مد نظر رکھ کر پھر ہمیں اس پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم کس حد تک کوشش کر کے اس حالت کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ذاتی مشورات پر بحث کرنے سے پہلے تھوڑی کیفیت اس عام خیال کی تردید میں پیش کی جائے۔ کہ جو اعصاب اور عصبی مزاج کے متعلق

لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس خیال ہی کی بدولت بے شمار زندگیوں کے من اور بدن کی طاقت کمزور ہو گئی ہے *

اس سے پہلے ہم کسی قدر اختصار کے ساتھ نظام عصبی کی کیفیت بیان کر چکے ہیں اور اس پر بھی بحث ہو چکی ہے۔ کہ اعصاب ہر وقت بدن کے ہر حصہ میں بالائی اور تحتی من کو پیغامات پہنچانے میں مصروف رہتے ہیں۔ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ کہ ان کی ساخت عجیب و غریب ہے۔ اور ان کا کام کرنے کا طریق اس سے بھی عجیب تر۔ لیکن اس کے مقابلہ میں عصبی عوارض کے بارہ میں جو عام خیال لوگوں میں . . . . . موجود ہے۔ وہ کس قدر مختلف ہے فی الاصل ہم اعصاب کو اپنی زندگی کے لئے ایک قسم کا اثر نحس سمجھنے لگ گئے ہیں۔ ہم تمام خرابیوں کو انہیں کے سر منڈھتے ہیں۔ اور بہت سی باتوں کے لئے جن کے قصوروار خود ہم ہوتے ہیں۔ ان کو ذمہ وار قرار دیتے ہیں۔ ہم ایسا کیوں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہہ ہے کہ فطرت انسانی کا خاصہ ہے۔ کہ وہ اپنے فعل کا قصوروار کسی دوسرے کو قرار دینا ہی پسند کرتی ہے۔ لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ من اور بدن میں پوری صحت حاصل کرو۔ تو اپنے افعال کے ذمہ وار خود بنو اور اس بات کو سمجھو۔ کہ قصور ہمارے اعصاب کا نہیں بلکہ ہمارے کمزور اقتدار کا ہے اس خیال کو دل سے نکال دو۔ کہ اعصاب کا اثر نحس ہوتا ہے۔ بخلاف ازیں ہمیں ذاتی مشورات کے اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ تسلیم کرنا چاہئے۔ کہ نظام عصبی ہی بدن کے مختلف حصوں میں خیالات پہنچا کر ہمارے افعال بدنی کو پورے تحرک کی حالت میں رکھتا ہے اسی کے اندر ذہانت بستی ہے۔ اور وہ ارفع اخلاقی جذبات جنہیں ہم روحانی زندگی موسوم کرتے ہیں۔ انہیں کے ذریعہ ظہور ہوتے ہیں پس اگر تم کسی شخص کا مزاج عصبی قرار دو تو اس کے معنی تو یہہ ہیں۔ کہ اس میں عصبی قوت بہت ہے۔ جس طرح عضلاتی مزاج سے مراد نظام عضلاتی کا مضبوط اور صحت ور ہونا لی جاتی ہے جس میں عضلات پورے طور سے کام کرتے ہیں ویسے ہی نظام عصبی سے مراد یہہ لی جانی چاہئے۔ کہ ہمارے نظام عصبی میں ایسی طاقت ہم آہنگی اور درستی موجود ہے۔ کہ وہ قدرت ارادی کے اشارے پر ویسے ہی چلتا ہے۔ جیسے ایک چابک سوار کے اشارے پر اسپ صبا رفتار۔ اگر ہم ایک بار اس لفظ کے ان معنوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں تو ہم اپنا ذکر کرتے ہوئے اس کے قدیم معنوں سے کام لینا قابل نفرت خیال کرنے لگیں گے۔ کیونکہ ہمیں خود ہی محسوس ہوگا۔ کہ ایسا کہہ کر ہم لوگوں کو

یہ جتلا رہے ہیں۔ کہ ہم خود اعصاب پر وہ اقتدار قائم نہیں رکھ سکے۔ جو ضروری تھا ✦

جن لوگوں کے متعلق دیکھا جائے کہ وہ اپنے خارجی مزاج (بیرونی اعضاء سے تعلق) کو پورے طور پر زیر اقتدار رکھتے ہیں (جو ایک قدرتی طور پر ساکن مزاج سے بالکل مختلف چیز ہے) ان کے متعلق کبھی اس غلط فہمی کو اپنے دل میں جگہ نہ دو کہ وہ خوش نصیب ہیں۔ کہ ان کا مزاج ہماری طرح مشتعل نہیں ہے۔ ان کی نسبت ہمیں اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کہ بیرونی مزاج اگر زیر اقتدار ہے۔ تو یہ اس بات کی یقینی علامت ہے کہ انہیں بنی زندگی میں اقتدار سے بے حد کام لینا پڑا ہے۔ بخلاف ازیں اگر ہم اپنے مزاج پر خارجی قابو حاصل کرلیں۔ تو اس پر غرہ نہ کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارا کام ختم ہو گیا۔ خارجی طور پر اعصاب کو قابو میں رکھنے کی علامات ظاہر کرنا بڑا قابل قدر فن ہے۔ لیکن اگر یہ قابو اس جگہ ختم ہو جائے۔ تو سمجھو کہ ہمارا کام ابھی ادھورا ہی ہُوا ہے۔ کیونکہ کڑھتے رہنے سے ہمارے بدن اور من کی صحت یقیناً خراب ہو جاتی ہے ✦

اس قدر تمہید کے بعد اب ہم ذاتی مشورات کے مسئلہ پر زیادہ تفصیل سے بحث کرتے ہیں۔ خوف اور رنج دو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے ذاتی مشورات ہیں۔ جو صدہا زندگیوں کو تباہ کرتے ہیں۔ اور جن کی بدولت نہ صرف عصبی خرابیاں بلکہ امراض یہاں تک کہ دیوانگی کی علامات بھی ظہور میں آتی ہیں۔ جس طرح دلیری ایک ٹانک اور تقویت بخش طاقت ہے۔ ویسے ہی خوف تمام بدنی قوا کو مفلوج کرتا۔ اور زندگی کی بنیاد کو کھوکھلا کرتا ہے۔ یہ قول بالکل صحیح ہے۔ کہ جن باتوں سے انسان خوف کھائے۔ ان کے متعلق اس کے بدن میں ایک قسم کی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جن کا اس کے دل میں کوئی خوف نہ ہو۔ وہ اس سے پرے ہٹنے لگتی ہیں۔ کیونکہ خوف سے بدن کی طاقت مزاحمت کمزور اور دلیری سے قوی ہو جاتی ہے ✦

اس کی تشریح ذیل کے قصہ سے ہوتی ہے۔ ایک مشرقی مسافر کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ راستہ چلنے میں اسے ایک دن وبا نظر آئی۔ اس نے پوچھا "بی وبا کہاں جا رہی ہو"۔ بولی "بغداد جا رہی ہوں۔ وہاں کے پانچ ہزار آدمیوں کی جان لوں گی"۔ چند دن بعد وہی وبا اس مسافر کو بغداد سے واپس آتی ہوئی ملی۔ کہنے لگا "تم تو کہتی تھیں بغداد کے پانچ ہزار آدمیوں کی جان لینے جا رہی ہوں۔ مگر تم تو بجائے پانچ کے پچاس ہزار مار ڈالے"۔ وبا نے جواب دیا

"ہرگز نہیں میں نے تو اپنے قول کے مطابق پانچ ہزار کی ہی جان لی تھی۔ باقی مارے خوف کے خود ہی مر گئے"+

بہت سے لوگوں کو ہر وقت کسی نہ کسی بدنی عارضہ کا خوف لگا رہتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ وہ اس کے منتظر رہتے ہیں۔ اور ذراسی بھی خرابی نظر آئے تو اُسے جھٹ خطرناک سمجھتے اور بہت بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ اگر انہیں ذرا سا ہاضمہ کا فتور ہو تو وہ ذاتی مشورہ کے ذریعے یہہ امر ذہن نشین کر لیتے ہیں۔ کہ ہمارے دل میں خرابی ہے۔ اور جھٹ اختلاج قلب اور تنگیٔ تنفس کا عارضہ ظاہر کرنے لگتے ہیں۔ خوش قسمتی سے بعض حالتوں میں طبی معائنہ کے بعد اس قسم کی علامات حیرت خیز تیزی کے ساتھ غائب ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر یقین دلا دیتا ہے۔ کہ تمہارے قلب میں کوئی شکایت نہیں جس سے مریض اثرات بد سے بچ جاتا ہے۔ مگر اکثر حالتوں میں علاج اس قدر سہل ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو من اپنے تو اپنے کو مضر صحت ذاتی مشورات میں صرف کرنے کا عادی ہو۔ وہ یا تو باوجود ہر ممکن کوشش کے ان مشورات کو چھوڑتا ہی نہیں۔ یا اگر اس کی توجہ ادھر سے ہٹائی جا سکے۔ تو تھوڑے ہی بعد جھٹ پھر اُسی طرف رجوع کر لیتا ہے+

سخت سے سخت محنت نظام عصبی میں فتور پیدا کرنے کا اسقدر موجب ثابت نہیں ہوتی جتنا کہ رنج و غم میں کڑھتے رہنا ہوتا ہے۔ بعض لوگ اپنے روزمرہ کام پر کڑھتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یا تو وہ اسے پورے طور پر کر نہیں سکتے۔ یا اپنی غلطیوں سے واقف ہوتے ہیں۔ بعض اور ہیں جو اپنے زمانہ ماضی کو یاد کر کے سر دھنتے ہیں۔ بحالیکہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی ناممکن ہے ایسے لوگ اپنے قیمتی وقت فضول افسوس میں ضائع کرتے ہیں۔ بحالیکہ انہیں لازم ہے۔ کہ زمانہ ماضی کے سبق سے فائدہ اٹھا کر عمدہ مستقبل کی فکر کریں۔ رنج و غم دلانے والے ذاتی مشورات پیدا کر کے ہم در اصل اپنی راہ میں اس قسم کی مشکلات پیدا کر لیتے ہیں۔ جو حقیقت میں کچھ وجود نہیں رکھتیں۔ یا اگر ان مشکلات کی کچھ حقیقت ہے تو ہم انہیں اتنا بڑھا لیتے ہیں۔ کہ جو ان کے اصلی تناسب کے بالکل حسب حال نہیں ہوتا۔ اور اس طرح پر محض دور ہی سے انہیں دیکھکر خوف کھاتے ہیں۔ ہمارے لئے یہہ معلوم کرنے کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ اس قسم کے مشورات کس حد تک ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد ہمارا فرض ان پر جہاں تک ہو سکے قابو پانا ہے+

ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک طریقے ہیں۔ جن میں ذاتی مشورات ہم پر اپنے اثرات ڈالتے ہیں۔ گو عام طور پر ہم اس کا اعتراف کرنا پسند نہیں کرتے کہ فلاں فلاں باتیں اس لئے ظہور میں آئیں کہ ہم پہلے سے انہیں کی توقع رکھے بیٹھے تھے۔ اگر کوئی خاص کھانا بعض مخصوص حالتوں میں ہمارے مزاج کے ناموافق ثابت ہو تو مضبوط ذاتی مشورات کی مدد سے ہم اگر اتفاقیہ طور پر اسے چکھ یا دیکھ لیں۔ تو بیمار ہو جاتے یا بیماری محسوس کرنے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ آخر کار ان باتوں سے تنگ آ کر ہم فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ اس کا استعمال ہی ترک کر دیا جائے۔ اگر ہم تازہ ہوا کے شائق ہوں۔ تو اس جگہ جہاں کھڑکیاں موجود نہ ہوں ہمارا دم گھٹنے لگتا ہے۔ بحالیکہ وہ تکلیف جو ہمیں محسوس ہوتی ہے۔ اس تکلیف سے جو حقیقت میں محسوس ہونی چاہیئے۔ بدرجہا زیادہ ہوتی ہے۔ خوش قسمتی سے اگر ہم ان لوگوں میں سے ہوں جو ترقی کر کے زیادہ اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو بعض اوقات ہم اپنی اس پر امید روش ہی کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں ممکن ہے کہ کسی روز ہمیں محسوس ہو۔ کہ ہم نے ہوا کی آمد و رفت کی کمی کی تکلیف خواہ مخواہ اٹھائی۔ کیونکہ ایک کھڑکی جو ہمارے خیال میں بند تھی۔ وہ در اصل کھلی ہوئی تھی۔ اس سے بھی خراب حالت ان لوگوں کی دیکھی جاتی ہے جو کبھی سفر میں چلتے وقت روانہ جہاز بیمار ہو جاتے ہیں۔ اور گو بعض غیر متوقع حالات کے باعث صبح کے وقت جہاز لنگر نہ اٹھا سکا ہو تاہم ان کی بیماری ان پر بدستور سوار ہوتی ہے۔ اس قسم کے تجربات ہر چند کہ بہت کچھ شرم دلانے والے ہیں۔ تاہم ان سے عملی طور پر ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ من یا بدن پر ہمارا حقیقی اقتدار کس قدر کم ہے۔

بعض حالتوں میں ذاتی مشورات من پر اس قدر غالب آجاتے ہیں۔ کہ ہر وقت انہیں کا بھوت سوار رہتا ہے۔ اور زندگی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے بہت لوگ جو ان اسباب سے دیوانگی کی حد تک پہنچ چکے تھے ان کا علاج بذریعہ ہپناٹزم کرنے میں پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ بعض جو اس حد کو عبور کر جاتے ہیں وہ مسلمہ دیوانے ہوتے ہیں۔

ذاتی مشورات کا یہ غلبہ مختلف صورتوں میں دیکھا جاتا ہے۔ اور اکثر اس وقت تک اس کا تدارک مشکل ہوتا ہے۔ جب تک کہ اصلی مضر ذاتی مشورات کو تلاش کر کے انہیں دور نہ کیا جائے۔ لیکن ان کا تفصیلی ذکر اگلی فصل میں کیا جائے گا۔

ذاتی مشورات کے مضر اثرات کی زبردست صورت مریضان اختناق الرحم (ہسٹریا) میں دیکھی جاتی ہے۔ ایسے مریضوں میں اقتدار اس قدر گھٹ جاتا ہے۔ کہ عارضی طور پر شخصیت جدا

ہو جاتی ہے۔ اور کوئی ایک خیال یا جذبہ غیر معمولی طاقت پکڑ جاتا ہے۔ اس مرض میں مبتلا
شخص ذاتی مشورات کو ایسی جلد قبول کرتا ہے۔ کہ جیسا ڈاکٹر برنہیم نے اپنی کتاب متعلقہ مشورات
میں لکھا ہے۔ ایسے شخص کے کسی عضو کی طاقت کی کمی یا اس کی حس زائل ہونے کا تجربہ کرنا ہی
اس قسم کی علامات پیدا کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں میں محض ذاتی مشورہ کی
بدولت کامل نابینائی یا بولنے کی قوت زائل ہو جانے کی شکایت بارہا پیدا ہو جاتی اور عرصہ دراز

لے مترجم کو ایک ایسے شخص کا حال معلوم ہے۔ جو اس مرض میں مبتلا تھا۔ اور سال
چھ چھ مہینے بعد بولنے کی قوت سے محروم ہو جاتا تھا۔ وہ مہینوں اس حالت
میں رہتا اور اپنے خیالات بذریعہ تحریر ظاہر کرتا تھا۔ اس کے بعد یکایک اس کے
بولنے کی طاقت بحال ہو جاتی۔ مگر دیکھا گیا کہ کسی فوری خوف یا فکر سے
یہ عارضہ عود کرتا تھا۔

تک قائم رہتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص یہ سمجھ کر کہ میرے بدن پر فالج پڑ چکا ہے۔
مہینوں بلکہ سالہا سال تک بستر پر پڑا رہے۔ مضر صحت ذاتی مشورات کے اثرات بد پر اس قدر
بحث کرنے کے بعد آؤ اب ہم ان کے علاج پر غور کریں۔ جو خیالات پر قابو رکھنا ہے۔

ہمارا فرض ہے۔ کہ بڑی دیانت داری اور سختی کے ساتھ خیالات پر اقتدار رکھنے کے
متعلق اپنی قوت پر غور کریں۔ کیونکہ اس طاقت ہی کو درجۂ تکمیل تک پہنچا کر ہم پورے طور پر
صحت اور قوت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب ہمارا اطمینان ہو جائے کہ ہم اس معیار سے بہت
دور ہیں جسے علامت تکمیل سمجھا جا سکتا ہے۔ تو پھر ہمارا فرض یہ ہونا چاہئے۔ کہ صبر و استقلال
کے ساتھ روزانہ کوشش کے ذریعے اس نقص کو دور کرنے کی فکر کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے
کہ ایک تو خیالات کو ایک مرکز پر لانے کی عادت ڈالیں۔ اور دوسرے اس عادت سے روزمرہ
اس وقت کام لیں۔ جب ہمیں محسوس ہو کہ اپنی ذات یا خیالات پر اقتدار رکھنے کی ضرورت ہے
خیالات کو ایک مرکز پر لانے کے جو مختلف طریقے ہیں۔ ان کی تفصیلی بحث اس مختصر رسالہ میں
ناممکن ہے۔ البتہ ذیل میں جو طریقہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ اس قسم کا ہے جو بہتوں کے لئے
مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کی بدولت نہ صرف خیالات پر قابو رکھا گیا ہے۔ بلکہ ذاتی مشورات
کو بھی زیر اقتدار لایا جا سکتا ہے۔

سب سے پہلے کسی کوچ یا آرام کرسی پر لیٹ کر بدن کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دو اور اس کے بعد

آنکھیں بند کر کے عالم خیال میں کسی شے خاص مثلاً کمرہ۔ نظارہ یا کسی اور چیز کی تفصیلات قائم کرو۔ اکثر حالتوں میں دیکھا جائیگا۔ کہ پانچ منٹ کے عرصہ میں رشتۂ خیالات منقطع ہو جائیگا ان خیالات میں چاہے کوئی ہی کام کیا جائے۔ وہ کارگر اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اسے روزمرہ باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے۔ ایسا کرنے سے رفتہ رفتہ خیالات پر اقتدار بھی بڑھتا جائیگا جس کا پتہ اس طرح پر چلے گا۔ کہ وہ دن بدن زیادہ عرصہ کے لئے خیالات کو اس طرح پر جما یا جا سکے گا۔ اور طبیعت میں انتشار پیدا نہ ہوگا۔

چونکہ ہم بار بار لفظ "اجتماع خیالات" یا "خیالات کو مرکوز کرنا" استعمال کر چکے ہیں اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی تشریح ایک خاص مثال کے ذریعے کی جائے ہماری مراد اس اثر سے ہے۔ جو ایک محدب لنز کا آفتاب کی شعاعوں پر پڑتا ہے۔ اگر گرمیوں کے موسم میں کسی روز آفتاب کی شعاعیں ہاتھ پر پڑنے دی جائیں۔ تو حرارت محسوس ہوتی ہے۔ مگر ہاتھ اور شعاعوں کے درمیان اگر ایک لنز (آتشی شیشہ) لایا جائے تو ان کی شعاعوں کو یکجا کرنے کا اثر اس قدر بڑھ جاتا ہے۔ کہ بہت جلد ہتھیلی پر آبلہ پڑ جاتا ہے اسی طرح جب ہم اپنی قوت ارادی سے لنز کا کام لے کر خیالات کو ایک بات پر جمع کریں۔ تو بہت سی باتیں جو پہلے ناممکن نظر آتی تھیں۔ بآسانی سر انجام پا جاتی ہیں۔ خیالات کو مرکوز کرنے کا یہ عمل ہر قسم کے کاموں پر برتا جا سکتا ہے۔ مثلاً اس کام پر جو ہم کر رہے ہیں۔ اس صنعت پر جو ہم پیدا کرنا چاہتے ہیں اس خاص طاقت پر جسے ہم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یا کسی بری عادت پر جسے ہم ترک کرنا چاہتے ہوں۔

جب ہم اس طرح پر اجتماع خیالات کے عادی ہو جائیں گے تو پھر ان سے روزانہ زندگی میں کام لیکر ذاتی مشورات میں مدد حاصل کر سکیں گے۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ بدن کو ڈھیلا چھوڑ اور آنکھوں کو بند کر کے ہم اپنے خیالات کو کسی خاص معاملہ پر مرکوز کرتے ہیں۔ اس وقت ہم صاف لفظوں میں اپنے آپ پر واضح کرتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا کام سر انجام دینا ہے۔ اور بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ ان الفاظ کو بار بار آواز بلند بھی کہتے ہیں۔ یہ بیان کرنا غیر ضروری ہے۔ کہ ایسا کرنا صرف اسی صورت میں کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ بار بار ایسا کیا جائے۔

دیکھا گیا کہ بہت لوگ جو کسی ماہر ہپناٹزم سے اپنا علاج کرتے ہیں اس طریق پر عمل کر کے عامل کی قوت کو دوبالا کرتے اور اس طرح پر خود جلد شفا حاصل کر لیتے ہیں۔

ان طریقوں پر عمل کرتے وقت بہتر ہو کہ ہم ایمرسن کی اس عظیم صداقت کو پیش نظر رکھا کریں کہ شاہی درحقیقت ان لوگوں کی صفت نہیں ہے۔ جو تخت پر بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ان کی ہے جو اپنے خیالات پر حکومت کرتے ہیں*

فصل ہفتم

طبّی علاج

ہم اس سے پہلے کسی جگہ بیان کر چکے ہیں۔ کہ ذہنی یا مانسک علاج کے طریقوں کے بتدریج ترقی کرتے جانے سے زمانہ موجودہ میں لفظ Psycho-therapeutics (مانسک علاج)، وسیع معنوں میں استعمال ہونے لگا ہے۔ اور اس میں کچھ بھی شبہ نہیں۔ کہ جوں جوں لوگوں میں علم اور تحقیقات کا مادہ ترقی کرتا جائیگا۔ ان معنوں کو اور بھی زیادہ وسعت دی جائے گی*

ہم بتلا چکے ہیں۔ کہ گو ہپناٹک حالت ایسی ہوتی ہے جس میں سب کانشس من پر مشورات بہت اچھی طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ تاہم یہ بات روزانہ زندگی میں دیکھی جاتی ہے۔ کہ مشورات اس کے علاوہ اور بھی بہت سے طریقوں پر سب کانشس من تک پہنچ سکتے ہیں ہر سال یہ بات ہم پر زیادہ زیادہ واضح ہوتی جاتی ہے۔ اور یہی باعث ہے کہ علاج نفسی میں نسبتاً کم ہپناٹزم ہوتی عملی جا رہی ہے۔ ہپناٹک نیند کی حالت میں جو علاج کیا جائے۔ وہ ہر چند کہ مفید اور ممد ثابت ہوتا ہے۔ تاہم سچ پوچھو تو وہ شفائے ذہنی کا صرف ایک مخصوص طریقہ ہے۔ اور اس سے کام لینے میں بڑے امتیاز اور غور و فکر سے کام لیا جاتا ہے۔ ورنہ عام طور پر کوشش اسی بات کی ہوتی ہے کہ ادراک سے اپیل کر کے معمول کو از سر نو تعلیم دی جائے*

ہم اس بات کو زور سے محسوس کرتے ہیں۔ اور صاف لفظوں میں بیان کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ علاج کی وہ تمام کوششیں قابل مذمت ہیں۔ جن کا مدعا صرف کسی مخصوص عارضہ کا علاج ہو۔ اور جن کی بدولت اصلی سبب (اگر وہ موجود ہو) دور نہ ہو سکے۔ اس کی وجہ یہ

ہے۔ کہ اس قسم کے علاج سے مریض غیر استوار حالت میں رہ جاتا ہے۔ اور بالکل ممکن ہے۔ کہ وہ پھر اس عارضہ میں مبتلا ہو جائے۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ اگر کسی شخص کو مرض ہسٹیریا کے باعث فالج پڑ چکا ہو تو اس آخری عارضہ کا علاج ہپناٹزم کے ذریعہ یا اس کے بغیر کیا جا سکتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ مریض کو اس بات کا یقین دلایا جائے کہ مفلوج عضو پر اسے اس سے زیادہ اختیار حاصل ہے۔ جس قدر کہ وہ خیال کرتا ہے۔ اسے ہمت دلا کر تھوڑی بہت حرکت کرنے پر آمادہ کیا جائے۔ اور اس طرح پر رفتہ رفتہ اسے دوبارہ چلنے پھرنے کے قابل بنا دیا جائے لیکن یہ علاج اس وقت تک ناقص سمجھا جائیگا۔ جب تک کہ اس کے پہلو بہ پہلو اس نقص کو بھی دور نہ کیا جائے جو خیالات پر اقتدار نہ رکھنے کے بارے میں اس کے اندر موجود ہے۔ جب تک ہم اس کی جدا شدہ شخصیت کا علاج نہ کریں جس کی بدولت ہفتوں بلکہ مہینوں مضر صحت ذاتی مشورات اس پر غالب رہے ہیں۔ اور جن کی بدولت وہ مریض بنا ہے۔ البتہ اگر ہم پوری کوشش سے کام لے کر اس کی جدا شدہ شخصیت کو اس سے دوبارہ ملا دیں۔ اس کے خیالات فاسدہ کو دور کر کے اس کی از سر نو تربیت کا انتظام کریں۔ اور اس طرح پر مریض کو خود اپنی نجات کا ذریعہ بننے دیں۔ تو ہم نے ایک ایسا کام کیا ہے جو کرنے لائق تھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ مانسک علاج میں نہ صرف وہ کوششیں شامل ہیں جو مختلف عوارضات بدنی کے انسداد کے بارے میں من کے ذریعے بدن کے اثر پذیر ہونے کے متعلق کی جائیں۔ بلکہ وہ جد و جہد بھی شامل ہے۔ جو مضر اور غلامانہ عادات کو از سر نو تعلیم کے ذریعے چھڑائے۔ مریض میں اپنے خیالات پر قابو رکھنے کا مادہ پیدا کرنے اور زیر اقتدار اور استوار کیریکٹر کی تیاری میں مدد دینے کے متعلق کی جائے۔

یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ خیالات پر اقتدار نہ رکھنے اور قوت ارادی کی کمی کے بارے میں اپنے عیوب کو جس قدر کوئی شخص زیادہ محسوس کرتا ہوگا۔ اور جس قدر زیادہ جد و جہد وہ ان نقائص پر غالب آنے کے لئے کرے گا اسی قدر اس کا اثر بالخصوص مشکل عوارض میں غالب ہوگا۔ اگر کسی مریض کو اپنی ذات اور خیالات پر زیر اقتدار رکھنے کی تلقین محض از روئے اخلاق کی جائے۔ اور اس میں وہ جذبۂ تصدیق موجود نہ ہو۔ جو ان کی قدر و قیمت کے بارے میں ذاتی تجربہ سے تعلق رکھتا ہے۔ تو یقیناً ساری کوششیں بہت کچھ بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ اس کا نمایاں اثر ان مریضوں پر پڑتا ہے۔ جو کسی معاملہ کی اصلیت یا

یا عدم اصلیت کے بارے میں ذکی الحس ہوں - اور جن پر فوراً اثر معکوس پڑ سکتا ہو۔
صرف ان لوگوں کو ہی مستند طریق پر رائے دینے کا حق حاصل ہے - کہ جو دوسروں کی تعلیم میں حصہ لیتے ہوئے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم کا بھی پورے طور پر خیال رکھیں مریض کو یقین دلانے کا بہترین اور سب سے اطمینان بخش طریقہ اسے اس بارے میں تسلی دلانا ہوتا ہے کہ معالج ان مشکلات کو اچھی طرح پر سمجھتا ہے - جن پر اس نے غالب آنا ہے اور وہ ان سے ذاتی طور پر واقف رہ چکا ہے ۔

فطرت انسانی کی گہری اور بڑھتی ہوئی واقفیت اور دوسروں کے مزاج کو محسوس کرنے کے قابل ہونا - یہہ دونوں باتیں صحیح تشخیص اور اس علاج کی تجویز میں بہت ممد ثابت ہوتی ہیں - جس سے انفرادی حالتوں میں کام لینا درکار ہو - ان باتوں کے علاوہ اگر کسی اور چیز کی ضرورت ہے - تو وہ گہری ہمدردی - تدبر اور بے حد صبر و استقلال ہے ۔

مریض کے بارے میں ہم پھر اس بات پر زور دینا ضروری خیال کرتے ہیں - کہ ذہنی علاج کا مدعائے خاص مریض کی ہر ایک دبی ہوئی قوت کو بیدار کرنا اور اسے اس بات کا یقین دلانا ہوتا ہے - کہ ان قویٰ سے کام لے کر اور انہیں ترقی دے کر ہی اس کا یقینی طور پر علاج ہو سکتا ہے - اس کے علاوہ اسے اس بارے میں یقین دلانا بھی بے حد ضروری ہوتا ہے - کہ خرابی صحت اور کمزوری کے لئے وہ خود ذمہ وار ہے - بحالیکہ وہ اب تک ان باتوں کو اپنے دائرہ اختیارات سے خارج سمجھتا رہا ہے - لیکن ان معاملات پر تفصیلی بحث اس وقت کیجائیگی جب ہم انفرادی حالتوں کا ذکر کریں گے ۔

ہر قسم کے طبی علاج میں معالج کو دو خطرات پیش آسکتے ہیں - یعنی ایک تو بدنی علاج میں من کو نظر انداز کر دینے کا خطرہ اور دوسرے من کے علاج میں بدن کو نظر انداز کر دینے کا خطرہ اور یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے - کہ ان میں سے کسی بھی حالت میں مریض کو یکساں نقصان پہنچ سکتا ہے - جو معالج علاج نفسی سے کام لینا چاہتا ہو - اس کا فرض ہے کہ وہ ہر معمولی طریق پر نہ صرف مریض کی بدنی حالت کی صحیح تشخیص کرے بلکہ اگر ضرورت ہو تو اس کی بدنی حالت کا علاج بھی کرے - اس سے ثابت ہوتا ہے - کہ مانسک علاج در اصل علاج کے دوسرے طریقوں سے جدا گانہ کوئی نئی چیز نہیں ہے - بلکہ ایک قسم کا نیا طبی ہتھیار ہے - جو مشکل حالات میں بہت مددگار ثابت ہوا ہے - باقی قسم کے

طریق علاج میں جس طرح ناکامیاں یا جزوی کامیابیاں دیکھی جاتی ہیں۔ ویسی ہی اس طریق علاج میں بھی پیش آتی ہیں۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ بعض ایسی حالتوں میں جہاں اور سب طریقے ناکام رہ چکے ہوں۔ اس طریقے پر کامیابی حاصل کرنا بہت بڑی خوشی کا موجب ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جن حالتوں میں کامیابی بالکل حاصل نہیں ہوتی۔ یا جزوی طور پر حاصل ہوتی ہے۔ ان کے متعلق بھی ہمیشہ یہ سوال پیدا ہوتا رہتا ہے۔ آیا زیادہ غور اور کوشش سے کام لیا جائے۔ تو شفاء ذہنی کے کامل طبیب میں مزید قوت پیدا ہو سکتی ہے یا نہیں جن سے قدرتی طور پر سال بسال ناکامیوں کی تعداد میں تخفیف ہوتی رہے گی ؂

اب ہم ان مختلف عوارض اور ذہنی حالتوں پر بحث کرتے ہیں۔ جن کے لئے علاج نفسی مفید ثابت ہؤا ہے۔ اور ساتھ ساتھ مختلف لفظوں میں بعض مثالیں بھی پیش کریں گے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ کونسا طریق علاج اختیار کیا جاتا رہا ہے ؂

سب سے پہلے یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن امراض میں یہ طریق علاج کامیاب ثابت ہؤا ہے۔ حسب ذیل ہیں:۔

نیوراستھینیا (فتور عصبی) اختناق الرحم (ہسٹریا) بعض خیالات کا غلبہ قبض ۔ بے خوابی ۔ عادات شراب نوشی ۔ عادات افیون نوشی وغیرہ ۔ عادات قبیحہ لکنت ۔ سمندری بیماری ۔ عضلاتی سرسراہٹ (ٹک) درد اعصاب اور اسی قسم کی بیماریاں۔

ہر ایک طبیب کا واسطہ جن مریضوں سے سب سے زیادہ پڑتا ہے۔ وہ فتور عصبی اور اختناق الرحم کے عوارض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور دیکھا گیا ہے۔ کہ بسا اوقات باوجود ہر قسم کے علاج ۔ آرام ۔ مالش ۔ برقی طاقت کے استعمال ۔ نواحی حالات کی تبدیلی وغیرہ کے مریض کو پوری صحت کی حالت میں نہیں لایا جا سکتا ۔ لیکن بہت سی حالتوں میں اس وقت علاج میں کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔ جب ایک بار یہ محسوس کر لیا گیا کہ اب تک جس قدر کوششیں کی گئی ہیں۔ وہ سب بدنی حالت کی اصلاح کے متعلق ہیں ۔ اور یہ کہ ذہنی حالت کے بارہ میں تحقیقات کرنا ۔ اور اس کا علاج کرنا بھی ضروری ہے ؂

مس ...... کی کیفیت اول مرتبہ ۱۹۰۸ء کے موسم گرما میں معلوم ہوئی ۔ جب کہ زیادہ محنت کرنے کے باعث اس کی صحت خراب ہو چکی تھی ۔ اسے مشورہ دیا گیا کہ وہ کچھ عرصہ آرام کرے اور اس کے ساتھ ہی مساج (مالش وغیرہ) سے کام لے ۔ چنانچہ ڈیڑھ ماہ کے

عرصہ میں اس کی حالت پہلے سے بہتر ہوگئی۔ اور وہ کام پر آگئی۔ مگر یہ اصلاح عارضی تھی۔
اس کے بعد ۱۹۰۹ء میں اسے مختلف اوقات کے لئے کام چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اسی
اثناء میں اس کے اندر اس قسم کی علامات پیدا ہوگئیں۔ جن سے اندازہ ہوتا تھا۔ کہ اسے
کسی قسم کی قلبی شکایت ہے۔ چنانچہ پھر اس کا علاج مالش اور برقی قوت وغیرہ کی مدد سے کیا گیا۔ اور
آخر میں اسے تبدیلی آب وہوا کے لئے دیہات میں بھیج دیا گیا۔ وہاں سے آکر وہ پھر کام میں لگ
گئی۔ اور کام کرتی بھی رہی۔ مگر گاہ بگاہ اختلاج قلب۔ بے خوابی۔ تھکان۔ اور عام خرابیٔ
صحت کی شکایت کیا کرتی تھی۔ اس وقت یہ محسوس کیا گیا۔ کہ جو علامات وہ ظاہر کرتی ہے۔ ان سے
کسی عظیم ذہنی شکایت کو تعلق ہے۔ چنانچہ بارہا اسے سمجھانے اور یہ بات محسوس کرنے کی کوشش
کی گئی۔ تاکہ وہ اپنی قوت ارادی کی مدد سے صحت یاب ہو سکے۔

وہ کہا کرتی تھی۔ کہ جب کبھی میں اس قسم کی باتیں کرتی ہوں۔ تو میری حالت پہلے سے بہتر
ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ مصمم ارادہ کر لیتی کہ میں کوشش کرکے اپنا علاج خود کروں گی مگر چند
دنوں میں پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتی۔ آخر کار ۴ اپریل ۱۹۱۰ء کو اس کا علاج بذریعہ ہپناٹزم
شروع کر دیا گیا۔ گو اس کی حالت ایسی رکھی گئی۔ کہ اسے ہلکی نیند سے بڑھنے نہ دیا گیا۔ کل ۱۴ مرتبہ
اس طرح پر علاج کیا گیا پہلے ہفتہ میں تین بار پھر ہفتہ میں دو بار پھر علی الترتیب ہفتہ وار پندرہ
روزہ اور ماہوار ہر علاج کے موقعہ پر اسے بے خوابی۔ قبض (جس کا علاج پہلے معمولی
طبی طریقوں پر کیا گیا تھا) تھکان اور فتور عصبی کے متعلق مشورات دیئے جاتے رہے۔ اور
بعد ازاں اسے آدھ گھنٹہ آرام کرنے کے لئے مہلت دی جاتی رہی۔ تھوڑے عرصے میں ان
مشورات کو وسعت دی گئی۔ اور بحالی صحت کا بار خود اسی پر ڈال دیا گیا۔ اسے ترغیب
دی گئی کہ وہ اپنی ذات اور خیالات پر قابو حاصل کرے۔ اور اپنی زندگی کے مرکز سے اپنی ذات
کو خارج کردے۔ چنانچہ ایک ہی دو معالجات کے بعد اس کی حالت میں اصلاح نظر آنے لگی۔
اور سب سے پہلے اس کی شکایت قبض اور بے خوابی دور ہوئی۔ اس کے بعد مریضہ نے اختلاج
قلب کا ذکر کرنا اور اسے سوچتے رہنا چھوڑ دیا۔ تمام اطراف میں زیادہ قابو حاصل کرنا شروع کیا۔
اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس میں دن بدن سکون اور راحت پیدا ہوتی گئی۔ اب اس کی سہیلیاں
بھی کہنے لگیں۔ کہ تم اوروں کا بہت کچھ پاس خاطر کرتی اور اس قسم کے بے غرضانہ کاموں پر آمادہ
رہتی ہو۔ اس ہپناٹک علاج کے عرصہ دو سال میں مریضہ نے اس اقتدار کو جو اس نے اپنے

اوپر حاصل کیا تھا کبھی ہاتھ سے نہ دیا - گو ایسا کرنے میں بسا اوقات اسے بہت کچھ جدوجہد کرنی پڑی - وہ خود بارہا بیان کر چکی ہے - کہ جب کبھی ذہنی افسردگی کی حالت میں کر اندر ہراجانہ اثرات پیدا ہوئے ہیں - اس ذہنی مصیبت کے خیال نے جس میں کہ میں علاج سے پہلے مبتلا تھی - مجھے ایسا کرنے سے روکا ہے ۔

مس .... مرض اختناق الرحم میں مبتلا تھی - مگر اس کا علاج بغیر ہپناٹزم کے کیا گیا - کیونکہ ایک بار جب اس پر ہپناٹزم سے کام لیا جانے لگا - تو اس کا جوش اور بھی دو بالا ہو گیا - اول مرتبہ اسے ۱۷ جنوری ۱۹۱۰ء کو دیکھا گیا تھا - جب کہ وہ بڑے جوش میں اور بے قابو تھی - اسے اس بات کا یقین ہو چکا تھا - کہ میرا علاج نہیں ہو سکتا - اور یہ کہ میں دیوانی ہو جاؤں گی - گذشتہ سال بھر یا اس سے زیادہ عرصہ سے وہ بد سے بدتر ہوتی جا رہی تھی اس کا دوا دارو بھی کیا گیا اور جھڑکیاں بھی دی گئیں - مگر کچھ فائدہ نہ ہوا - دو تین ہفتہ اسے ایک نرسنگ ہوم میں بھی رکھا گیا - تاکہ اس کا مزاج درست ہو جائے - اور وہ اپنی زندگی از سر نو شروع کر سکے - اس کا ذہنی علاج فقط اسی قدر کیا گیا - کہ اسے صاف طور پر یہ سمجھانے کی کوشش کی گئی - کہ اپنے اوپر قابو نہ رکھنے ہی سے تم اس نوبت کو پہنچی ہو - اور اس لئے جب تک اپنے اوپر قابو نہ رکھو گی صحت حاصل نہ کر سکو گی - یہ باتیں اسے یقین دلانے والے طریقہ میں جتلائی گئیں - خیالات پر قابو پانے اور ذاتی مشورات کے مسئلہ پر بھی اس سے تفصیلی بحث ہوئی - چنانچہ اسے بتلایا گیا - کہ وہ روزمرہ خیالات کی یکجائی کی ورزش کیا کرے - اس کی توجہ مناسب کام اور مناسب کتابوں میں مصروف رکھنے کی کوشش کی گئی - اور اس کی دوسروں کے کام میں دلچسپی لینے کے لئے ہر طرح حوصلہ افزائی کی گئی - تاکہ وہ اپنی ذات کو مرکز زندگی نہ رہنے دے - از روئے انصاف یہ کہنا کچھ بے جا نہ ہوگا - کہ بہت جلد اس نے خارجی اقتدار کی عادت اختیار کر لی - اور جب کبھی وہ اس میں معذور رہتی - تو اسے گونہ شرم محسوس ہوتی تھی - لیکن واپس کام پر آنے کے بعد اسے سال بھر تک پوری جدوجہد سے کام لینا پڑا جس کے بعد آخر کار وہ اس حالت کو پہنچ سکی - کہ جب اس کا اپنے اوپر کامل اقتدار تھا - اور اس وقت جب کہ اس کے روبرو سابقہ زمانہ کا جب اس کا مزاج اس سے بے قابو تھا ذکر کیا جاتا تو وہ اس پر اعتراض کرتی تھی - اس نے یہ جدوجہد بہت بڑی حد تک تنہا کی اور وہ چند ہفتوں یا مہینہ دو مہینہ کے بعد جب کہ کشیدگی حد سے بڑھ جاتی تھی - ایسا کیا

کرتی تھی۔

بعض تاکیدی خیالات کے غالب آجانے سے جسے اصطلاح میں Obsessions کہتے ہیں۔ مریض کو اس درجہ مصیبت اور مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کہ ایک سے زیادہ موقعوں پر مریضوں کو خودکشی کرتے یا خودکشی کی کوشش کرتے دیکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر اوقات اس سے دیوانگی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ خیالات پر قابو پانے کی طاقت اس قدر ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔ کہ جو خیال کثیر التعداد لوگوں کو تھوڑی دیر رنج پہنچا کر رفع ہو جاتا ہے۔ وہ ان کے دل سے کبھی دور ہی نہیں ہوتا۔ اور آخر کار اس قدر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔ کہ ان کی اصابت رائے دور ہو کر دیوانگی طاری ہونے لگتی ہیں۔

مس....... جو اس مرض میں مبتلا تھی۔ ۲۸ جون ۱۹۱۰ء کو مشورہ لینے آئی۔ اس وقت حقیقت میں وہ دیوانگی کی حدود تک پہنچ چکی تھی۔ کچھ عرصہ سے اس کے رخساروں پر کچھ پھنسیاں سی پیدا ہو گئی تھیں۔ اور ان کی بدولت اس کے دل میں دن بدن یہ خیال روز افزوں تقویت کے ساتھ جاگزیں ہوتا گیا تھا۔ کہ میں جن لوگوں سے گفتگو کروں یا جو میرے قریب آکر بیٹھیں انہیں میری چھوت لگ جائیگی۔ جب اس بارہ میں تحقیقات کی گئی۔ کہ اس کے اندر یہ خیال کیسے پیدا ہوا۔ تو معلوم کیا گیا۔ کہ ایک روز جب کہ وہ ایک سہیلی کے ساتھ گفتگو کر رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ اس سہیلی نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنے رخسار سے اس طرح لگایا۔ گویا وہاں کچھ خراش سی محسوس ہوتی ہو۔ اس وقت سے مریضہ کے دل میں یہ خیال جاگزیں ہو گیا کہ کسی نہ کسی وجہ سے میری چھوت اس دوسری عورت کو لگ چکی ہے۔ اس روز کے بعد اس کی عادت ہو گئی۔ کہ جو شخص اس کے قریب بیٹھے وہ اس کی طرف غور سے دیکھتی رہتی تھی۔ کہ وہ اس قسم کا اشارہ کرتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر ٹریم گاڑی میں بھی کوئی شخص جو اس کے پاس بیٹھا ہو اس طرح کرے۔ تو مریضہ کو جھٹ یہ خیال سوجھتا تھا۔ کہ میری وجہ سے اس کے اندر بھی چھوت پہنچ چکی ہے۔ یہ خیال اس قدر اس کے ذہن نشین ہوا۔ کہ اسے زندگی بوجھ معلوم ہونے لگی۔ اور بوقت علاج محسوس کیا گیا۔ کہ اس خیال کو اس کے دل سے نکالنا کچھ سہل کام نہ تھا۔ ایک طویل گفتگو کے دوران میں اس خیال پر ہر پہلو سے حملہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ اس قسم کے امور کی بناء پر جو اسے معلوم تھے۔ بعض نتائج اس

کے روبرو پیش کئے گئے اور آخر کار اس کے دل میں سکون پیدا کیا گیا۔ چنانچہ جب وہ رخصت ہوئی تو کہتی تھی۔ کہ میں کس قدر احمق ہوں۔ کہ ایسے خیالات کو اپنے دل میں جگہ دیتی ہوں۔ چنانچہ اس نے وعدہ کیا کہ اگر میرے دل میں پھر کوئی وسوسہ پیدا ہوا۔ تو میں آپ کو اطلاع کر دوں گی۔ مگر اس کے پندرہ دن بعد جب وہ واپس آئی تو پہلے سے بھی زیادہ اضطراب اور توحش کی حالت میں تھی۔ وہ کہنے لگی کہ مجھے اس خیال سے صرف عارضی طور پر نجات حاصل ہوئی تھی۔ اور یہ کہ اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خیال میرے دل پر پہلے سے بھی زیادہ غالب ہے۔ ان حالات میں تجویز کیا گیا۔ کہ اسے ہپناٹک نیند کی حالت میں مشورات دیئے جائیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اسے دلائل کی رو سے سمجھایا جائے۔ مگر اس پر صرف خفیف سی نیند پیدا کی جاسکی۔ اس طرح پر اس کا دوبارہ علاج کیا گیا اور اس اثناء میں جس بات پر زیادہ زور دیا جاتا زیادہ یہ تھی۔ کہ اگر اس کے اندر خیالات کو قابو میں رکھنے کی طاقت بدرجہ اوسط بھی موجود ہو تو وہ اس غلبہ کو روک اور مغلوب کر سکے گی ان حالات میں پایا گیا۔ کہ اس کا علاج صرف اسی طرح ممکن تھا۔ کہ ہر ممکن طریق پر اس کے اندر خیالات کو قابو میں رکھنے کی تحریک پیدا کی جائے۔ چنانچہ اس خیال سے اجتماع خیالات کی بعض ورزشیں اس کے لئے مقرر کی گئیں۔ اسے یہ بھی بتایا گیا۔ کہ یہ جو خیال تمہارے دل میں جم چکا ہے کس قدر فضول ہے۔ کیونکہ جن لوگوں سے تم ہر گھڑی اور ہر دن ملتی جلتی رہی ہو۔ ان میں بھی اس کی وجہ سے چھوت پیدا نہیں ہوئی دوران علاج میں علامات سے ظاہر ہوا کہ مریضہ کی حالت اب اپنی اصلی صورت پر آچلی ہے۔ ان حالات میں جب اس نے زمانہ تعطیل ساحل دریا پر بسر کرنے کی تجویز پیش کی۔ تو کسی قدر تامل کے بعد اس کو اجازت دی گئی۔ اور اس سے وعدہ لے لیا گیا۔ کہ وہ کسی بھی حالت میں پورا علاج کئے بغیر کوشش نہ چھوڑے گی۔ اور اگر کوئی مزاحمانہ اثر منودار ہوا۔ تو اس کی فوراً اطلاع دی جائے گی۔ پندرہ دن کے عرصہ میں اس نے خط لکھا کہ ابھی تک میری حالت بہت اچھی ہے۔ اور اس کے دو تین ماہ بعد اطلاع دی۔ کہ اب میں نہ صرف ان خیالات کے غلبہ سے پاک ہوں۔ بلکہ خیالات پر قابو پانے کی مشق اس قدر بڑھ چکی ہے۔ کہ اگر خوشگوار خیالات بھی میرے کام میں حارج ہوں تو میں انہیں خارج کر سکتی ہوں +

قبض کے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے مختلف شخصوں کے لئے اس کا علاج بھی مختلف ہوتا ہے۔ اور اس میں کچھ بھی شک نہیں۔ کہ بعض حالتوں میں ہپناٹک علاج مفید ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی مثال سے اندازہ ہو سکے گا۔

مس .... نے ۷ جون ۱۹۱۱ء کو قبض شدید کے متعلق طبی مشورہ لیا خوراک کی اصلاح ورزش۔ مالش وغیرہ مختلف طریقوں پر اس کے علاج کی کوشش کی گئی تھی مگر کسی بھی طرح کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ ان حالات میں اسے ہپناٹک علاج کا مشورہ دیا گیا۔ اور وہ اس پر رضامند ہو گئی۔ کل ۱۸ بار اس کا علاج کیا گیا جس کا سلسلہ پہلے ۹ دن تک تو روزانہ جاری رکھا گیا۔ اور اس کے بعد ہفتہ میں دو بار ہر ایک موقعہ پر اسے صاف اور صریح الفاظ میں ہدایت کی جاتی تھی کہ ہر روز وقت مقررہ پر آنتوں کو خالی کیا کرے۔ مریضہ کو یہ بھی بتایا گیا۔ کہ اس مضمون پر مریضہ کے خیالات کا اجتماع ضروری ہے۔ اور یہ کہ خاتمہ علاج سے پہلے وہ ایک باقاعدہ عادت حاصل کرلے گی جس کی بدولت علاج ختم ہونے پر بھی ...... کامیابی بدستور حاصل رہے گی۔ شروع شروع میں جو نتائج حاصل ہوتے ان میں کسی قدر غلطی واقع ہوئی۔ بعض اوقات نتائج اطمینان بخش ہوتے تھے۔ اور بعض اوقات مایوسی بخش۔ لیکن جب روزانہ علاج کا طریقہ ہفتہ میں دو بار کی صورت میں بدلا گیا ہے۔ تو حالات روبہ اصلاح تھے۔ اور آخری علاج کے تین ہفتہ بعد مریضہ نے خبر دی۔ کہ اب میری حالت معمول کے مطابق ہے۔ حال کی خبروں نے اس کی مزید تصدیق کی ہے۔

شراب نوشی کی عادت کے متعلق ہپناٹک علاج کی بدولت جیسے دلچسپ نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ ان کی نظیر کسی اور عارضہ کی صورت میں نہیں پائی گئی۔ دراصل ایسے مریضوں کے لئے ہر قسم اور ہر صورت کا علاج غنیمت سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ شراب نوشی کی عادت قبیحہ کی بدولت نہ صرف زندگیاں۔ بلکہ گھروں کے گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ ذیل کی دو مثالوں سے واضح ہوگا۔ کہ ایسی حالتوں میں علاج کا کونسا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے:-

مسٹر........ کی حالت ۱۴ نومبر ۱۹۱۱ء کو خود اس کے گھر میں دیکھی گئی۔ وہ کچھ عرصہ کے بعد بہت شراب پیتا رہا تھا۔ اور اب تکلیف اور مصیبت میں مبتلا تھا۔ اس میں اختلاج قلب۔ تنگیٔ تنفس کی علامات پیدا ہو چلی تھیں۔ گو اسے معلوم تھا۔ کہ بچپن میں ایک

یار مجھے سرخ بخار...... نکلا تھا۔ اس وقت سے ہی دل میں کچھ نہ کچھ خرابی واقع ہو چکی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ ۱۶ سال کی عمر میں میں نے تھوڑی تھوڑی شراب پینی شروع کی تھی۔ لیکن بعد ازاں (ان دنوں اس کی عمر ۳۴ سال کی تھی)۔ اس کی عادت مجھ پر ایسی سوار ہوئی۔ کہ باوجود سخت جدوجہد کے بھی میں زیادہ سے زیادہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ اس سے محترز رہ سکتا تھا۔ اس سے دوسرے دن اس کا علاج بذریعہ ہپناٹزم شروع کیا گیا۔ مریض کو کافی گہری نیند کی حالت میں پہنچا دیا گیا۔ گو وہ گھوک نیند نہ تھی۔ اسے اس قسم کے مشورات دیئے گئے۔ کہ تمہارے اندر سے نہ صرف شراب کی خواہش دور ہو جائے گی۔ بلکہ اس کی بو بھی اس کے اندر نفرت کا احساس پیدا کیا کرے گی۔ اسے یہ بھی مشورہ دیا گیا۔ کہ جہاں شراب موجود ہو یا جو شخص شراب پیتا ہو اس سے پرے رہنا اور اس لئے کہ تم ہر قسم کی ترغیبات سے بچے رہو۔ فرائض خانگی اور فرائض انسانی کے متعلق اپنے دل میں ایک بلند اخلاقی معیار قائم کر لینا۔ ہر موقعہ پر ان اور اسی قسم کے اور مشورات کے متعلق اس سے بحث کی جاتی تھی۔ اور اسے کہا جاتا تھا۔ کہ وہ ان پر نکتہ چینی کرے۔ تحریک پیدا کرنے کے مزید طریقے سوچ کر وہ اس کے سامنے مشورات کی صورت میں پیش کئے جاتے۔ اول سے آخر تک اسے بزور بتا دیا گیا۔ کہ گو اس علاج سے تمہیں کچھ نہ کچھ مدد حاصل ہوتی ہے۔ تاہم یقینی کامیابی صرف ذاتی کوشش ہی کی بدولت حاصل ہوگی۔ سب ملا کر اس کا ۹ بار علاج کیا گیا۔ اور پہلے علاج ہی سے اس کے دل سے شراب کی خواہش ایسے طریقے پر اس حد تک دور ہو گئی۔ کہ وہ اس کی کیفیت بیان نہ کر سکتا تھا۔ اس کا اپنا بیان ہے اور اس کی تصدیق اور لوگ اور خود اس کی بیوی کرتی ہے۔ کہ اس وقت کے بعد اس نے کبھی شراب کو نہیں چھوا۔

مسٹر...... کا معائنہ اول مرتبہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۲ء کو اس کے گھر میں کیا گیا اس نے بھی عالم شباب میں تھوڑی تھوڑی شراب پینی شروع کی تھی۔ اور جب اس کے اندر شراب کی عادت جاگزیں ہو چکی تھی۔ اس وقت بھی وہ کئی بار حوصلہ کر کے اسے چھوڑ چکا اور مختلف اوقات کے لئے اس سے بچا رہا تھا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر اس نے دو سال شراب نہ پی تھی۔ جب اس کا علاج شروع کیا گیا۔ تو اس کی عمر ۴۸ سال کی تھی۔ لہذا اس کا بیان تھا۔ کہ اب کچھ عرصہ سے میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری جسمانی حالت بدتر ہوتی

جا رہی ہے۔ اور اب تک میرا اپنے اوپر جو قابو تھا وہ زائل ہو رہا ہے۔ جب اول مرتبہ اس کا معائنہ کیا گیا تو وہ اس قدر بیمار اور زیادہ شراب پینے سے خراب حالت میں تھا کہ مجبور ہو کر اس نے ارادہ کیا کہ گھر میں ہی رہ کر اور شراب پیوں۔ تاکہ بدن کو اچھی حالت میں رکھ سکوں۔ ابتدائی گفتگو کے بعد جس میں وہ علاج پر رضامند ہو گیا۔ ساری شراب جو گھر بھر میں موجود تھی اس کے روبرو اس کی منظوری سے پھینک دی گئی۔ اس کے بعد اس پر ہپناٹزم کیا گیا۔ اور وہ گھوک سو گیا جس حالت میں اسے ضروری مشورات دیئے گئے۔ کل ۱۱ مرتبہ اس کا علاج کیا گیا۔ اس کا اپنا بیان ہے کہ جس روز میرا علاج شروع کیا گیا ہے۔ اس سے دوسرے دن ہر چند کہ میں بیمار اور بدنی طور پر افسردہ حالت میں تھا۔ تاہم میں دفتر سے اٹھ کر گاڑی میں سوار ہو سیدھا گھر کو روانہ ہوا۔ تاکہ میرے اندر شراب پینے کی کوئی ترغیب پیدا نہ ہونے پائے۔ اس وقت سے اسے محسوس ہونے لگا کہ شراب کی خواہش میرے اندر سے دور ہو چکی ہے۔ اور جب ایک بار [illegible] ذہنی ترغیب پیدا ہوگی تو وہ خود بھی اس طرح پر دور ہو گئی کہ جس کی وہ تشریح نہ کر سکتا تھا۔ اس کے بعد ایک موقعہ ایسا آیا کہ جب اسے کاروبار میں نقصان ہوا پہلی حالت میں وہ ایسے موقعوں پر شراب سے لے بیٹھا کرتا تھا۔ مگر اب اسے کوئی ترغیب محسوس نہ ہوئی اور اس نے محسوس کیا کہ مشکلات کا سامنا کرنے کا بہترین طریقہ سنجیدہ حالت میں رہنے کا ہے۔ سابق مریض کی طرح اس نے بھی اس وقت کے بعد کبھی شراب کو نہیں چھوا۔

ہپناٹزم کے ذریعے بے خوابی کا علاج کرنے میں بھی وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو اور امراض کے متعلق بیان کیا جا چکا ہے۔ یعنی نہ صرف مریض کو مناسب مشورات دیئے گئے۔ بلکہ اس کے اندر اس کے نخفتہ قوا کو بیدار کیا گیا۔ چنانچہ مریض کو نہ صرف یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ وقت مقررہ پر سو جائے۔ بلکہ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اجتماع خیالات کے ذریعے سونے کے فن کو خود سیکھا جا سکتا ہے۔ تاکہ آئندہ اگر کبھی بے خوابی کا دورہ ہو تو وہ اپنے علاج سے خود ہی اس پر غالب آ جائے۔

مس .... کا یہ حال تھا کہ اس کی ساری عمر کم و بیش سب بے خوابی ہی کی حالت میں بسر ہوئی تھی۔ چنانچہ رات کے دو دو تین تین بجے تک بیدار رہنا اس کی

عادت میں داخل تھا۔ ان حالات میں جب کہ بعض اور وجوہ سے اس پر عمل ہپناٹزم کیا جا رہا تھا۔ اسے بے خوابی کے متعلق بھی خاص خاص مشورات دئے گئے اسے بتایا گیا کہ تم نیند کی خرابی کے متعلق دل میں کڑھا مت کرو۔ اور جب سونے لگو تو دل میں اس خوف کو بھی نہ آنے دیا کرو۔ کہ میں بیدار پڑی رہوں گی۔ بلکہ تم ایک لاپرواہی کی سی صورت اختیار کر لیا کرو ہپناٹک نیند کی حالت میں اسے اس مطلب کے مشورات دیئے گئے۔ کہ جب بدن اور من کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیا جائے۔ تو غنودگی طاری ہونے لگتی ہے۔ ان حالات میں تم جب رات کو لیٹو تو من اور بدن کو ڈھیلا چھوڑ دینے کی عادت ڈالو۔ پھر تمہیں جلد تر نیند آ جائیگی اور تمہیں محسوس ہونے لگے گا۔ کہ اچھی طرح سونے کا فن اختیاری ہے۔ سب سے زیادہ زور من کو ڈھیلا چھوڑنے پر دیا گیا جس کے متعلق اسے ہدایت کی گئی۔ کہ تم اس وقت ہر قسم کے رنج وہ اور خیالات کی رو کو بند کر دیا کرو۔ اس وقت من کے روبرو کوئی خوشگوار خیال یا نظارہ پیش کیا کرو۔ گو اس کی ضرورت بھی صرف اسی صورت میں ہے۔ کہ تم من کو بالکل کورا نہ چھوڑ سکو۔ علاج کے بعد پہلی رات ہی کو سونے کے وقت سے پہلے اُسے غنودگی طاری ہونے لگی بستر پر لیٹتے ہی اسے نیند آ گئی۔ اور وہ وقت بیداری سے پہلے بیدار نہ ہوئی۔ مگر اس کے بعد کی راتوں کو نتیجہ اسی قدر خوشگوار حاصل نہ ہوا۔ اور ایک دو بار اسے حالت بیداری میں بھی پڑا رہنا پڑا۔ لیکن باوجود اس کے رفتہ رفتہ اس نے سونے کا فن سیکھ لیا اور اس سے اس نے رنج و اضطراب کے موقعوں پر بہت کچھ مدد لی ہے +

یہ مشورات اس صورت میں بھی بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ جب وہ بے خوابی کے تدارک کے لئے بطور عام ہدایات دئے گئے۔ اور جب کہ ہپناٹک نیند سے مدد نہیں لی گئی +

بسا اوقات **بدہضمی** کا موجب کوئی اندرونی ذہنی باعث ہوتا ہے۔ اس صورت میں بہت سا روپیہ اور وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ مگر علاج میں کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ ان حالات میں ضروری ہوتا ہے۔ کہ ذہنی سبب ہی کو معلوم کر کے اسے دور کیا جائے۔ ذیل کی دو مثالوں سے اس کی اچھی طرح توضیح ہوتی ہے:۔

مس .... کا دو سال قبل **فتور عصبی** کے لئے ہپناٹک علاج کیا گیا تھا۔ اس کے بعد پھر اس نے بدہضمی کی غیر معین معالات کے لئے مشورہ لیا۔ اس نے

تسلیم کیا کہ میں کام کرتے وقت کڑہتی رہتی ہوں۔ مگر ساتھ ہی کہا کہ یہ امر بجائے خود بدہضمی پیدا کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ کیونکہ میں محسوس کرتی ہوں۔ کہ اپنے رنج وغیرہ کو ظاہرا طور پر زیر اقتدار کر سکتی ہوں۔ اس کا معمولی طبی علاج شروع کیا گیا۔ مگر جب وہ آئندہ دوبارہ آئی۔ تو معلوم ہوا کہ اس کی حالت میں کچھ اصلاح واقعہ نہیں ہوئی۔ آخر یہ سوچ کر کہ ذہنی باعث حقیقت میں بڑا ہے جس قدر کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ ہپناٹک علاج پر آمادہ ہوگئی۔ ہپناٹک نیند کی حالت میں اسے مشورہ دیا گیا۔ کہ تمہاری بدہضمی کا موجب دراصل کڑہنا ہی ہے۔ اس لئے بہتر ہو کہ تم اپنا کام زیادہ سکون کے ساتھ کیا کرو۔ کیونکہ تم سے زیادہ سے زیادہ اس بات کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔ کہ جہاں تک تمہارے اختیار میں ہو۔ کام کو بہترین طریق پر کرو۔ اس کے دو دن بعد مریضہ نے بیان کیا کہ میری حالت میں خاصی اصلاح پیدا ہو چکی ہے۔ یعنی بدہضمی بھی رفع ہوگئی ہے۔ اور کام میں بھی اب جی لگتا ہے۔ چنانچہ دوسرے علاج کے بعد وہ بالکل شفایاب ہوگئی +

ممکن ہے اس حالت میں علاج محض اتفاقیہ طور پر ہی کامیاب ثابت ہوا ہو۔ تاہم اس میں کلام نہیں کہ مریضہ نے صاف طور پر یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ اسے اس بارہ میں کچھ نہ کچھ سیکھنا ہے کہ من کس حد تک بدن پر اثر ڈال سکتا ہے +

مس .... نے شدید بدہضمی کے لئے مشورہ چاہا۔ اسکو شکایت تھی کہ گاہ بگاہ مجھے قے بھی آتی ہے۔ جس کا سلسلہ اب چند دن تک جاری رہا تھا۔ طبی طور پر اس کا امتحان کرنے کے بعد جب اس سے غذا کے متعلق سوالات پوچھے۔ تو اس کے ساتھ ہی اس کی ذہنی حالت وغیرہ کے متعلق بھی تحقیقات کی گئی۔ آخر کار مریضہ کا معمولی طبی علاج شروع کیا گیا۔ مگر اس کی حالت میں کچھ اصلاح واقع نہ ہوئی۔ اس پر اس کے عارضہ ذہنی کے سوال پر اور بھی زیادہ غور کی گئی۔ اور اس وقت مریضہ نے تسلیم کیا۔ کہ اسے ایک بڑی اور حقیقی فکر لگی رہتی ہے۔ مریضہ کو مشورہ دیا گیا۔ کہ تم اس معاملہ پر جس کے متعلق تم کڑہتی رہتی ہو۔ اچھی طرح بحث کر کے اس کا مقابلہ کرو۔ اور اس کے بعد اسے یہ سمجھ کر دل سے دور کر دو کہ تمہاری بدہضمی کا ممکن یا اغلب سبب یہی ہے۔ اس کے ایک دو دن بعد آ کر اس نے کہا کہ مجھے یقین ہے۔ کہ صحیح مشورہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ جب میں نے اس معاملہ پر بحث کی تو معاملہ بہت کچھ صاف ہوگیا۔ اور بدہضمی رفع ہوگئی +

ذیل کی دو مثالیں جن میں ڈاکٹر ملنی برمیویل نے علاج کیا تھا۔ خاص طور پر دلچسپ ہیں۔ کیونکہ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ہپناٹزم ناقص اور ناقابل ضبط بچوں کے علاج اور انہیں سوسائٹیوں کے مفید ممبر بنانے میں بہت مفید ہے +

مس .... کی عمر ۲۲ جنوری ۱۸۹۴ء کو ۱۵ سال کی تھی۔ اس کی ماں جو دیوانوں کے خاندان سے تھی۔ خود بھی اخلاقاً دیوانی تھی۔ اور شراب پی کر آوارہ زندگی بسر کیا کرتی۔ لڑکی کا باپ اور چچا دونوں شراب پیا کرتے تھے۔ اور دیوانگی کی حالت میں مرے تھے۔ مجھے اطلاع دی گئی کہ مریضہ بڑی چالاک۔ کسی کا کہا نہ ماننے والی۔ اور شریر ہے۔ وہ بسا اوقات اس کی شکایت کیا کرتی تھی۔ کہ میرے دماغ میں عجیب قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ بتانا مشکل تھا۔ کہ ان خیالات کی اصلیت کس حد تک تھی۔ اور مصنوعیت کس حد تک۔ وہ بڑی ہوشیار اور سمجھ دار تھی۔ اور اپنا سبق دوسرے بچوں سے چوتھائی وقت میں یاد کر لیتی تھی۔ اسے قابو میں لایا جائے تو بے قرار ہو جاتی تھی۔ اسے دو یا تین گھرانوں اور ایک اسکول میں بھیجا گیا۔ مگر ہر حالت میں اسے اس وجہ سے نکال دیا گیا کہ غیر مطیع اور غیر فرمانبردار تھی۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ وہ جھوٹ بولتی چوری کرتی اور گاہ بگاہ بڑے غصہ میں آجاتی ہے۔ وضع قطع میں وہ مضبوط تنومند اور قوی تھی اس کا تالو اصلی حالت پر تھا حیض بھی باقاعدہ تھا +

۲۲ جنوری ۱۸۹۴ء کو ڈاکٹر ہیک ٹیوک آنجہانی سے مشورہ کر کے اسے ایک نرسنگ ہوم میں رکھا گیا۔ اور مہینہ بھر تک اس کا باقاعدہ علاج ہوا۔ اس میں اس کی حالت بخوبی طور پر روبہ اصلاح ہو گئی۔ اور آئندہ تین سال کے عرصہ میں وہ گاہ بگاہ بہت دیر کے بعد دیکھی جاتی رہی۔ جب وہ بڑی ہوئی تو ایک شوخ۔ صحت ور۔ اور حسین عورت بنی۔ ۱۹۰۳ء میں اس کے اندر صرف اس قدر عیب موجود تھا۔ کہ وہ جوشیلی تھی۔ ورنہ سابقہ نقائص میں سے اور کوئی موجود نہ پایا جاتا تھا۔ بعد کی رپورٹوں سے بھی اس کی بحالی صحت کی تصدیق ہوتی رہی ہے +

مس .... کی عمر مارچ ۱۸۹۴ء میں ۱۳ سال کی تھی۔ اس کی خاندانی تاریخ خراب تھی۔ اور اس کے پیدا ہونے سے پہلے اس کی ماں کو مالیخولیا رہ چکا تھا۔ شیر خواری ہی کے زمانہ سے خود مریضہ کی ذہنی حالت عجیب تھی۔ وہ سچ نہ بولتی تھی۔ وہ ہوکا باز اور گستاخ اور گندہ عادت رکھنے والی تھی۔ سات سال کی عمر سے اس میں عورتوں والی عادت قبیحہ

جاگزیں ہو چکی تھی۔ کئی بار اس نے نوکروں اور اور شخصوں کی نقدی چرائی جو بعض اوقات معقول رقم میں ہوتی تھی۔ اسے سکول سے نکال دیا۔ اور اب گھر پر ہی رکھنا پڑتا تھا۔ وہ مضبوط صحت و غذا اور پورے طور پر بالیدہ تھی۔ اس کے سرپا تا ؤں میں کوئی نقص نہ تھا +

ڈاکٹر سیوج سے مشورہ کرکے مارچ سے مئی ۱۸۹۴ء تک مریضہ کا ہفتہ میں تین بار علاج کیا گیا۔ جس کے بعد عام طور پر اصلاح نظر آنے لگی۔ آئیندہ دو سال میں اسے گاہ بگاہ دیکھا جاتا رہا۔ اور وہ کامل طور پر صحت یاب ہو گئی۔ ۱۹۰۹ء تک اس کی حالت نے پھیر پلٹا نہ کھایا تھا +

ہر چند کہ جگہ کی قلت کے باعث یہ صرف چند ہی ایک مثالیں درج کرنے پر اکتفا کی گئی ہے۔ تاہم ان سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ ذہنی علاج کا طریقہ کیا ہے۔ اور کس طرح بعض اوقات اس میں ہپناٹزم سے مدد لی جاتی ہے۔ اور بعض اوقات نہیں لی جاتی۔ ان مثالوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات ہپناٹک علاج ان حالتوں میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ جن میں ہر قسم کا طبی اور دیسی علاج ناکام رہا تھا۔ علاج نفسی کی قدر و قیمت سب سے بڑھ کر از سر نو تعلیم کے معاملہ میں محسوس ہوتی ہے۔ چاہے یہ تعلیم ناقص اور ناقابل ضبط بچوں کی ہو۔ چاہے ان لوگوں کی جو سالہا سال تک اس معاملہ کی طرف سے آنکھیں بند کئے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کہ خود ان کے اندر اس قسم کے خفیہ قوئے موجود ہیں۔ جن سے جب بھی کام لو وہ ایک عظیم تبدیلی پیدا کر کے انسان کو سمجھ دار اور مزاج کو قابو میں رکھنے والا بنا سکتے ہیں +

فصل ہشتم

بچوں کی تعلیم

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ کہ علاج نفسی کی قدر و قیمت سب سے بڑھ کر عادات بد رکھنے

والے اور پسماندہ اور ناقابل ضبط بچوں کی اصلاح میں دیکھی گئی ہے۔ یعنی ایسے نیچے جنہیں مار یا پیار دونوں باتیں سیدھا نہ کر سکی تھیں۔ ان نتائج کی بدولت بچوں کی تعلیم کا مستقبل زیادہ شاندار اور پُر امید بن چکا ہے۔ بالخصوص اس لحاظ سے کہ ان کے موروثی نقائص میں ترمیم یا تنسیخ کی جا سکتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ان معاملات میں گو بعض والدین اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہیں۔ تاہم بعض ایسے بھی ہیں۔ جو خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمارا فرض بچوں کو کھانا کپڑا یا زیادہ سے زیادہ تعلیم دلانا ہے۔ انفرادی کیرکٹر کی ساخت اور ذاتی تربیت کے معاملہ میں وہ اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھتے ہیں۔ پس ہمارا ارادہ اس باب میں ان والدین ہی کے متعلق بعض ضروری مشورات درج کرنے کا ہے۔ تاکہ وہ تعلیم کے مختلف پہلوؤں کو نئی روشنی میں دیکھ سکیں۔ اور وہ اس میں عملی دلچسپی لینے لگیں۔ کیونکہ نہ صرف موجودہ نسل بلکہ ہر زمانہ کے لئے ہی سب سے بڑا اور اہم ترین سوال ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ جرائم اور بداخلاقی کا انسداد وسیع طور پر صرف تعلیم ہی کر سکتی ہے جس کے متعلق ہماری کوششیں بحالات موجودہ ابھی پارلیمنٹری ایکٹس تک محدود ہیں۔ مگر یاد رکھو پارلیمنٹ کے ایکٹ صرف شاخوں کو کتر سکتے ہیں۔ اصلی تعلیم ہی ان خرابیوں کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کی تاثیر رکھتی ہے۔ پس سب سے بڑھ کر ماؤں کی ذمہ واری ہے۔ کیونکہ بچہ کی ابتدائی تعلیم کا بار بہت بڑی حد تک ماں پر ہی ہوا کرتا ہے۔

ہر ایک بچہ جو دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ ظاہری شکل و صورت میں اپنے باپ یا ماں سے مشابہ ہوتا ہے۔ یا ممکن ہے کہ اس کی شکل کسی بزرگ یا قریبی رشتہ دار سے مشابہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس میں اپنے بزرگوں کی اچھی یا بُری عادتیں بھی موجود پائی جاتی ہیں۔ بعض بچوں میں شروع سے ہی صفات حسنہ پائی جاتی ہیں۔ بعض کی زندگیوں کی ابتداء بُری موروثی عادات سے ہوتی ہے۔ اگر مختلف بچوں کو ایک ہی قسم کی تعلیم دی جائے تو یہ یقین ہوتا ہے۔ کہ اس تعلیم کا اثر مختلف طبیعتوں پر مختلف پایا جاتا ہے۔ ہر ایک بچہ اس تعلیم کو اپنے انفرادی مزاج کے مطابق جذب کرتا ہے۔ اور اس سے کام لیتا ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ ایسا نہ ہو۔ تو پھر گویا ہم ہر قسم کے مادہ جدت کو اس دنیا سے محو کر دینا چاہتے ہیں۔ جو فی الواقع ایک مراجعانہ کوشش ہے۔ لیکن اس جگہ ایک باریکی قابل لحاظ ہے۔ کسی بچہ کے کیرکٹر کی تیاری میں پورا اقتدار رکھنے کی ناقابلیت کو تسلیم کرنا جدا بات ہے۔ اور

اور اس کیرکٹر کی اچھی طرح رہبری کئے بغیر اسے اپنی مرضی کے مطابق بڑھے چلے جانے دینا جدا - جتنا بُرا کسی بچہ کی طرف سے لاپرواہ اور غافل ہوتا ہے - اسی قدر رہبری یہ کوشش ہے - کہ اس کے دماغ میں بعض مردہ عقائد اور معینہ اصول ٹھونسنے کی کوشش کیجائے جن کی اس کے روبرو کوئی زندہ مثال موجود نہیں - ممکن کیا اغلب ہے کہ جو تعلیم ان طریقوں پر دی جاتی ہے - وہی بہت سی زندگیوں کی تباہی کا موجب ہوتی ہے *

ہپناٹزم سے یہ عجیب بات ثابت ہو چکی ہے - کہ ہر فرد انسانی پر کم و بیش حد تک اثر ڈالا جا سکتا ہے - لیکن بچہ کی طبیعت سب سے زیادہ بچپن میں ان مشورات کو قبول کرنے کے لائق ہوتی ہے - اور یہی وجہ ہے کہ عمر کے ابتدائی حصہ میں جو تعلیم دی جائے - وہ نہایت مفید ثابت ہوتی ہے *

بچپن میں جو اثرات ہمارے اندر ذہن نشین ہو جائیں - ان کا ہم پر اس قدر غالب اقتدار ہوتا ہے کہ وہی ایک ناقابل اندازہ حد تک ہماری زندگیوں میں بُرا یا بھلا اثر پیدا کرتے ہیں یہ دائرہ اثرات جس قدر وسیع ہوتا ہے - اس کا اندازہ حال میں ہی کیا گیا ہے - یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے بگڑے ہوئے کیرکٹروں (چال چلن) سدھار کا کام ہپناٹزم کی مدد سے یا اس کی مدد سے بغیر اپنے ذمہ لیا ہے - انہیں ہمیشہ یہ بات محسوس ہوئی ہے - کہ اس بگاڑ کی وجوہ بچپن کے نیم فراموش شدہ تجربات اور حافظوں میں تلاش کریں *

ان حالات میں ہم پھر ایک بار اس بات پر زور دیتے ہیں - کہ اس عمر ہی میں جب کہ مشورات کو بدرجہ انتہا تسلیم کیا جا سکتا ہے - بچہ پر دامی اور گہرے اثرات ڈالے جائیں کیونکہ اگر موروثی عادات بد کی پورے طور پر نگرانی کی جائے - اور قبل ازیں کہ وہ عادات بچہ پر اتنا اثر کامل و اکمل حاصل کر لیں - صبر و استقلال کے ساتھ ان کی ترمیم و تنسیخ کی کوشش کی جائے - تو آیندہ زندگی میں انسان بہت سے تلخ تجربات سے محفوظ رہ سکتا ہے - چھوٹی عمر ہی وہ زمانہ ہے - جب کہ عادات زندگی کو تیار کیا جا سکتا ہے وہ عادات جو سنین مابعد میں ہماری راحت اور دوسروں کی تکلیف کے ازالہ کا موجب ثابت ہوں *

جن لوگوں کو بچہ کی تربیت سے واسطہ پڑا ہے - وہ عام طور پر دیکھ کر حیران رہ جایا کرتے ہیں - کہ اوسط درجہ کا بچہ کس طرح بے خبری کی حالت میں باقاعدہ کھانے - باقاعدہ سونے - اور

وقت پر اجابت کا عادی ہو جاتا ہے۔ یہ عادات در اصل والدین کے مشورات ہی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اور اسی طرح ہم اس بات پر زور دینا چاہتے ہیں۔ کہ جب بچہ ذرا بڑا ہو تو ایسے ہی نیک مشورات کے ذریعہ اس میں پابندی انتظام۔ اطاعت گذاری اور بڑوں کے ادب و لحاظ کی عادات جاگزین کی جا سکتی ہیں۔ جو لوگ اس ابتدائی زمانہ میں بچہ پر دانا یانہ اثرات نہیں ڈالتے۔ وہ گویا بچہ کے لئے کانٹے بو رہے ہیں۔ کیونکہ اس کے لئے وہ وقت آنے والا ہے جب اسے یہی باتیں آہستہ آہستہ اور محنت کے ساتھ تجربہ کے سخت اسکول میں سیکھنی اور اس کے ساتھ ساتھ کانٹوں پر دولتیاں لگانی پڑیں گی۔ ایک حد تک یہہ صحیح ہے۔ کہ ہم سب کے لئے تجربہ ہی بہترین استاد ہے۔ لیکن تجربہ کے سبق سیکھنے اس صورت میں کس قدر آسان ہو جاتے ہیں اگر ابتدائی اصول پہلے سے ہمارے اندر جاگزین ہو چکے ہوں۔ ہمارا کام دنیا میں کس قدر سہل ہو جاتا ہے۔ اگر ہم سفر زندگی شروع کرتے وقت محسوس کر لیں۔ کہ ہم اور ہمارے معاملات ہی اس عالم کا مرکزی مقام نہیں ہیں۔ اور ہماری راحت اسی میں ہے۔ کہ اپنے اندر راحت پیدا کریں۔ اور جن زندگیوں کا ہماری زندگی سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان سب کے متعلق اپنی ذمہ واریوں کو محسوس کریں +

ابتدائی اثرات اور ابتدائی تعلیم کی عظیم قدر و قیمت پر اس قدر زور دینے کے بعد اب ہم بعض جزوی باتوں پر بحث کرنا چاہتے ہیں جن پر ہمارے خیال میں ابھی کافی زور نہیں دیا جا سکا اور جو فی الحقیقت کسی کیرکٹر کو بلند اور مفید بنانے میں بے حد اہمیت رکھتے ہیں +

اس ضمن میں سب سے بڑی اور ضروری بات یہہ ہے کہ افعال بدنی کے متعلق ہر قسم کی ضروری واقفیت جوان ہوتے ہوئے لڑکوں اور لڑکیوں کو دی جائے۔ تاکہ وہ آگے چل کر مرد یا عورت ہونے کے معنی سمجھ سکیں +

یہ بات مشاہدہ میں آ چکی ہے کہ اس قسم کی موٹی موٹی واقفیت آسانی کے ساتھ اور قدرتی طور پر اس طرح دی جا سکتی ہے۔ کہ بچہ کے دل میں پودوں کے متعلق شوق پیدا کیا جائے اور اسے بتایا جائے کہ پودے کس طرح بڑھتے ہیں۔ اس کے بعد اسی طرح پرندوں حیوان اور پھر انسانوں کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جا سکتی ہے۔ لازم ہے کہ اس قسم کی واقفیت ہر ایک بچہ کو مہیا کی جائے اور بہتر ہو کہ اس فرض کو والدین سرانجام دیں۔ یا اگر وہ ایسا نہ کر سکیں۔ تو کسی اور قابل شخص سے ایسا کرائیں۔ اس قسم کی واقفیت اگر دانائی کے ساتھ مہیا کی جائے۔ تو وہ بہترین تحفظ ہے

جو کسی جوان ہوتے ہوئے لڑکے یا لڑکی کے متعلق عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اس کے نہ ہونے سے نہ صرف بہت سی ذی حس طبیعتوں کو خوفناک ذہنی تکلیف پہنچتی ہے۔ بلکہ بہت سی زندگیاں اس چٹان پر آکر پاش پاش ہوجاتی ہیں۔ وہ شخص سرگونہ مسلح ہے۔ جو سفر زندگی شروع کرتے وقت تخلیق کے اس اعلےٰ مقاصد کو محسوس کرتا ہو۔ جو اپنے بدن کو روح کا مسکن سمجھتا ہو۔ اپنی مردانگی کو ایک مقدس عطیہ سمجھتا ہو۔ جسے وہ فضول ضائع کرنا پسند نہ کرے۔ بلکہ اسے جان سے بھی عزیز رکھے۔ اور اس کے عروج وزوال کو عورت کے عروج وزوال کو وابستہ سمجھے وہ مردانگی کے زوال کو عورت کا زوال جانتے اور مردانگی کے عروج کو عورت کا عروج؛

دوسری بات یہ ہے۔ کہ خیاب کی تاثیر پذیر عمر میں بچوں کے اندر مذہب کا ایک وسیع اور بے حد دانہ خیال پیدا کر دیا جائے۔ تاکہ وہ محسوس کریں۔ کہ مدعا کا توحد اہم ترین امر ہے۔ اور تفصیلی اختلافات محض ناچیز ہیں۔ اہم ترین مدعا یہ سمجھا چاہئے۔ کہ ہر ایک روح انسانی کا طرز عمل نیکی۔ صداقت اور خوبی کے متعلق کیسا ہے۔ اس میں ان کے انفرادی عقائد سے سروکار نہیں۔ بلکہ تمام افعال سے بحث ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی حقیر اور ناچیز ہو۔ محض اصولاً بنی نوع انسان سے محبت کرنا خاک فائدہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اس وقت تک اس کا عملی طور پر کچھ بھی نتیجہ نہیں نکل سکتا جب تک کہ اس تصوری کو لطف وکرم کے افعال کا جامہ نہ پہنایا جائے؛

راستی، صداقت، اور اعلےٰ اخلاقی دلیری یہ تین بے حد خوشنما پھول ہیں۔ جو اس دنیا میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہم نہیں سمجھتے۔ ان کی کیا تعریف کی جا سکتی ہے۔ بچہ کے دل میں جہاں تک ہو سکے اس بات کا یقین قائم کردو۔ کہ ہماری روحانی عظمت کا اظہار سب سے زیادہ اس وقت ہوتا ہے۔ جب ہم اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اور کہتے ہیں۔ کہ ہاں صاحب مجھ سے غلطی ہوئی۔ اور اس کے تمام نتائج کے لئے اپنے آپ کو ذمہ وار قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ ایسا نہ کیا جائے تو ہمارے اندر اخلاقی ترقی کبھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اپنے آپ کو اپنی اصلی صورت میں پہچاننے کی جرأت رکھنے کے لئے جو اخلاقی دلیری درکار ہے۔ اس پر بھی زور دینا ضروری ہے۔ تاکہ سمجھ لیا جائے کہ ہر قسم کی ابلہ فریبی ایک جھوٹ ہے۔ انسان میں جرأت ہونی چاہئے۔ کہ وہ ان تمام پابندیوں کو دور کر دے جو اس کے افعال وخیالات میں ہارج ہوں اس غلط عزت کے مردہ خیال کو دور پھینک دے۔ جو برائی کرنے میں خوش ہوتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس قدم سے ڈرتا ہے۔ جو اس کی اصلیت ظاہر کرنے والا ہو۔

سب سے بڑھ کر ابتدائی تعلیم میں ہمیں زیادہ سے زیادہ عادت عفو پیدا کرنے میں دینا چاہئے۔ اس قسم کی معافی نہیں جو ہم کڑھ کر رنجیدگی کی حالت میں دیں نہیں۔ بلکہ وہ معافی جو "آسمان سے گرنے والی نرم شبنم" کی طرح ہے۔ وہ معافی جو کھلے دل میں ضرورت سے زیادہ دی جائے۔

فصل نہم

ذاتی تعلیم

ابواب ماسبق میں ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ نفسک علاج کی بدولت چاہے اس میں ہپناٹزم سے مدد لی جائے یا نہ لی جائے طبی طریق علاج میں کس قدر تغیر واقع ہو چکا ہے۔ کس طرح اس کی بدولت اکثر امراض کی ابتدائے ذہنی پر روشنی پڑتی ہے۔ اور اطباء کے ہاتھ میں بیماریوں کے علاج کا ایک اور طریقہ آ چکا ہے۔ اس علم کی بدولت جو ہمیں اس بارہ میں حاصل ہو چکا ہے۔ کہ کیونکر چال چلنوں کو تبدیل کیا۔ بری عادات کو چھڑایا اور زیادہ باقاعدہ اور باضابطہ زندگی کو تیار کیا جا سکتا ہے۔ اب ہمیں اپنی توجہ اس معاملہ کی طرف دینے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ کس حد تک اس سے ذاتی تعلیم میں کام لیا جا سکتا ہے۔ جب تک کوئی شخص پہلے اپنے چال چلن کے نقائص کو محسوس اور معلوم نہ کر چکا ہو۔ وہ دوسروں کے چال چلن میں تبدیلی پیدا کرنے کا کیا دعوےٰ رکھ سکتا ہے۔ انسان کو لازم ہے۔ کہ وہ اپنے نقائص کو معلوم کر کے نہ صرف ان کا تدارک کرے بلکہ ایک ایسا مساوی الوزن اور زیر اقتدار چال چلن تیار کرے جس کی تیاری میں وہ دوسروں کو مدد دینا چاہتا ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انسان کا کیرکٹر اس کے اختیارات سے باہر ہوتا ہے۔ وہ ایک پیدائشی چیز ہے۔ جو بری ہو یا بھلی قبر تک اس کا ساتھ دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اس خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا کرتے ہیں۔ "میرا مزاج سدا سے گرم رہا ہے"۔ "میرے اعصاب ہمیشہ بے قابو ہو جاتے ہیں" "میں چڑچڑا ہوں اور ابتدا عمری سے ایسا چلا آتا ہوں"۔ لوگ ان الفاظ کو اس طرح زبان سے نکالتے ہیں گویا ان باتوں

کو تسلیم کرنے میں وہ قسمت کے پابند ہوں۔ اور اس کے علاوہ ان نقائص سے دوسروں کو جو نقصان پہنچے۔ وہ گویا ان الفاظ کے ذریعہ اپنے آپ کو اس کی ذمہ داری سے بری قرار دینا چاہتے ہیں۔ جب ایسے لوگوں کو بتایا جائے کہ انسان کی ذاتی تعلیم ایک ایسے طریق پر ممکن ہے کہ وہ ان نقائص کو دور کر سکے۔ تو وہ اسے کو دائرۂ امکان سے خارج سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ ایک مبہم اور دھندلی سی چیز ہے۔ جسے قابل عمل نہیں سمجھا جا سکتا۔

باوجود ان باتوں کے ذاتی تعلیم کا مسئلہ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ راحت انسانی کا سارا سوال اسی سے وابستہ ہے۔ ہر ایک انسان کی خواہش یہی ہے۔ کہ وہ خوشی حاصل کرے چاہے یہ خواہش لفظوں میں ظاہر کی جائے یا اسے مبہم طور پر محض محسوس کیا جاتا ہو۔ اس حصول راحت کی تلاش میں ہم مختلف طریقوں پر چلتے ہیں۔ مگر بہت کم ہیں۔ جو اس تلاش سے کامیاب واپس آتے ہیں۔ ہم میں سے بہتیرے ایسے ہیں۔ جو ایبسن کی کتاب Doll's House کی نورا کی طرح ایک دن محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہم نے خوشی تو حاصل کی مگر راحت حاصل نہ ہو سکی۔ ہمارے لئے بہتر ہوگا۔ کہ اگر نورا کی طرح ہم بھی یقینی طور پر سمجھ لیں۔ کہ راحت صرف اسی صورت میں حاصل ہونی ممکن ہے۔ کہ ہم از سر نو ذاتی تعلیم کے عمودی اور خاردار راستہ پر قدم رکھیں۔ یہ وہ سڑک ہے جو آخیر تک نہایت کھڑی اور عمودی ہے زندگی اس راحت کے لئے غیر مطابق نظر آتی ہے۔ جو دنیاوی کامیابی یا خانگی خوشیوں میں پائی جا سکتی ہے۔ اور جسے حاصل کرنے اور اسے قائم رکھنے پر ہم اپنا سب کچھ خطرہ میں ڈال دیتے ہیں۔ ممکن ہے قسمت اپنے ایک پھیر سے اس دنیاوی کامیابی کو ملیامیٹ کر دے جو کل تک یقینی نظر آتی تھی۔ ممکن ہے وہ خوشی کے پیالہ کو جو ہمارے لبوں تک پہنچ چکا ہو۔ چھین کر پھینک دے۔ یا خانگی زندگی میں غم کے بادل پیدا کر دے۔ ہم اپنی راحت کے فقدان پر رنج و الم کے آنسو بہاتے رہ جائیں۔ پھر اگر ہم چند منٹ کے لئے تامل کر کے غور کریں تو محسوس کرتے ہیں سلا اور ہمیں یہ امر ایک حقیقی راستی معلوم ہوتا ہے اسکہ بہت سی تکالیف جو ہم برداشت کرتے ہیں۔ وہ خود ہماری ہی پیدا کردہ ہوتی ہیں بجائیکہ اس کے لئے ہم کبھی تو اپنی بدنصیبی کو کوستے ہیں۔ کبھی اپنے مزاج کو اور کبھی اپنے نواحی حالات کو۔ کبھی اپنے بدقسمتی کو اور کبھی اور باتوں کو بجائیکہ قصور ہماری غیر پابند انتظام ذات کا ہوتا ہے۔ ہمیں یہ بات یقینی نظر آتی ہے کہ اگر ہمارے نواحی حالات اور ہمارا کام اس سے جداگانہ ہوتا تو ہم ضرور خوش

ہوتے اور اس بات اور بھول جاتے ہیں - کہ ہمارے نواحی حالات اس بہت بڑی حد تک خود ہمارے پیدا کردہ ہیں - جنہیں ہم جہاں جائیں ساتھ لے جاتے ہیں - جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ خوشی یا غمی جو ہمیں حاصل ہوتی ہے - اس کا تعلق چونکہ ان نواحی حالات ہی سے ہے - اس لئے وہ ہمارے ساتھ ہی ساتھ رہتی ہے - اگر اس سے صرف ہمیں کو تکلیف پہنچتی تو ایک بات بھی - مگر زیادہ مصیبت اس کی ہے - کہ جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے - انہیں غالباً اور بھی تکلیف ہوتی ہے - کیونکہ کسی بھی شخص کی زندگی تنہا بسر نہیں ہوتی - بلکہ اوروں کے ساتھ مل کر بسر ہوتی ہے - چونکہ زندگی کی حالتیں اس قدر غیر یقینی ہیں جسے ہم راحت سمجھتے ہیں - وہ اس کی بنیاد بالکل غیر استوار ہے - اور اپنے لئے ہر قسم کی بدمزگی ہم خود پیدا کرتے ہیں - اس لئے اگر ہم سمجھدار اور دوراندیش ہوں تو ہمارے لئے بہترین طرز عمل یہ ہو سکتا ہے - کہ ان امور کی طرف پورے طور پر توجہ دیں - اور اپنی ذاتی تعلیم کا کام شروع کر کے اپنے اندر ان صفات کو پیدا کریں - جو ہمارے لئے ڈھال اور پیٹی کا کام دیں - اور ہر ایسے نقص کی ترمیم و تنسیخ کریں - جو ہماری پہلے ہی مشکل بسر ہونے والی زندگی میں اور بھی زیادہ مشکلات پیدا کر رہا ہو - ہمارے لئے راحت حاصل کرنے کا بس یہی ایک ذریعہ ہے - ایسی راحت جو خود ہمارے اندر خفیہ طور پر موجود ہے - ایسی راحت جس کی مدد سے ہم زندگی کی ناکامیوں اور صدموں کا زیادہ تحمل کے ساتھ مقابلہ کر سکیں - اور جس کا اظہار ہماری سمجھ دار اور زیر اقتدار زندگی میں ہو - حصول راحت کے یہ طریقے خود غرضانہ یا خود پسندانہ بھی قرار نہیں دئیے جا سکتے - کیونکہ انفرادی ترقی ہی قومی ترقی کی جان ہے - اور جو بات ایک زندگی میں زیادہ اقتدار پیدا کرتی ہے - وہ لاتعداد دوسری زندگیوں کی تکالیف میں تخفیف کا موجب ثابت ہوتی ہے - اس کے علاوہ جب ایک شخص نیکی - راستی اور صفات حسنہ پر مائل ہوتا ہے - تو اس کے اندر ایک ایسی عظیم تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے - کہ زندگی کا صرف وہ حصہ قابل قدر سمجھا جانے لگتا ہے - جو دوسروں کی خدمات میں بسر کیا جائے ٭

صاف لفظوں میں ذاتی تعلیم سے مراد اپنے کیرکٹر (چال چلن) کی تیاری ہے اور اس میں کچھ بھی شک نہیں - کہ چال چلن کی تیاری زندگی سے اہم ترین کام ہے - اگر ہم زندگی کے بحر ناہموار اور طوفانی پانیوں پر سفر کرنے سے پہلے اخلاقی جہازرانی کے اصول سیکھنے پر کچھ بھی توجہ نہ دیں - تو ہم اس شخص سے کچھ کم بیوقوف نہ قرار دئیے جائیں گے - جو فن

جہاز رانی کا ذرا سا علم رکھے بغیر بحر اوقیانوس کو عبور کرنے کی ٹھانے تو لوگ ایسے شخص کو یقیناً دیوانہ کہنے لگیں گے۔ لیکن تعجب ہے کہ معاملات کی اس صورت میں بھی ہم سے ہزاروں کی یہی حالت ہے۔ گو وہ اپنی اس حالت کو محسوس نہیں کرتے۔ یہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس علم کو اس وقت سے پہلے سیکھ لیتے ہیں۔ جب کہ ان کی ہلکی کشتی ابھی کسی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش نہیں ہوتی +

پس سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیرکٹر (چال چلن) کیا ہے؟ جس کا حصول ذاتی تعلیم کی تمام کوششوں کا انتہائی مدعا ہے۔ اگر ہم اس یونانی لفظ کے معنی پر غور کریں جس سے لفظ کیرکٹر نکلا ہے۔ تو ہمیں فوراً اس کے معنی کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کیونکہ اس زبان میں اس لفظ کا مطلب کسی کندہ یا سکوک کئے ہوئے نشان سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ کسی سکہ کا نشان ہو ایک امریکن مصنف کا قول ہے۔ کہ کیرکٹر کسی شخص کے زمانہ ماضی کا نمونہ اور زمانہ مستقبل کی پیشگوئی ہوتا ہے +

ان تعریفوں سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے۔ کہ زندگی میں اپنے طرز عمل از قسم خیالات اور مسلمہ [illegible] زمانہ میں اپنے کام کرنے کے طریقوں سے ہم اپنے اوپر ایک قسم کی مہر لگا لیتے ہیں۔ جو دوسروں کو نظر آتی رہتی ہے۔ اور اسی کا نام کیرکٹر ہے۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ کیرکٹر کوئی ایسی چیز ہے۔ جو ہمیشہ معین اور قائم چلی جاتی ہے۔ اس میں دن بدن تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اس میں ساعت بساعت اور لمحہ بہ لمحہ نامعلوم تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ قدرت کا قانون یہی ہے۔ کہ ہر شے میں تبدیلی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور اس قانون ہی کی بدولت ہم امید اور اعتماد کے ساتھ ذاتی تعلیم کے امکان پر زور دے رہے ہیں

حیوانی اور انسانی زندگیوں میں تبدیلی کا یہ قانون یکساں طور پر موجود نظر آتا ہے۔ اور گو یہ تبدیلیاں زیادہ تر تدریجی ہوتی ہیں۔ تاہم بعض ایسی بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ جن کا یکایک ظہور پذیر ہونا ہمیں حیرت زدہ کر دیتا ہے۔ مگر ان کا یہ فوری ظہور محض نمایاں ہوتا ہے۔ کیونکہ کوئی فوری تبدیلی دراصل ان تبدیلیوں کے سلسلہ عظیم کی دلیل ہے۔ جو نامعلوم طور پر غیر معین عرصہ سے چلی آ رہی ہوں۔ چونکہ اس جگہ ہمیں صرف انفرادی زندگیوں پر بحث کرنا مطلوب ہے۔ اس لئے ہم حیوانی زندگی اور فطرت کی تبدیلیوں پر رائے زنی نہ کریں گے۔ مگر ان کا مطالعہ بجائے خود نہایت دلفریب ہے۔ اس جگہ سرسری طور پر صرف ایک دو مثالیں بیان کی جائیں گی جیسا

کہ کامیاب ترقی کا وہ عجب سبق جو Mauhilus (ایک قسم کی سیپ دار سمندری مچھلی) کی ذات ان ہستی میں پایا جاتا ہے۔ جو ہر سال اپنے پرانے مکان کو چھوڑ کر نئے میں چلی جاتی ہے۔ اور جس کی مثال کو پیش نظر رکھ کر شرلاک ہالمز نے ہتی کتاب The Chme — marsh mauhitus — لکھی تھی۔ لیکن سب سے حیرت خیز تبدیلی۔ جو مے فلائی may fly یعنی ایک قسم کی تتلی میں معجزانہ طریق پر پیدا ہو جاتی ہے اور جس کی کیفیت ایڈورڈ کارپنٹر نے نہایت پُر لطف پیرایہ میں لکھی ہے۔ آنکھ کی جھپک میں یہ بھورے رنگ کا چھلکے دار جانور جو دیکھنے میں بھدا اور چلنے میں سست ہوتا ہے۔ جو بہتی ہوئی ندیوں کی تہ میں چلتا یا کناروں پر سوراخ بنا کر رہتا ہے" اپنی فطرتی زنجیر کو توڑ اور چھلکے دار بدن کو پانی کے اندر چھوڑ کر ہوا میں اس طرح اڑ جاتا ہے کہ وہ ایک چھوٹی سی خوشنما پری نظر آتا ہے جس کے چار موتی کے سے رنگ کے لیس کے طور پر بنے ہوئے پر ہوتے ہیں۔ بدن ایک انچ کے قریب لمبا اور سفیدی مائل سبز ہوتا ہے۔ اور اس کی دم کی بجائے تین لمبے بال ہوتے ہیں۔ یہ سب تبدیلیاں ہر چند کہ حیرت خیز ہیں۔ تاہم موسم بہار میں شگوفوں کے کھلنے سے بڑھ کر اور کیا معجزہ حیرت خیز ہو سکتا ہے۔

خود انسانی زندگی میں بھی جو تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ وہ کچھ کم حیرت خیز اور دلچسپ نہیں ہیں۔ مثلاً تخم کا جنین کی صورت اختیار کرنے رفتہ رفتہ بچہ بننا اور اس کے بعد بالیدگی حاصل کرتے جانا ایسے ہی شیرخواری کے زمانہ سے لے کر بڑھاپے تک انسان کا مختلف ارتقائی مراحل میں سے گذرنا اور بعض اوقات فوراً انتہائی حالتوں میں سے گذر جانا۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ ہمارے بدنوں میں زوال و تجدید کے مشترکہ عمل کی بدولت دن بدن تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے۔ صبح کو جب ہم بیدار ہوتے ہیں۔ تو شب گذشتہ کی نیند ہمارے اندر حیرت خیز تبدیلی پیدا کر چکی ہوتی ہے ہمارے معیار زندگی میں بھی سال بسال ترمیم ہوتی رہتی ہے کیونکہ جوں جوں ہم زندگی کی دوڑ میں قدم آگے رکھتے ہیں۔ زیادہ وسیع اور لاانتہا خفیہ امکانات ہمارے پیش نظر آتے ہیں۔ اور بعض موقع اس قسم کے بھی پیش آتے ہیں۔ کہ جو ہماری زندگیوں میں انقلاب عظیم پیدا کر جاتے ہیں۔ ہم یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ کہ ہم میں سے اکثر جس حد تک محسوس کرتے ہیں۔ اس سے بہت زیادہ درجہ تک یہ بات ہمارے اختیار میں ہے۔ کہ ان مختلف ارتقائی عملوں کو اپنی منشاء کے مطابق ظہور میں لایا جائے۔ جب کوئی نازک موقعہ

پیش نظر آئے تو ہم اس پر حاوی ہو سکیں۔ اور اس طرح پر اپنے کیرکٹر کو اس سے زیادہ استوار اور
مساوی الوزن پا سکیں۔ جیسا کہ وہ شروع میں تھا۔ یہ ہمارا اپنا فرض ہے۔ کہ ہم دلیری سے اس
کام کو اپنے ذمہ لیں۔ یعنی اپنی تعلیم کے اس کار عظیم کو جس میں نہ صرف ہمارا بلکہ بنی نوع انسان کا بھلا
ہے۔ کیونکہ اس فرض کی کوتاہی سے ہماری نسبت انہیں اور بھی زیادہ تکلیف پہنچتی ہے ٭

ہر ایک صحت ور سمجھ دار اور خوش زندگی کی کلید اقتدار ہے۔ یعنی ایسا اقتدار جو ہر کام میں
برتا جائے۔ اپنی زندگیوں اپنے خیالات سا اپنے جذبات اور اپنے افعال کا اقتدار چونکہ ہمارے
خیالات ہی ہماری زندگی کی بڑی کمانیاں ہیں۔ اس لئے زندگی کو زیر اقتدار لانے سے پہلے
خیالات کو زیر اقتدار لانا لازمی ہے ٭

اس جگہ ہمارے پاس اس قدر گنجائش نہیں کہ کسی کام کو "عزم" یا "خوشی" سے کرنے
کے نازک امتیازات پر بحث کریں۔ یا یہ بتلائیں کہ خاص حالات میں ہم اپنی مرضی سے کام کرتے
ہیں۔ یا بعض زبردست طاقتیں ہمیں اس طرف رجوع کراتی ہیں۔ گو ہمیں دھوکا بھی رہتا ہے۔
کہ ہم اپنی مرضی سے ایسا کر رہے ہیں ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہر قسم کی تعلیم کا مدعا
خاص یہ ہے۔ کہ ہمارے اندر نیکی و راستی اور صفات حسنہ کے متعلق بے حد جوش پیدا ہوتا ہے
تاکہ وہ اپنی مقناطیسی قوت سے ہمیں اوپر کی طرف اونچے مقاصد سے دور لے جائے۔ تاہم
اکثر لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ باوجود اس جوش عظیم کے بسا اوقات پال کی طرح ہماری زبان
سے نکل جاتا ہے۔ "جو نیکی کہ میں کرنا چاہتا ہوں وہ تو مجھ سے ہوتی نہیں۔ اور جو بدی میں نہیں
کرنا چاہتا وہ مجھ سے سرزد ہوتی ہے"۔ جب ہم اس بات کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ خیالات،
جذبات اور افعال کا اقتدار ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس کے متعلق محض ظاہری شوق کچھ نہیں
کر سکتا ہے۔ اور اگر ہمیں سنجیدہ طور پر نیکی و راستی اور صفات حسنہ پر عامل ہونے کا شوق
ہو تو ہمیں اسے روزانہ عمل میں لانا چاہئے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر جب ہم اس کام کی خوفناک
مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ تو ہمیں محسوس ہوتا ہے۔ کہ شوق کے ساتھ ساتھ متواتر روزانہ
زندگی میں قوت ارادی کا اجتماع بھی ہونا چاہئے۔ کس قدر عجیب بات ہے۔ کہ ہم پیانو بجانا
سیکھنے لگیں۔ یا کسی نئی زبان یا نئے علم کو سیکھنا چاہیں۔ اس وقت تو یہ محسوس کرتے
ہیں۔ کہ مستقل طور پر روزانہ مشق ہی مفید ثابت ہوگی۔ مگر خیالات کو زیر اقتدار لانے کا کام
جو ان سے بھی زیادہ مشکل اور دشوار ہے۔ اس کے متعلق ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں خود

بخود آجائے۔

اس سے پہلے کسی باب میں ہم ان اثرات عظیم کا ذکر کر چکے ہیں۔ جو خیالات کی بدولت پیدا ہو کر موجب امراض ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن خیالات کا اثر انسان کے دل میں خوشی یا افسردگی پیدا کرنے کے معاملہ میں یکساں ہے۔ ہم میں سے کثیر التعداد لوگ ایسے ہیں۔ کہ جو اپنے خیالات پر قابو نہ رکھنے کے باعث ہمیشہ کے لئے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ آئے دن افسردہ حالت میں رہتے ہیں۔ ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور ان کے دماغ میں عارضی یا دامی فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ ہمارے اندر خیالات ہی کو قابو میں رکھنے کے باعث اندیشے اور ترددات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کسی کو اپنی ذات کی فکر لگی ہوئی ہے۔ کسی کو اپنی جان کی۔ کسی کو زمانہ آئندہ کی کسی کو موت کی۔ کئی ایسے ہیں جو دوسروں کے غم میں گھلے جاتے ہیں۔ کوئی عام رائے سے ڈرتا ہے۔ کوئی قائم شدہ اصولوں کی خلاف ورزی کرنے میں خوف کھاتا ہے۔ ہم ہر وقت بہت سے ایسے اندیشوں اور تفکرات کے خوف میں رہتے ہیں۔ جو کبھی ظہور ہی میں نہیں آتے۔ ہم ایسی باتوں پر کڑھ کڑھ کر اپنے آپ کو بھسم کرتے ہیں۔ جن میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی۔ اور ہر ہر قدم پر اپنے اوپر رحم کر کے ہم اپنی تکلیفوں کو اور بھی دوبالا کرتے ہیں یہ بھی غنیمت ہے کہ زندگی کی بہت سی حقیقی مشکلات ہمیں یکایک درپیش آتی ہیں۔ اور ہمیں ان کے متعلق پہلے سے غور و فکر کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ دن بھر مختلف قسم کے خیالات ہماری مرضی کے خلاف ہمارے دل میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس امر میں مختار نہیں۔ کہ ایک ہی خیال کو سوچیں اور دوسرے کو نہ سوچیں۔ تاہم اس کے ساتھ ہی یہ بھی صحیح ہے۔ کہ اگر دامی اور رکنے والی مشق جاری رکھی جاوے تو رفتہ رفتہ ہم اپنے خیالات کو قابو میں لانے اور رنج دینے والے خیالات کو دل سے نکالنے میں مختار ہو جاتے ہیں۔

اس بات پر جہاں تک زور دیا جائے کم ہے کہ ہمارے خیالات کا ہمارے اندر صحت یا امراض پیدا کرنے کے معاملہ میں بہت بڑا اثر ہے۔ اور خیالات ہی خوشی یا غمی پیدا کرتے ہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ہر شخص مستقل اور دامی کوشش سے خیالات کو قابو میں لائے اور اس وقت۔ قوت اور شوق کا تھوڑا حصہ اس کام پر بھی صرف کیا

جائے - جو زیادہ تر ان مشاغل میں صرف کیا جاتا ہے - جن کا انسانی معاشرت و حصول راحت سے بہت ہی کم تعلق ہے +

خیالات پر قابو رکھنے کے معاملہ میں بہت کچھ مدد اس طرح پر حاصل ہو سکتی ہے - کہ زندگی کے متعلق ہم اپنے نقطۂ خیال کو بدل لیں - اور اس امر کو محسوس کریں - کہ اکثر اوقات نقطۂ خیال کی تبدیلی خیالات کو ان کے زہر اور رنج سے پاک کر دیتی ہے جس کے بعد ان کا اخراج آسان ہو جاتا ہے - اگر کسی ٹرین یا جہاز کو حادثہ پیش آ جائے - تو صرف افسوس کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا جاتا - بلکہ اس مطلب کے لئے تحقیقات بھی کی جاتی ہے - کہ آئندہ کے لئے زیادہ تحفظ کا انتظام کیا جا سکے یہی حال حوادث زندگی کا ہے - چاہے وہ گذر چکے ہوں یا ہمیں ان کی توقع ہو - اگر ہم اپنے نقطۂ خیال میں اس قسم کی تبدیلی پیدا کر لیں - کہ محض اپنی ذات ہی بالاتر نہ سمجھیں - تو ہمیں اس بارہ میں بہت کچھ آسانی اور امداد حاصل ہو سکتی ہے +

سب سے بڑا تحفظ جو اس معاملہ میں برتا جا سکتا ہے یہ ہے کہ حدبندیوں کو منظور اور مصالحتوں کو تسلیم کیا جائے کیونکہ زندگی اول سے آخر تک ایک مصالحت ہی ہے - ہم میں سے بہتیرے اپنی عمریں فضول شوق کے تعاقب میں جس کا کوئی وجود ہی نہیں ضائع کر دیتے ہیں وہ چاہتے ہیں - میں ایسا ہوں کہ سب سے بڑھ جاؤں - بہتیرے ایسے ہیں جو دنیا کے انتہائی سروں پر نظر ڈالتے ہیں - اشیاء قریبی میں جو لطف ہے اس سے محروم رہ جاتے ہیں - وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو وقت پر سمجھ لیتے ہیں - کہ زندگی ایک مصالحت ہے اور اس سے بڑھ کر جو کچھ بھی ایسا سمجھتے ہیں - کیونکہ ایسا کرنے میں وہ بہت سے رنج و محن سے محفوظ رہتے ہیں - ایسے کرنے میں وہ بہت سے ایسے دروازے کھول لیتے ہیں جو بصورت دیگر بند رہتے اور مزید قوائے سے کام لے کر اس مصالحت کو کامیاب بناتے ہیں +

حوادث زندگی کے خلاف ایک اور بے نظیر تحفظ یہ اعتقاد ہے - کہ ہمارا مزاج ہی ہمیں تکلیف دیتا ہے - نیز یہ کہ ہمارے مزاج میں ترمیم ہونا ممکن ہے - ضرورت صرف اس بات کی ہے - کہ ہم حوصلہ کر کے اس بات کا ارادہ کر لیں - کہ ہم ایسی ترمیم کر کے چھوڑیں گے چاہے یہ کام بادی النظر میں کتنا بھی مشکل اور دشوار نظر آتا ہے +

اس کے ساتھ ہی اس صداقت کو سیکھنا بے حد ضروری ہے - کہ تکلیف کا مقابلہ اگر عزم و استقلال سے کیا جائے - تو اس کی بدولت ہمارے اندر حیرت خیز اصلاحات عمل میں

آسکتی ہیں۔ پھر اس تکلیف ہی کی بدولت ہمیں بہت سے بند دروازوں کی کنجیاں مل جاتی ہیں۔ اور ہماری زندگی میں حیرت خیز طاقت اور وقار پیدا ہو جاتا ہے۔

آخر میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ ہم میں سے بہت سے لوگ اس امر کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں کہ چاہے ہم کتنی بھی خواہش کریں۔ ہم محض اپنی خاطر زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اور یہ کہ مہد سے لے کر لحد تک ہمارا سینکڑوں دوسری جانوں سے واسطہ اور ان پر اثر پڑتا ہے۔ ان حالات میں ہم اپنے خیالات اور افعال کے لئے ایک وسیع حلقہ کے اندر ذمہ وار ہوتے ہیں یہ ذمہ واری محض ایک مبہم تصوری کی صورت میں نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق ہمارے ہر ایک خیال اور ہر ایک فعل سے ہے۔ جیسے ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں سوچتے یا کرتے ہوں۔

چونکہ خیالات ہی افعال کی بنیاد ہیں۔ اس لئے ہم نے خیالات کو قابو میں لانے کے مسئلہ پر بہت تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔ مگر اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند الفاظ میں روزانہ زندگی کے دوران میں عادات کی تیاری کے ذریعے اپنی ذات پر اقتدار رکھنے اور قوت ارادی سے کام لینے کے سوال پر بھی کسی قدر بحث کی جائے۔ ہم میں سے اکثر ذاتی تجربہ کی بناء پر اس بات کو محسوس کرتے ہوں گے۔ کہ ہم اپنی عادات کی تیاری کا کام خود ان پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ان کے وجود سے اول مرتبہ اس وقت واقف ہوتے ہیں۔ جب کہ وہ ہماری روزانہ زندگی میں خوشگوار یا ناخوشگوار طریق پر ظاہر ہوتی ہیں۔ عام طور پر لوگوں کو کہتے سنا ہو گا "میری ایسا کرنے کی کچھ عادت ہی ہو گئی ہے" یہ کوئی نہیں کہتا کہ "میں نے ایسا کرنے کی عادت ڈال لی ہے" مگر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جس طرح عادات خیالات کا نتیجہ ہیں۔ ویسے ہی کریکٹر عادات کی بناء پر تیار ہوتے ہیں خیالات پر قابو رکھنے کی ضرورت سب سے زیادہ اس وقت محسوس ہوتی ہے۔ جب ہم مشورات ذاتی کے مسئلہ پر غور کرتے ہیں۔ ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ مشورہ ذاتی سے مراد ہر ایسے مشورہ سے ہے جو ہم اپنے آپ کو نیم خبری یا بےخبری کی حالت میں دیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ہم میں سے اکثر پر مشورات ذاتی بہت بڑی حد تک غالب ہوتے ہیں۔ بحالیکہ ایسا ہونا محسوس نہیں کیا جاتا ہے اور نہ محسوس کیا جاتا ہے کہ ہم خود ان پر غالب آکر معاملہ کو الٹ سکتے ہیں اور اپنے آپ کو اس قسم کے مشورات دے سکتے ہیں۔ جو صحت بخش اور خوشگوار ہوں۔

آؤ ہم صاف دلی کے ساتھ غور کریں کہ مضر ذاتی مشورات ہم پر کس حد تک غالب ہیں۔

اور جب ہمیں اپنے اندر کوئی ایسا نیا مفقود اتی مشورہ نظر آئے تو دل کھول کر سنیں کیونکہ اس سے بڑھ کر صحت بخش و رزش اور کوئی نہیں۔ اس کے بعد ہمارا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ نہ صرف اپنے آپ کو اس سے برعکس مشورات دیں۔ بلکہ ہر روز صبح کے وقت اپنے آپ کو اس قسم کی طاقت بخش اور خوشگوار خیالات سمجھائیں۔ جو دن بھر ہم پر غالب رہیں۔ ایسا کرنے سے ہمیں محسوس ہوگا۔ کہ نہ صرف من اللہ بدن پر اختیار عظیم رکھنا ہمارے حیطہ امکان میں ہے۔ بلکہ ہم اپنے آپ کو بہت سی ایسی باتوں کا عادی کر سکتے ہیں۔ جنہیں ہم پہلے اپنی طاقت سے خارج سمجھتے تھے۔ بہت لوگوں کے لئے یہ ایک بالکل نئی اور عجیب بات ہے۔ کہ اگر کسی شخص کو اچھی طرح نیند نہ آتی ہو۔ تو وہ اپنے آپ کو نیند بھر کر سونے کا عادی بنا سکتا ہے۔ لیکن ہم ایک سابقہ فصل میں ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص ایسا کرنے سے قاصر ہے تو اس کی وجہ اکثر یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ان قوائے سے کام نہیں لیتا جو اسے حاصل ہیں۔

اسی طرح ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ اگر قوت ارادی سے کام لیا جائے اور روحانی قوائے کو زیادہ زیادہ کام میں لایا جائے تو ہر ایک سمجھ دار مرد و عورت کے لئے ممکن ہے کہ وہ کیرکٹر (چال چلن) کے نقائص دور کر کے اس قسم کی صفات حاصل کر سکے جن کی اس میں کمی ہے۔ اور جنہیں حاصل کرنے کا اسے شوق ہے۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے۔ کہ اس مطلب کے لئے نہ صرف نیکی۔ صداقت۔ اور صفات حسنہ پر اعتماد عظیم بلکہ اس کے حصول کا شوق ضروری ہے۔ ویسا ہی نہ رکھنے والا اور دائمی شوق اور کوشش جس سے کام لے کر ہم کسی نئے علم۔ نئے ہنر۔ یا نئے کھیل کو سیکھتے ہیں۔ اس جدوجہد میں کامیابی کا دارو مدار انفرادی کیرکٹر پر ہے۔ کیونکہ جو بات ایک شخص کی کمزوری میں داخل ہے وہی دوسرے کی طاقت میں شامل سمجھی جاتی ہے۔

ہماری خوش نصیبی ہے کہ جب نئی صفات پیدا کرنے کی کوشش شروع کرتے ہیں۔ تو ہر بار جب ہم اس نئے کام کو ایک خاص طریقہ پر سرانجام دیں تو آئندہ اسے اسی طریق پر سرانجام دینا زیادہ زیادہ آسان ہوتا جاتا ہے۔ پس اگر ایک موقعہ پر میں کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالوں جس کا زبان سے ادا کیا جانا نامناسب ہے تو اس کے بعد ہر بار ایسا کرنے میں زیادہ زیادہ آسانی پیدا ہوتی جائے گی۔ اگر ایک بار میں قول و فعل کی پابندیوں کو دور کر دوں اور راست خیالات سوچوں۔ اور راستی کے نعال ہی کر دوں تو وہ سب کمزور پابندیاں تھوڑے سے ہی

دنوں میں دو ہو جائیں گی۔ اور میں پورے طور پر آزاد ہو جاؤں گا۔ اگر کسی ایسے موقعہ پر جب مجھے آنسو بہانے چاہئیں۔ میں ایک بار پوری کوشش کرکے مسکراؤں تو یہ بات میری فطرت میں داخل ہو جائے گی۔ کہ اپنے ذاتی رنج پر دوسروں کی خوشی کو مقدم سمجھوں +

امریکہ میں کتابوں کا جو سلسلہ قیام صحت کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس میں اس بات پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے کہ اجتماع خیالات کے ذریعے ہم بہت سی ایسی باتیں کر سکتے ہیں جن کی ہمیں خواہش ہے۔ اور جوں جوں ہم ان پر اپنے خیالات کو مرکوز کریں۔ وہ ہماری طرف کھچی چلی آتی ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ بات بہت بڑی حد تک صحیح ہے۔ اور کم از کم اس میں کچھ بھی شبہ نہیں۔ کہ جب تک پوری توجہ مرکوز نہ کی جاوے۔ کوئی کام کی بات سرانجام نہیں پاسکتی۔ اور ہم جن تبدیلیوں کو ظہور میں لانا چاہتے ہوں ان پر روزمرہ اپنے خیالات کو مرکوز کرکے ہی ہم رفتہ رفتہ ان خیالات کو افعال کی صورت میں لانے لگتے ہیں۔ مانا کہ جدوجہد عظیم ہے۔ اور اس کا سلسلہ قبر تک چلتا ہے۔ مگر کیا اس میں یہ امر موجب طمانیت نہیں۔ کہ اس کی بدولت ہمیں کوئی ایسی بات حاصل ہو سکتی ہے۔ جو ہمارے دائرہ اختیارات سے باہر تھی۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ اگر انسان دن بدن ترقی کی راہ پر قدم نہ رکھے تو زندگی میں ایک قسم کی سڑاند پیدا ہو جاتی ہے۔ جب انسان سمجھ لے کہ میں نے اپنا مدعا حاصل کر لیا۔ تو جانو کہ اس کی سب ترقیاں مسدود ہو گئیں فی الحقیقت ناکامی ہی کامیابی کی شہادت ہے۔ اور اس لئے اسے اس لحاظ سے خوش آمدید کہنا چاہئے کہ اس کی بدولت ہمارے اندر از سر نو تحریک پیدا ہوتی ہے ۔

بالارادہ کوششوں کو مرکوز کرنے سے ہم ان قوائے کو حاصل کر سکتے ہیں جنہیں ہم سمجھتے تھے کہ ہمارے اندر موجود نہیں۔ کیونکہ یہ بالکل صحیح ہے ہم میں سے اکثر راہ زندگی پر گذرتے ہوئے اسے محسوس نہیں کرتے کہ ہمارے اندر کس قدر خفیہ طاقتیں اور امکانات ہیں۔ جنہیں صرف کوشش ہی کے ذریعے پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ہم میں سے بہتیرے جس طرح ان سے بن پڑتا ہے۔ زندگی کی منزل کو عبور کرتے ہیں۔ وہ اس راستہ کو پسند کرتے ہیں جس پر گلاب کے پھول بکھرے ہوئے ہیں۔ اور ان تلخیوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ جو زندگی کی ہموار سطح کو کھردرا بناتی ہیں۔ بجائیکہ انہیں محسوس کرنا چاہئے۔ کہ ایسا کرنے میں وہ اس ورثہ عظیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جو زندگی پر دیوتاؤں کی طرح چلنے کے متعلق انہیں حاصل ہے۔ یہ صحیح ہے کہ جب ایک بار ہم

ذاتی تعلیم کا سلسلہ شروع کریں تو لامحدود دنوں تک ہمیں محنت مشقت کرنی پڑتی ہے اور روح کی عظمت کو جسے ان مشکلات پر غالب آنے والے حاصل کرتے ہیں صرف حوصلہ افزا لمحوں اور روحانی عروج کے موقعوں پر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس قسم کا ایک لمحہ۔ اس قسم کا ایک موقعہ ہمارے اس کام میں حیرت خیز رفتار پیدا کر دیتا ہے۔ اور دوامی سکون کے دائرہ میں ہماری جد و جہد کے سال لمحے معلوم ہونے لگتے ہیں۔

ان باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انجام کار ہم اس سے زیادہ حاصل کر لیتے ہیں جس قدر کے لئے کہ ہم نے کوشش شروع کی تھی۔ ہم چلے تھے۔ راحت کی تلاش میں مگر آخر کار ایک اس قسم کے سکون کو حاصل کر لیتے ہیں۔ جو ہمارے اندر دبا ہوا پڑا ہے۔ جو ہر جگہ ہمارے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ وہ سکون جسے کوئی ظاہری نواحی تبدیلی بدل نہیں سکتی۔ اور جسے زندگی کے طوفان بھی صرف ڈانواڈول کر سکتے ہیں دور نہیں کر سکتے۔ اس قسم کا سکون اس وقت ہمیں رفتہ رفتہ بے محسوس طریقہ پر حاصل ہونے لگے گا۔ جب ہم اچھی طرح محسوس کرنے لگیں گے کہ اگر ہم آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ تو زندگی کا مدعا بہت رفیع ہے۔ اور وہ مدعا کیرکٹر کی تیاری ہے۔ جب ایک بار یہ خیال ہمارے اندر جاگزیں ہو گیا تو پھر ہم ادنیٰ باتوں پر اکتفا کرنا پسند نہیں کرتے۔ پھر وہ مدعائے عظیم ہی ہماری زندگیوں کی کلید بن جاتا ہے اور ہم حوادث کی پہاڑیوں اور دشوار گذار ندیوں کو عبور کرنے میں حوصلہ پانے کے لئے نیکی۔ راستی۔ اور صفات حسنہ کا ایک ناممکن معیار پیش نظر رکھنے لگتے ہیں۔ مقدس گریل نے اسی طرح راؤنڈ ٹیبل کے نائٹس کو عظیم رفیع کاموں کی سر انجام دہی پر آمادہ کیا تھا۔

ختم شد

خدا کا لاکھ شکر ہے

جس کے بیحد کرم و فضل سے کوی نو دو ویدبھوشن شری پنڈت
ٹھاکر دت شرما ویدایڈیٹر طبی اخبارات دیش اپکارک و ویدامرت اس قابل ہوگئے
کہ ایک ایسی دوائی کی ایجاد کریں۔ جو کہ خلق اللہ کیواسطے ایک نعمت ثابت
ہو رہی ہے۔ او ر دیکھو کہا انسانوں کے دکھ دور کر رہی ہے پرماتما کی کرپا سے

امرت دھارا

نے اس قدر نام پایا ہے کہ اسکی مفصل تعریف کیواسطے سینکڑوں صفحے کی کتاب
چاہئیے اس کے نام کی وجہ سے محکمہ ڈاکخانہ نے خاص ڈاکخانہ بنام امرت دھارا کھول رکھا ہے
کھول رکھا ہے و لاہور کی کمیٹی نے قابل وید امرت دھارا بھون کی مشرق
کی طرف جو نئی سڑک نکالی ہے اسکا نام امرت دھارا روڈ رکھا ہے

موجد کی خواہش ہے کہ امرت دھارا ملک کے کونے کونے میں پہنچے اور
اس سے لوگ فائدہ اٹھاویں۔ اس کارخانہ میں اور بھی سینکڑوں عمدہ عمدہ
ادویات تیار رہتی ہیں۔ آیندہ صفحوں کو مطالعہ فرماویں +

المشتہر

ہیرانند شرما مینجر امرت دھارا و دیش اپکارک و ویدامرت لاہور

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور

امرت دھارا رجسٹری شدہ

اعلیٰ قسم کا تسلی بخش علاج

امرت دھارا کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایشور کی مہربانی سے امرت دھارا اب جس قدر نامور پایا ہے کہ نام سنتے ہی ہر ایک سمجھ جاتا ہے کہ یہ وہی دوائی ہے جو کہ تقریباً ان کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بڈھوں بچوں یا جوانوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے۔ انسانوں کے علاوہ حیوانات چرند و پرند کی امراض پر بھی مفید ثابت ہو چکی ہے۔ جو اندرونی و بیرونی دو نو طرح استعمال کیجاتی ہے اور اچانک حملہ کرنے والی امراض کا اچانک ہی قلع قمع کر دیتی ہے۔ ہر رتبہ کے اصحاب کے قریب ۲۰ ہزار سارٹیفکٹ موجود ہیں۔ جس نے ایکبار ہی آزمایا یہی رائے دی کہ ہر شخص کو ہر وقت امرت دھارا پاس رکھنی چاہیئے۔ اور کوئی بال بچوں والا گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔

اصلی و نقلی میں فرق کرو

امرت دھارا کے اشتہار کے بعد اکثر اشتہار ایسی ادویات کے نکلتے رہتے ہیں ہر شخص امرت دھارا جیسی دوائی کا مالک بننا چاہتا ہے۔ کوئی اپنی کتاب کی بکری کیواسطے لوگوں کو یقین دلاتا ہے کہ نسخہ امرت دھارا کا اسمیں ہے۔ کوئی بازاری دوائی کو امرت دھارا کہہ کر بیچنے کا دھوکہ کرتے ہیں خوب طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ مگر سچ جانیئے کہ اصل و نقل میں فرق ہے امرت دھارا کا نسخہ سوائے میرے کوئی نہیں جان سکتا۔ جو کہتا ہے غلط کہتا ہے۔ سب معمولی نقلیں ہیں۔ ان نقلوں سے بھی ہماری نقل ابھی رہے گی۔ جو ہم ۱۲ ارنی شیشی بیچتے ہیں۔ یہ اس واسطے بنائی گئی ہے کہ لوگ اصل و نقل میں فرق کر سکیں۔ اُس کا نام آبحیات ہے۔ جتنی شیشی امرت دھارا کی عہ میں دیتے ہیں اتنی آبحیات ۱۲ ار میں دیتے ہیں۔

نام امراض جن میں امرت دھارا مفید ہے

ہر قسم کی دردسر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ذات الجنب۔ نمونیا۔ پیٹ درد۔ نزلہ۔ زکام۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ اروچی۔ اپھارا درد دانت۔ قولنج۔ اسہال۔ پیچش۔ قراقر معدہ وغیرہ کل امراض معدہ۔ قے۔ مرگی۔ درد دانت۔ دانتوں کو پانی لگنا۔ خون یا ناسور دندان وغیرہ کل امراض دانت۔ درد کان۔ زخم کان۔ کرم۔ ورم گوش۔ بہرہ پن وغیرہ کل امراض کان بواسیر ناک۔ چھینک۔ بدبوئے بینی وغیرہ کل امراض ناک۔ درد چشم۔ دھند۔ جالا وغیرہ امراض آنکھ پھوڑا پھنسی ہر قسم کا زہر۔ مدان کالا سنا۔ داد۔ چنبل۔ بھڑ۔ مکھی۔ کھیل۔ بچھو۔ سانپ۔ باولا کتا۔ چوہا وغیرہ کا ڈنگ ہر قسم سوزاک۔ آتشک۔ گلٹیاں۔ بدھ۔ درد مفاصل۔ ورم۔ تمام دردہا اندرونی و بیرونی۔ چوٹ۔ بواسیر گرمی دماغ۔ طاعون۔ سل۔ تپ دق۔ پرسوت۔ امراض دل۔ امراض جگر۔ بائی گولا۔ پردر۔ احتباس حیض۔ خنازیر۔ امراض بچگان۔ بکھیر۔ سوج زبان۔ منہ کا پکنا۔ سوج لب۔ درود ڑھ۔ گلے پڑنا۔ آواز بیٹھنا۔ نیچے یا اوپر خون جانا سوج۔ پھوڑہ پستان۔ ورم طحال وغیرہ امراض تلی۔ خروج مقعد۔ بھگندر۔ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ زخم کا پھولنا وغیرہ امراض زنان۔ رنگھن باؤ۔ پنڈلی کا پھولنا۔ پتی۔ خارش خشک و تر۔ چھپاکی۔ کثرت پسینہ۔ تیزاب وغیرہ سے جلنا وغیرہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ! وغیرہ وغیرہ وغیرہ!!

امرت دھارا کے ۲۰ ہزار سارٹیفکٹوں میں سے دو چار چیدہ چیدہ سارٹیفکٹ دیئے جاتے ہیں

جناب راجہ صاحب سٹیٹ اڈوے پوڈاکخانہ دھرم جے گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں: "براے مہربانی مشہور دوائی امرت دھارا کی دو شیشی بذریعہ وی پی روانہ کر دیجئے ......"

جناب بابو امبالعل صاحب ایم۔ اے سول جج بھاراپٹن لکھتے ہیں: "جناب پنڈت صاحب! آپ کی امرت دھارا پچھلے دو تین سال سے استعمال کر رہا ہوں۔ اور مجھے یہ کہنے میں ذرا تعمل نہیں ہے کہ آپ کی ادویات اکثر کر کے مفید ہوتی ہیں امرت دھارا اکسیر ہے اور اس کو میں ہمیشہ پاس رکھتا ہوں۔ یہ بلا شبہ ہر حالت میں فائدہ مند ثابت ہوئی ہے اور فوری فائدہ بخشتی ہے۔"

جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کونسل آف ریجنسی ریاست ٹہری گڑھوال سے لکھتے ہیں: "کرپا کر کے ۴ شیشی امرت دھارا بوالیسی ڈاک بذریعہ وی پی روانہ فرماویں۔"

جناب کنور چند سین ایڈ یگانگ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب ہلکر آف اندور تحریر فرماتے ہیں: "کرپا کر کے امرت دھارا کی تین بڑی شیشیاں بذریعہ وی پی ارسال فرماویں عجیب چیز ہے۔"

جناب راے صاحب جگن ناتھ صاحب ای اے سی میانوالی سے تحریر فرماتے ہیں: "میں نے امرت دھارا کو کئی موقعوں پر برتا۔ مفید پایا۔"

جناب بابو بھائی پی ڈسائی ڈپٹی فرانچی بمبئی لکھتے ہیں: "براے مہربانی امرت دھارا کی تین شیشیاں بنام آر آر ہینڈ۔ جنرل مرچنٹ پوسٹ الزبتھ جنوبی افریقہ کے نام روانہ کر دیں۔ اس صاحب نے امرت دھارا کو اپنے بچے کے مرض میں برتا اور بہت مفید پایا ہے ......"

جناب پنڈت نریندر ناتھ کول صاحب گورنر قلمرو جموں تحریر فرماتے ہیں: "ایک شیشی امرت دھارا کی بھیجدیں۔ اور رسالہ بھی۔ یہ عجیب دوائی ہے۔"

جناب کنور لچھمن سنگھ صاحب رئیس ریاست سکیت تار دیتے ہیں: "امرت دھارا کی ایک بڑی بوتل روانہ فرماویں۔"

جناب دیوی پرشاد صاحب چترویدی مجسٹریٹ سنبل پور لکھتے ہیں: "امرت دھارا میں حیرت انگیز اوصاف دیکھے حقیقت میں اسم بامسمےٰ ہے مرض کا داخلہ ہوتے ہی اگر امرت دھارا دیجاوے۔ تو یقیناً انسان ناقابل امراض تک بچ سکتا ہے۔"

مسز ایچ ایچ پیٹرسن ۲۴۲ افٹ روای او کلیولینڈ امریکہ سے لکھتی ہیں: (ترجمہ انگریزی چٹھی) "امرت دھارا کو میں نے اپنے کنبے میں استعمال کیا ہے میں دل و جان سے تصدیق کرتی ہوں۔ کہ جن امراض کیواسطے لکھا ہے مفید ثابت ہوئی۔"

جناب مسز اے جانس صاحبہ چناب سے تحریر
فرماتی ہیں:۔ (ترجمہ انگریزی) "میری لڑکی نے پچھلے
ہفتہ ایک شیشی امرت دھارا آپ سے منگوائی تھی
یہ بہت ہی عجیب چیز ہے بیشک یہ قابل تعریف ہے
مخلوق خدا کے لئے ایک نعمت ہے۔ میں یاد
کرتی ہوں کہ کبھی اس سے جدا نہ ہونگی۔ کیونکہ یہ
تمام امراض میں فائدہ کرتی ہے۔

اگر مجھے اس کی ذرا پہلے خبر ہوتی تو ممکن ہے
میرے پیارے خاوند کی قیمتی زندگی اس سے بچ جاتی
امرت دھارا کی جس قدر تعریف کروں۔ کم نہیں ہے
کوئی بھی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ
سامنے ہی نہیں آسکتی"۔

جناب ایم این صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر
منڈلہ۔ (ممالک متوسط) سے لکھتے ہیں:۔
"میں نے آپ کی امرت دھارا ایک وجع المفاصل
کے مریض پر آزمائی اور بہت ہی مفید پائی مجھے
معلوم ہوا ہے کہ اس دوائی کی بڑی بکری ہے اور
دن بدن مشہور ہو رہی ہے۔ ہر طرح سے اس کو
کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں"۔

شریمان مہاتما منشی رام جی گورنر گورو کل
کانگڑی تحریر فرماتے ہیں (ترجمہ از ہندی)
"ماشٹر پنڈت ٹھاکر دت جی نمستے۔ ۲۹ نومبر کی
رات کو میرے پیٹ میں درد ہوا۔ ۳۰ نومبر کو صبح
۵½ بجے تک ہوتا رہا۔ جب آپ کے امرت دھارا
لے کر پیا۔ تب سے کچھ درد ٹھیرا اور دوسری بار
پینے سے بالکل دور ہو گیا۔ دوسرے دن بھی
صبح سر میں درد تھی۔ پھر امرت دھارا سونگھا یا
بند ۵ منٹ تک آرام رہنے پر پھر درد شروع ہوا
تب میں نے پرانایام سے ورزش کی جس سے
درد جاتا رہا۔ اس سے پچھلے درد کے دور کرنے
میں میں نہیں کہہ سکتا کہ امرت دھارا کا بھی حصہ
ہے یا نہیں۔"

شری سوامی نتیانند جی سرتی مہاراج.
ایڈیٹر پاتر شانتی کنج شملہ سے لکھتے ہیں
(ہندی کا ترجمہ) "آپ کی بنائی ہوئی امرت دھارا
اوشدھی کا میں نے اور دیگر سجنوں نے استعمال
کر کے دیکھا ہے۔ سچ مچ رام بان اوشدھی ہے
جن امراض کا آپ نے ذکر کیا ہے ان میں سے چند
پر استعمال کیا تو جو کچھ لکھا ہے ویسا پھل پایا۔
میری رائے میں ہر شخص کے پاس امرت دھارا
ضرور رہنی چاہیئے"۔

جناب سردار دلوا سنگھ صاحب ذیلدار
چک مہابھدر تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور
سے تحریر فرماتے ہیں "ایک لڑکا ۱۰ سال کا جا رہا
تھا اچانک بیہوش ہو کر گر گیا امرت دھارا کی
۵ بوند ہمراہ پانی دی گئی۔ فوراً ہوش آ گیا واقعی
امرت دھارا ہر مرض کا حکمی علاج ہے یہ لڑکا
ایک گھنٹہ تک بیہوش رہا امرت دھارا دیتے
ہی جینے لگ گیا"۔

جناب پنڈت رام بھجدت صاحب
وکیل چیف کورٹ پنجاب و مالک اخبار
ہندوستان لاہور۔ تحریر فرماتے ہیں "میں نے
امرت دھارا کو نزلہ زکام بلغم۔ درد سر۔ وجع المفاصل
درد اعصابی کے واسطے استعمال کیا۔ اور اس کو
بہت ہی پر تاثیر پایا ہے"۔

جناب امر سی لعل صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس

سچی مجسٹریٹ و جج عدالت خفیفہ مولا لیہ راج اودے پور میواڑ سے تحریر فرماتے ہیں۔

میں اپنے دو سال کے مسلسل تجربہ کے بعد پبلک کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں کہ امرت دھارا میں سب فوائد بلا شک و شبہ موجود ہیں کہ جن کو موجد اصلی صاحب پنڈت ٹھاکر دت شرما جی نے اپنے اشتہارات میں ظاہر کیا ہے واقعی کوئی گھر بہت اور بال بچے والے گھر ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ جس میں امرت دھارا ہر وقت موجود نہ ہو۔ وقت بے وقت ہر قسم کے خطرات مرض سے فوق العادت طور پر حفاظت کرتی ہے۔ اگر میں اپنے تجربات کو ظاہر کروں تو ایک طولانی کیفیت معجزات کی ہوجائیگی اس لئے اس قدر ہی کافی ہے کہ ہم کو اس یقین کے ساتھ ایک شیشی امرت دھارا کی اپنے مکان میں موجود رکھنا چاہئے کہ گویا ایک ڈاکٹر اور حکیم تجربہ کار مکان میں حاضر ہے

جناب رائے اودلوال جی صاحب ایم اے ایل ایل بی جج لاہور تحریر فرماتے ہیں:

"امرت دھارا کو میں نے خود مندرجہ ذیل مرضوں پر بارہا مفید پایا ہے (۱) کان درد (۲) سر درد (۳) بچھو کا ڈنگ (۴) بھڑ کا ڈنگ (۵) دند گھٹنہ (۶) درد بائی (۷) درد دانت (۸) بخار (۹) پیٹ درد (۱۰) اندر سے پکا ہوا گلا (۱۱) آنکھ درد (۱۲) کان کا بہنا (۱۳) ران کا لاسنا (۱۴) ضرب کا لگنا میں یہاں یہ لکھنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں ہر جگہ صرف امرت دھارا کو ہی برتتا ہوں اور جو لوازمہ دوائیاں آپ کے اشتہار میں علیحدہ علیحدہ مرضوں کے لئے جو امرت دھارا کے ساتھ درج ہیں۔ میں نے کبھی نہیں لیں آجکل پاکٹ کیس کی بابت بہت کچھ اشتہارات نکل رہے ہیں۔ میری رائے میں بہت سی دوائیوں اور پاکٹ کیسوں کا خریدنا بالکل ہی بے فائدہ ہے

امرت دھارا ایک اس قسم کی دوائی ہے جو بہت سی بیماریوں میں بہت جلد فائدہ دیتی ہے اور جس کے [illegible] کوئی [illegible] دوا دم نہیں رکھ سکتی میری رائے میں یہ دوائی درحقیقت امرت ہے اور اس کے اجزا اس قسم کے ہیں کہ جن سے کبھی کوئی نقصان نہیں ہوسکتا۔

رائے بہادر ٹھاکر رام صاحب رائے بہادر بھائی پرمنند ٹ پولیس [illegible] تحریر فرماتے ہیں۔

مہربانی فرما کر بندہ جناب پنڈت صاحب تسلیم! مزاج شریف آپکی تیار کردہ دوائی موسومہ امرت دھارا کا میں نے خود اپنے چند دوستوں پر استعمال کیا ہے۔ واقعی نہایت قابل قدر اور نادر دوائی ہے یہ لکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کوئی گھر اس دوائی بغیر خالی نہ رہنا چاہئے۔ شیشی آسانی سے پاکٹ میں بحالت سفر رکھ سکتے ہیں۔ جس قدر تعریف اس کی کی جاوے تھوڑی ہے سچ تو یوں ہے کہ دریا کوزہ میں بند ہے۔"

جناب پنڈت جی صاحب دام اقبالہ

تسلیم!۔ گزارش ہے کہ بندہ نے امرت دھارا کو مندرجہ ذیل مرضوں پر بارہا تجربہ کیا ہے جس کا فوری اثر حیرت انگیز ہے۔ قے۔ دست۔ درد شکم۔ بدہضمی۔ نظر بند۔ قراقر شکم۔ درد سر کہنہ بخار موسمی۔ ڈنگ بچھو۔ ناسور۔ درد دانت دفعیہ درد کان۔ درد سول۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب۔ قولنج۔ درد جگر و پسلی خشک کھانسی وغیرہ وغیرہ

مگر میں چار مرضوں پر اس کا استعمال حیرت انگیز کام کر چکا ہے جن کی کیفیت مفصلہ ذیل ہے :-

سنکھیا کا زہر اتار دیا

ایک مریض جو سم الفار کھا چکا تھا اور دست و قے جاری ہو چکے تھے اور قریب ہلاکت کے ہو چکا تھا اس کی تین ہی خوراک سے قے و دست موقوف ہو گئے۔ اور مریض کو ہوش و حواس آنے لگے جس کو حکیموں نے لاعلاج کہا تھا اور آخری حالت دیکھ کر دوائی موقوف کر بیٹھے تھے۔

سرسام اور آخری حالت

ایک مریضہ جسکو شدت سے بخار میں سرسام ہو کر گیارہ روز ہو چکے تھے اور آخری وقت قے جاری ہو کر کف حلق میں آکر رک گیا تھا۔ تمام جسم سرد اور نبض ساقط ہو چکی تھی۔ یہ حالت میں ۲۵ قطرے خالص امرت دھارا کے دیئے گئے۔ ۵ یا ۶ منٹ میں ہی مریضہ حرکت کرنے لگی۔ اور نبض بھی اصلی حالت پر آگئی۔ اور اسی طرح ۲۵ قطرے فی خوراک مریضہ کو تین روز تک دیئے گئے۔ سرسام کافور ہو گیا اور بخار کو بھی تخفیف ہو گئی۔

ڈاکٹر بھی علاج نہ کر سکے

ایک مریض جس کے شکم میں کسی قسم کی غذا تحلیل نہیں ہوتی تھی۔ جس نے کئی قسم کے ڈاکٹری یونانی و وید کے علاج کئے تھے ادھر غذا کھائی اور ادھر قے ہو جاتی تھی ۱۲ روز امرت دھارا استعمال کرنے سے صحت کلی ہو گئی۔

مرنے سے بچا لیا

ایک مریضہ کو جس کے دائیں طرف سر کے ایک قسم کا سوج ہو چکا تھا۔ جو کامل ۲ منٹ تھا چہرہ ایک ہی جانب ورم آگیا۔ جس کو دبانے سے مانند روئی کے نکلنے کے نرم معلوم ہوتا تھا۔ اور اس میں شدت سے درد تھا اور مریضہ بالکل بے چین رہتی تھی۔ آخر امرت دھارا کا استعمال کیا گیا اور دو شیشی ختم ہونے پر کل شکایات رفع ہو گئیں!!

راقم۔ محمد عبد الحفیظ حکیم و عامل۔ ایلور ضلع کرشنا

جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب منشی فاضل

ایڈیٹر رفیق الاطبا لاہور تحریر فرماتے ہیں:-

امرت دھارا با مسما الفہ آبحیات ہے۔ آبحیات کی طرح دائمی زندگی نہیں بخش سکتی۔ مگر مردہ صورت مریضوں کے حق میں مسیحائی اعجاز دکھاتا اور ان کار افتادوں کو جو چارپائی پر پڑے موت کو فراق نامہ لکھا کرتے ہیں، منٹوں میں تندرست و توانا بنا دینا کیا آبحیات سے کم رتبہ ہے میں اسے اکثر امراض پر استعمال کرتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں مجھے متعدد امراض میں سے قریباً نصف پر برتنے کا اتفاق ہوا ہے اور تیر بہدف پایا ہے۔ خدا پنڈت صاحب کو اس مفید ایجاد کے بدلے میں ضرور کوئی رتبہ دکھلائیگا اور ہم لوگوں کا فرض ہے کہ پنڈت صاحب کی اس ایجاد کی قدر کریں اور ہاتھوں ہاتھ خریدیں۔"

"ایک گائے نے بچہ دیا اور آنول نہ گری"

تو فوراً اس میں دس بوندیں دیدیں اور پورے ایک گھنٹہ کے بعد کل آنول گر پڑی"

راقم۔ کانشی رام دت مدرس مدرسہ بدی

بیل کا سینگ ٹوٹ گیا تھا

جناب پنڈت جی صاحب تسلیمے۔ حال یہ ہے کہ امرت دھارا پہنچی میرے بیل کا سینگ ٹوٹ گیا تھا۔ خون بند نہیں ہوتا تھا امرت دھارا کے دس قطرے ڈالنے سے فوراً خون بند ہو گیا اور جس مرض کے اوپر دی جاتی ہے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ در اصل یہ آبحیات ہے۔

راقم۔ دلیپ سنگھ از مقام علی پور

۹۹ مرد اور ۸۴ عورات

امرت دھارا کی شیشیاں وصول ہوئیں۔ مگر طاعون یہاں کی بہت زوروں پر ہے کوئی گاؤں باقی نہیں ہے اب زیادہ

لوگ ظاہر یعنی بیمانوں سے دوا کیواسطے آتے ہیں ان کو مفت ہیں دیجاتی ہے اسوجہ سے زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ میں اچھے طور پر امرت دھارا کو آزمائش کر چکا ہوں یہ کہتا ہوں کہ یہ دوا ہر مرض پر اکسیر ہے اسکی تعریف بیان نہیں کر سکتا ہوں بیشک آپ نے کمال کیا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ زمانہ سابق میں لقمان و ارسطو و افلاطون حکیم بہت نامی تھے ویسا ہی اس زمانہ میں لقمان کی طرح آپ بھی ہیں۔ اس دوا کے سامنے سب دوا ہیچ ہے۔ اب کی دفعہ طاعون میں بہت آدمی صحتیاب ہوئے۔ دو شیشیاں میں نے خرچ کیا ۹۹ مرد اور ۸۴ عورات پر جسمیں سے ۷ مرد اور ایک عورت مر گئی ۹۲ مرد اور ۷۴ عورت اچھی ہوئیں صرف لگانے اور پانی میں پلانے سے ایک شیشی اور پانی ہے اور خرچ زیادہ ہے لہذا دو شیشہ امرت دھارا کی رعایتی قیمت پر بذریعہ ویلیو فوراً روانہ کیجئے۔ بیمار بہت ہوتے ہیں۔ اب شفاخانہ اور حکیم کے پاس بہت کم لوگ آتے ہیں ایک ایک مرتبہ جاتے ہیں۔ وہ اپنے گاؤں میں کہتا ہے وہاں کے لوگ برابر آتے ہیں اس وقت آپ کی دوا کا شہرہ ہے۔

راقم۔ عبد الغفور سوداگر ڈاکخانہ اکبر پور ضلع فیض آباد"

دیوانہ گیدڑ کا زہر عجیب وقوعہ

"حضرت آپکی امرت دھارا کا کرشمہ کہاں تک بیان کروں امرت دھارا اسم بامسمٰے ہے گویا کہ خضر بزرگ ظلمات نے بذریعہ آپکے آبحیات کو ہم لوگوں کیواسطے دنیا میں بھیجا تاکہ ہم لوگ اس سے بہرہ یاب ہوں۔ یوں تو بہت سے مرضوں میں استعمال کیا فوراً فایدہ پایا۔ خصوصاً گلگنڈ اور گلمار میں تو بعینہ آبحیات ہے۔ ہیضہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ پیچش کے لئے بھی آزمایا۔ بہت ٹھیک اثر اگر جناب نے تعجب کی بات ایک یہ ہے کہ ماہ ذلقعدہ میں میری والدہ ماجدہ کو گیدڑ دیوانہ نے کاٹا۔ جب ہم لوگ اس کی زیست سے بالکل مایوس ہو گئے۔ کیونکہ اسی طرح دیوانہ لومڑی کے ڈنگ اور زہر سے میرا والد ماجد انتقال فرمایا تھا۔ بایں وجہ ہم لوگ قایل ہیں کہ یہ زہر لا علاج ہے مگر آپ کی امرت دھارا شیشی میرے گھر میں اسوقت موجود تھی۔ پرچہ ترکیب استعمال دیکھا۔ دیکھ کر کچھ امید ہوا اور والدہ ماجدہ کو اس کا استعمال کرانے لگا اور زخم پر مالش کرتا رہا۔ اب بفضلہ تعالیٰ زخم بالکل اچھا ہے اور والدہ ماجدہ بفضل خدا صحتیاب ہیں۔ اب کچھ غم کی بات نہیں ہے آپ کو آپ کی بنائی ہوئی دوا کا کرشمہ لکھتا ہوں۔ تاکہ آپ خود اپنے کردہ پر مسرور اور پبلک بھی واقفکار رہے۔ اور آبحیات سے فیض یاب ہوتے رہیں۔ اسکو آپ اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیویں اور کیا عرض کروں۔

راقم مولوی ابو عمر محمد عبد الرحیم بسن گاؤں"

کہتے تھے ہماری اپنی بنائی ہوئی امرت دھارا ہے

"میں نے نمونہ امرت دھارا سر درد کے واسطے ایک شیشی لی۔ لیکن مجھے صرف شیشی کا ½ حصہ لگانے سے صرف ۴ منٹ میں آرام ہو گیا پھر مجھے درد داڑھ کی بہت سخت ہو رہی تھی۔ میں نے بازار سے بہت دوائی لگائی۔ اور ایک دو شخص یہ بھی کہتے تھے کہ یہ امرت دھارا ہے ہم نے اپنی بنائی ہے لیکن مجھے آرام نہ ہوا۔ میں پنڈت جی کے پاس خود گیا۔ اور میں نے امرت دھارا لگائی فوراً فائدہ ہوا

دسا ئیمں داس صراف کوچہ کنٹا سمگل لاہور)

اکثروں نے امرت دھارا کی نقل کی ہے

اور امرت دھارا کی طرح کل امراض کے دور کرنے میں اپنی اپنی ایجاد کردہ ادویات کو بڑے بڑے لچھے دار الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ مگر میں ان سب کا تجربہ کر چکا ہوں اس شعر کے

مطابق پایا ہے سہ

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

راقم - محمد ابراہیم از متھرا -

نقل نقل ہے اور اصل اصل ہے

"مکرم معظم جنابہ زاد الطافکم بتسلیمات نیازمندانہ قبول باد - موجب عرض یہ کہ میعاد گذشتہ کے بعد پھر اسی رعایت کی خواستگاری کرنی - اگرچہ خلاف تہذیب و برعکس شائستگی ہے مگر تاہم آپکے ہمدردانہ اور رفاہ عام کا جوش مردانہ کو مدنظر رکھ کر میں نے یہ جرات کی ہے کہ آپ کی توجہ کو رعایت کی طرف مبذول کراؤں - بیشک آپکی دوائی امرت دھارا نے وہ شہرت پائی کہ دوسری دواؤں کو یاد شاید نصیب ہو گو کہ اس کی نقلیں کی گئی ہیں مگر اصل اصل ہے اور نقل نقل ہے - مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید کا مقولہ اس پر صادق آتا ہے امرت دھارا اصلی نے وہ کام دکھلایا کہ نقلی جہاں پوری بھی خرچ ہو جائے - تاہم اتنے ندارد بن آپ سے نی الحال چھ شیشی امرت دھارا کی بقیمت رعایت کا طالب ہوں کہ بذریعہ وی پی ارسال فرماکر ممنون کیجئے

رسید غلام صمد احمدی مدرس ہائی سکول - ملک اوڈیسہ - ضلع پوری"

امرت دھارا کا نسخہ کون جانتا ہے

امرت دھارا نے اپنی سریع التاثیری اور خوبیوں کی وجہ سے جب بیشمار نام حاصل کیا بچہ بچہ اس کے نام سے واقف ہوا - تو اب کون شخص ہے جو امرت دھارا کا نسخہ جاننے والا اپنے آپ کو جتلانا نہیں چاہتا ہے بڑے بڑے قابل معززین جو شاید لیں تو ایک ہی دوائی

دوائی عوارض پر مفید ہوتا - بابیں اس شخص کے پیچھے ..... کرنے کی کوشش کرتے ہم نے خود دیکھے ہوں ..... کہ امرت دھارا کا نسخہ آتا ہے

امرت دھارا مشہور دوائی کا نسخہ جاننا ایک فخر ہو گیا ہے

اور جو جو باتیں لوگ اس بات کو سچ ثابت کرنے کے واسطے بناتے ہیں وہ سب یہاں لکھی بھی نہیں جاسکتی ہیں - ایک دفعہ قصور کے پاس سے ایک گاہک کے خط کو پڑھ کر تو میں دنگ رہ گیا - ہاں کوئی آدمی ہے وہ کہتا تھا کہ میں امرت دھارا کا نسخہ جانتا ہوں - اس نے کہا کہ پنڈت جی کے سوائے کوئی جان ہی نہیں سکتا ہے تب اس نے کہا کہ پنڈت جی سے تو میں نے سیکھا ہے - ایک بار پنڈت جی یہاں آئے ہم نے ان کو خوب شراب پلائی - جب وہ بیہوش ہوگئے تو ہم نے امرت دھارا نسخہ دریافت کر لیا - اس حرام خور شخص نے اپنے مطلب کی سدھی کیواسطے

مجھے شرابی بھی بنا دیا

مجھے کئی اس طرح کے خط بھی آتے ہیں کہ یہاں ایک سادھو آیا ہے میں نے ہی امرت دھارا کا نسخہ ان کو بتلایا ہے - دوسرا لکھتا ہے یہاں ایک سادھو ہے وہ کہتا ہے میں نے و پنڈت جی نے امرت دھارا کا نسخہ اکٹھا سیکھا تھا وہ میرے گر بھائی ہیں - میں اب سادھو ہوگیا ہوں کہیں سے خط آجاتا ہے کہ یہاں ایک دوائی بیچنے والا شخص آیا ہوا ہے جو کہتا ہے میں پنڈت جی کے ہاں دوائی بنانے پر نوکر تھا اور میں نے نسخہ سیکھ کر نوکری چھوڑ دی جس دن یہ اشتہار لکھ رہا ہوں اس سے اول دن کلکتہ سے ایک خط آیا کہ وہاں کوئی مسلمان حکیم ادھر سے گئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ امرت دھارا

نسخہ میں نے بھی پنڈت جی کو بتلایا تھا۔ غرضیکہ اس طرح سے کئی شخص ہم کو معمولی سمجھ کر حیران کرتے رہتے ہیں۔

بعض لوگ حاسد بھی ہیں

ان کے لیئے یہ بہت دکھ اور رنج کی بات ہے کہ ایک شخص کیوں بڑھ رہا ہے۔ کل یہ ہمارے برابر تھا۔ آج یہ اس قدر اونچا ہوگیا ہے بس یہ وہ دیکھ نہیں سکتے ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ ہر جگہ جہاں جاویں لوگوں سے یہ کہتے پھریں کہ امرت دھارا کا یہ نسخہ ہے اخباروں کے اندر لکھتے رہیں کہ ہم ایک کل امراض پر مفید نسخہ بتلاتے ہیں۔ قانون کے ڈر سے امرت دھارا کا نام نہ لکھا لکھ دیا کہ تقریباً ویسا نسخہ ہے اور اس طرح اپنے دل کے غبار نکالے۔ میرے پاس ایک شخص کا خط موجود ہے جس نے لکھا کہ یا تو مجھے فلاں نسخہ بتلاؤ یا میں ایسی دوائی تمام اخباروں میں لکھتا ہوں۔ میں نے نسخہ نہیں لکھا اور اس نے کوئی اخبار نہیں چھوڑے۔

اس میں امرت دھارا کا نسخہ ہے

لوگوں نے سمجھ لیا کہ کسی کتاب کی بکری کیواسطے اس سے زیادہ اور کیا تعریف ہوسکتی ہے کہ اس کے اندر امرت دھارا کا نسخہ ہے۔ بس کتابیں لکھی گئیں اور اشتہار دیے گئے اور اس طرح سے ہزار ہا روپیہ ان لوگوں نے معمولی کتابوں سے اسواسطے کمایا کہ وہ ظاہر کرتے تھے کہ اس کے اندر امرت دھارا کا نسخہ ہے

اس طوفان بے تمیزی میں مجھے خوشی تو یہ ہے کہ جو لوگ امرت دھارا کو استعمال کرتے ہیں۔ اصول نے ان باتوں پر یقین نہیں کیا۔ اور امرت دھارا کی بکری آج تک بڑھتی گئی مگر رنج صرف یہ ہے کہ جن لوگوں نے ان پر اعتبار کیا ان کو امرت دھارا جیسی عجیب چیز کے وقت بے وقت استعمال کا موقع نہیں ملا ہے۔

جتنے نسخے آج تک مشہور ہوئے یا لکھے گئے

وہ سب امرت دھارا کی معمولی سی نقلیں ہیں کسی نے ایک کسی نے دو جنوں کو کافور کے ساتھ ملا تا امرت دھارا سمجھ رکھا ہے۔ کیسے یہ اتنے مفید کام کرسکتی ہے بیشک چھوٹی موٹی عام امراض میں اس کا فائدہ ہوتا ہے مگر دیرینہ مزمن امراض میں یا سخت امراض میں جس نے دیا بھر وسہ کیا دھوکہ کھایا فرق کو دکھلانے کیواسطے ایک نقل ہم نے بھی بنا رکھی ہے اور اس کو

آب حیات

کے نام سے ۱۲ فی شیشی میں بیچتے ہیں۔ دوستو سچ جانو کہ امرت دھارا کا نسخہ میرے سوائے اور کوئی نہیں جانتا ہے۔ یہ ہماری ایجاد ہے اور ابھی تک ہمارے پاس ہے۔ ایک ہندوستانی بھائی کی اچھی ایجاد کی قدر کرو۔

دھوکے سے بچو نقل و اصل میں تمیز کرو!!

امرت دھارا دیش اپکارک اوشدھالیہ میں اور بھی سینکڑوں ادویات تیار ہوتی ہیں

طبی نمائشوں میں اس کارخانہ کی ادویات کو تمغے مل چکے ہیں اور ہزارہا سارٹیفکٹ موجود ہیں

چند ضروری ادویات موجودہ اوشدھالیہ کے نام مختصر اوصاف اور قیمت

اپنی ادویات کی سریع التاثیری اور عمدگی کے بھروسہ پر اول ہی اول نمونہ کے طریق کو ہم نے جاری کیا تھا یعنی پیشتر اسکے کہ آپ دوائی خریدیں۔ اگر آپ پسند فرماویں یا آپ کو کسی قسم کا شک ہو آپ اول اس کا نمونہ منگوالیں۔ پھر اگر دوائی اپنی تعریف آپ کرے اور منگوالیں ورنہ صاف ہم کو لکھیں تاکہ ہم مفید نہ ہونیکی وجہ معلوم کریں۔ نمونہ کے اندر دوائی وہی ہوتی ہے۔ مقدار تھوڑی اور قیمت معمولی ہوتی ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ وی پی پر ۴ر زاید خرچ کم از کم آجاتا ہے جس کا آدھ سیر سے کم وزن اور پانچ روپیہ سے کم قیمت ہو ۴ر کی چیز پر ۴ر اور چار روپیہ کی چیز پر بھی ۴ر زاید وی پی کا خرچ آتا ہے۔

یہ صرف مختصراً فہرست ہے دوسری ہر قسم کی ادویات تیار رہتی ہیں نیز مکمل فہرست کبھی تیار نہیں ہوسکتی ہے۔ کیونکہ ہمیشہ نئی نئی ادویات تجربہ ہوتی اور تیار ہوتی رہتی ہیں

نام دوائی	بالکل مختصر اوصاف و قیمت — ادویات متعلقہ امراض مخصوصہ مرداں اول درج ہوتی ہیں
اکسیر مہت (۱) باجی کرن اوشدھ	بہت سی مقوی ادویات کا مجموعہ ہے۔ نامردی کی تقریباً تمام حالتوں کو مفید ہے۔ یہ امراض مخصوصہ مرداں کیواسطے جنرل دوائی ہے۔ ضعف باہ کے علاوہ امراض بادی بلغمی۔ کھانسی و نزلہ زکام درد کمر۔ درد جوڑ کو مفید ہے۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام کو نیز نافع ہے۔ تاثیر معتدل ہلکی گرمی ہے قیمت ۴ گولی للعہ ۳۲ گولی عما۔ نمونہ ۸ گولی ۸ر۔ خوراک اکثر ایک گولی صبح و شام
اکسیر (۲) لکھشمی ولاس رس	لکھا ہے کہ یہ رس رکمن نے شری کرشن جی مہاراج کو بنایا تھا۔ دودھ کیا تھ ہمیشہ کھاوے تو بوڑھا بھی موافق جوان ہو جاوے۔ کام دیو کے سماں ہو جاوے سینیات۔ ذیابیطس بھگندر گلے کی سوجن۔ سنگرہنی پیچش۔ کھانسی۔ زکام۔ بواسیر۔ درد جوڑ۔ درد گلو و درد چشم۔ بدبو منی۔ گل گنڈ۔ درد سر۔ کثرت طمث وغیرہ کو مفید ہے۔ بخار یا اور امراض کے بعد جو کمزوری کمی باہ جریان وغیرہ ہوتی ہے۔ اس کو خاص طور پر مفید ہے۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام کو نافع ہے قیمت ۴ گولی للعہ ۳۲ گولی عما۔ نمونہ ۸ گولی ۸ر۔ خوراک اکثر ایک گولی صبح و شام۔
اکسیر (۳)	مقوی باہ ہے ہر جاڑے میں ایک ماہ کھا چھوڑنے سے کبھی طاقت کم نہ ہوگی۔ گئے گذرے بھی قادر ہو جاتے ہیں۔ بوڑھے موافق جوان کے عام خوراک ایک گولی صبح ایک شام قیمت جس میں کستوری ملی ہے۔ ۴ گولی للعہ ۳۲ گولی عما۔ نمونہ ۸ گولی ۸ر۔ جس میں کستوری نہیں ملی۔ مگر مقوی باہ باقی سب اشیاء وہی ہیں ۴ گولی عما ۳۲ گولی عہ ۸ گولی نمونہ ۴ر

ملنے کا پتہ:۔ کارخانہ امرت دھارا۔ لاہور۔

نام ادویات	بالکل مختصر اوصاف و قیمت ادویات متعلقہ امراض مخصوصہ مردان اول درج ہوتی ہیں
اکسیر ۱۱	مقوی دل و دماغ جگر و معدہ و مثانہ ہے۔ مفرح قلب ہے۔ سرعت جریان۔ احتلام کو نافع ہے۔ باقوتی کا کام بھی دیتا ہے۔ خاص کر نوجوانوں کے لیے ان کی طاقت رہتی ہے اور بڑا فائدہ کرتی ہے۔ مقوی باہ ہے۔ امیروں کے کھانے لائق ہر مزاج کے موافق دوائی ہے۔ اس کا جزو اعظم سونا ہے۔ قیمت ۴۶ گولی عہ۔ ۱۶ گولی عہ۔ نمونہ ۴ گولی ۱۰؍
اکسیر ۱۲ دھات پاچی کرن	خاص طور پر مریضان سرعت کیواسطے ہیں۔ سہ پہر کو ایک گولی دودھ سے کھانے سے اسکا اثر ہوتا ہے۔ ہر روز صبح و شام ایک گولی کھانے سے سرعت کی بیماری دور ہوتی ہے۔ اسکے کھانے والے کو کھانسی، نزلہ، زکام، درد کمر وغیرہ بادی و بلغمی نہیں ستاتی ہیں۔ قیمت ۲۰ گولی عہ۔ نمونہ ۵ گولی ۳؍
اکسیر ۱۵ مکر دھوج	ویدک ادویات میں راجہ مانا جاتا ہے۔ چند ادویات اسکی جزو اعظم ہیں جس کا بنانا از حد مشکل ہے۔ بہت کھانے سے ہی اصلی جوانی آتی ہے۔ منی قابل اولاد بنا دیتا ہے۔ ویرج کی سب امراض قطعی دور ہوتی ہیں۔ اچھے حکیم اور وید ہمیشہ اسکو اپنے پاس رکھتے اور اکثر کھاتے ہیں۔ جنکو خریدنے کی طاقت ہے انکو پھر اور ادویات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ قیمت ۶۰ فی تولہ ہے۔ فی ماشہ للعہ۔ خوراک معمولی ۴ رتی ہے۔ ہر سال ایک تولہ اسکو کھا چھوڑیں۔ تو عمر طبعی تک لے جاتا ہے
اکسیر ۱۶ برہت بنگیشور رس	اسمیں کشتہ سونا، کشتہ چاندی، کشتہ مروارید، کستوری، کشتہ ابرک سیاہ، بھیم سینی کپور وغیرہ اشیاء شامل ہیں۔ مفرح، مقوی بھی ہے۔ جریان فوراً دور کرے۔ کثرت احتلام و سرعت کو نافع ہے۔ ویرج پیدا ہوتا ہے۔ گاڑھا ہوتا ہے۔ ہر قسم کا پرمیہہ اور پیشاب کا بار بار آنا دور ہوتا ہے۔ حرارت غریزی رطوبت فضیلہ، طاقت منی۔ رنگت منہ اس سے بڑھتا ہے۔ پرانے بخار روک بھی دیتے ہیں۔ مقوی دل و دماغ و جگر ہے۔ قیمت ۳۲ گولی للعہ روپیہ۔ نمونہ ۸ گولی اعہ؍
اکسیر ۲۰ منمتھ رس	بڈھوں کو جوان اور جوان کو پہلوان بنانے کیواسطے یہ نسخہ شوجی مہاراج کا تجویز کردہ ہے۔ خوبی یہ ہے کہ تیز نہیں ہے دیرپا اور آہستہ آہستہ فائدہ کرتا ہے۔ ہمیشہ کھانے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ سرعت۔ احتلام۔ جریان کو دور کرتا ہے اور مقوی باہ ہے۔ بمبئی کے ایک ستر سالہ بوڑھے ۲ بچوں کے باپ نے مجھے لکھا تھا کہ ایام جوانی سے ہر جاڑے میں ۲ ہفتہ اسکو کھانے کا عادی ہے اور وہ اب تک بھی پوری قوت رکھتا ہے۔ اور اولاد پیدا کرنے کے قابل ہے۔ کھانسی، نزلہ، زکام، دمہ، یرقان، بدہضمی کو نافع ہے۔ خون پیدا کرتا۔ مقوی بھی ہے۔ قیمت ۴۶ گولی للعہ، ۳۲ گولی عہ۔ نمونہ ۵ گولی ۸؍
اکسیر ۲۴ دودھ گھی ہضم	اسکے ایک چاول سے ایک رتی تک حسب مزاج روزانہ کھانے سے دودھ گھی ہضم کرنیکی طاقت دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ سیروں تک نوبت پہنچتی ہے۔ ۴ دن کے اندر کافی اثر معلوم ہوتا ہے۔ ۴۰ دن کے اندر سیروں دودھ ہضم ہونے لگتا ہے۔ ۴۰ دن کے استعمال سے تمام امراض بلغمی بادی کو فائدہ کرتا ہے۔ دودھ گھی ہضم کرنے کی طاقت ہمیشہ کیواسطے بڑھا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ (صہ) ۳ ماشہ ایک روپیہ چار آنے (عہ)

ملنے کا پتہ:- کارخانہ امرت دھارا لاہور۔

نام دوائی	بالکل مختصر اوصاف بمعہ فوائد امراض مخصوصہ مردان کے متعلق ادویات مندرجہ ذیل ہیں
مومیائی سلاجیت مصفّا	یونانی میں مومیائی اور سلاجیت میں فرق رکھا ہے مگر ویدک میں جسکو سلاجیت کہتے ہیں اسی کا نام مومیائی ہے۔ یہ پتھروں کا قدرتی جوہر ہے جسے صاف کر لیا جاتا ہے تو ایک اکسیر چیز ہو جاتی ہے جو کہ دافع جریان منی اور جریان الرحم ہے سوزاک قرحہ سرعت۔ احتلام نزلہ مثانہ وغیرہ کو مفید ہے اور مقوی باہ ہے اگر بعد از مجامعت کھا دیں۔ تو کمزوری فوراً دور ہو جاتی ہے امراض چھاتی کھانسی سل۔ دق کو بھی نافع ہے چوٹ لگنے پر پینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے ٹوٹی ہڈی کو جوڑتی ہے۔ اسکے علاوہ اور بہت سی امراض میں بھی نافع ہے۔ رسائن ہے قیمت فی تولہ ۸ ہے معمولی ۸ تولہ بھی ہے۔ اور ایک مومیائی کے اندر کشتہ سونا وغیرہ ملا کر خاص طور سے بناتے ہیں جو بدن کو طاقتور کر کے کل اعضاء کو تقویت دیتی ہے۔ خون صالح پیدا کر کے امراض چھاتی کو دور کرنے میں بیمثل اور قوت بڑھانے میں بے نظیر ہو جاتی ہے قیمت [illegible] تولہ ہے
اکسیر ۲۴ فلک سیر	اوصاف نام سے ہی ظاہر ہیں۔ اسکے کھانے سے طبیعت میں نشاط اور خوشی آتی ہے۔ مفرح ہے۔ دل و دماغ کو نہایت ہی خوش کن و مقوی تر ہوتا ہے۔ جریان۔ سرعت احتلام کا قلع قمع ہوتا ہے۔ اگر سپید کو دو تین ماشہ کھا لیویں۔ عجب سرور آتا ہے اور ممسک بلا نشہ ہے قیمت پانچ تولہ ۸ نمونہ ایک تولہ ۔ کستوری۔ عنبر۔ یاقوت۔ زمرد۔ موتی۔ سونا۔ چاندی زعفران۔ مفرحات وغیرہ اس کی بناوٹ میں شامل ہیں +
نام دوائی	مختصر تعریف و قیمت — اکسیر کشتہ جات جو امراض مخصوصہ مردان میں برتے جاتے ہیں لکھتے ہیں
اکسیر ۱۸ کشتہ شنگرف	قوت باہ پیدا کرنے میں بے نظیر مانا گیا ہے پٹھوں کو غیر معمولی طاقت بخشتا ہے۔ نامردی کا زبردست علاج ہے۔ عصابی ہے۔ امراض بادی و بلغمی مثلاً فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ دمہ بلغمی۔ کھانسی وغیرہ کو اکسیر ہے۔ خون صالح پیدا کر کے چہرہ کو سرخ کرتا ہے قیمت فی تولہ [illegible] روپیہ ۶ ماشہ [illegible] نمونہ ایک ماشہ [illegible] سردیوں میں استعمال کریں۔ درجہ خاص ۱۰ روپیہ تولہ ہے۔
اکسیر ۱۹ کشتہ قلعی درجہ اوّل	یہ سوا سو پٹھ سے اول صاف کیا جاتا ہے پھر کشتہ کیا جاتا ہے۔ کشتہ چاندی بھی اسکے سامنے کچھ نہیں۔ جریان۔ پرمیہ۔ سوزاک۔ قرحہ کو نافع ہے اور مقوی باہ ہے۔ مرد کو بنگ اور گھوڑے کو چنگ اسکے واسطے صادق ہے قیمت فی تولہ [illegible] روپیہ۔ ۶ ماشہ [illegible] روپیہ اور نمونہ ۱ ماشہ [illegible] خوراک ایک رتی +
کشتہ قلعی معمولی	قلعی کو عام طور پر صاف کر کے بنایا جاتا ہے اوصاف تقریباً وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے۔ مگر تاثیر ذرا دیر میں۔ قیمت [illegible] فی تولہ ۔ ۳ ماشہ [illegible] +
اکسیر ۲۵ کشتہ ترودھاتہ	قلعی سیسہ و جست کا اکٹھا نہایت خوبصورت زرد رنگ کا کشتہ ہے جو جریان و جریان الرحم کو دور کرنے بیج کو گاڑھا کر کے قدرتی امساک پیدا کرتے ہیں عجیب چیز ہے قیمت [illegible] فی تولہ [illegible] ۶ ماشہ اور نمونہ ۱ ماشہ ۸
اکسیر ۲۶	مقوی اعضائے رئیسہ ہے دل و دماغ جگر گردہ۔ مثانہ۔ اعضاء تناسل سب کو قوت عظیم بخشتا ہے مقوی اعصاب و باہ۔ دودھ گھی ہضم کرنے والا۔ حرارت غریزی کا محافظ ہے [illegible]

ملنے کا پتہ۔ کارخانہ امرت دھارا لاہور

نام دوائی	مختصر تعریف و قیمت ۔ کشتہ جات جو امراض مخصوصہ مردان میں تیر بہدف ثابت ہوئے ہیں لکھتے ہیں
	بھی اگر ایک دفعہ کھا لو ۔ سالہا سال کی ضائع شدہ طاقت عود کرے ۔ جریان ۔ سرعت احتلام ۔ ذیابیطس ضعف باہ نسیان ۔ کمزوری دل سب دور ہوں ۔ قیمت فی تولہ ۱۲ روپیہ ۳ ماشہ ۶ روپیہ ۔ ۱ ماشہ ۲ ۔ نمونہ ۴ رتی ۱۸
کشتہ سونا درجہ دوم	اوصاف وہی ہیں مگر ویسا سریع التاثیر نہیں ہے ۔ قیمت تولہ ۴ روپیہ ۳ ماشہ ۱ ماشہ ۵ ۔ ۴ رتی ۸
کشتہ مرجان	اگر مزاج مریض جریان وغیرہ کو دیا جاتا ہے سستی مگر بڑی عمدہ دوائی ہے ۔ دردسر دائمی نسیان نزلہ ۔ زکام دسل کو نافع ہے ۔ گرمی مثانہ کو دور کرتا ہے ۔ جلن پیشاب کو بھی نافع ہے ۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے ۸ ۔ ۶ ماشہ ۴
کشتہ سنکھیا درجہ خاص	یہ کشتہ سنکھیا خاص طور پر قوت باہ کیواسطے تیار کیا گیا ہے ۔ ۲۴ دن کے اندر کافی قوت آتی ہے ۔ اور ۴۰ دن کے اندر تو غضب ہی ہوتا ہے ۔ اسکے علاوہ تمام بادی بلغمی امراض کو اکسیر ہے ۔ بڈھے کو جوان بناتا ہے ۔ قیمت ۳ ماشہ ۵ فی ماشہ ۲ روپیہ ۔ نمونہ ۲ رتی ۸ ۔ خوراک ایک خشخاس سے ایک چاول تک ہے
کشتہ سنکھیا	امراض بادی و بلغمی گنٹھیا ۔ فالج ۔ لقوہ ۔ دمہ ۔ کھانسی بلغمی ۔ دردکمر ۔ بوڑھوں کی بلغم وغیرہ کو نافع ہے اور مقوی باہ ہے ۔ قیمت فی تولہ ۵ ۔ ۶ ماشہ ۳ ۔ ۱ ماشہ ۱۰
کشتہ چاندی	جریان ۔ احتلام ۔ سرعت ضعف معدہ ضعف باہ کو نافع ہے ۔ ذیابیطس دھڑکن دل کو مفید ہے ۔ قیمت فی تولہ ۶ روپیہ ۔ ۳ ماشہ ۲ ۔ نمونہ ۱ ماشہ ۱۰
کشتہ فولاد شنگرفی	یہ کشتہ فولاد شنگرف کے ملاپ سے کیا جاتا ہے ۔ امراض منی مثل سرعت ۔ رقت ۔ جریان کو دور کر کے قوت باہ کو بڑھاتا ہے ۔ خون صالح پیدا کرتا ہے اور مقوی جگر ہے ۔ سفیدی رنگت کو دور کرتا ہے ۔ قیمت فی تولہ ۲ ۔ ۳ ماشہ ۶
کشتہ فولاد درجہ خاص	یہ کشتہ اصلی فولاد کا بڑی محنت سے ۲ سال کے اندر تیار ہوتا ہے ۔ یہی خوراک میں نامرد کو مرد کرنیکی قوت رکھتا ہے ۔ بڈھے ازکار رفتہ بھی اس کو کھانے کے بعد اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوئے ۔ ۲۷ دن کھا کر طاقت برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے ۔ ہمیشہ تیار نہیں رہتا ہے کیونکہ ایک بار بک جانے سے پھر دیر میں تیار ہوتا ہے ۔ قیمت ۳ ماشہ ایک سو پچاس روپے (۱۵۰ روپیہ) ۳ رتی سولہ روپے
کشتہ فولاد درجہ خاص	یہ اصلی فولاد کشتہ بھی کئی مہینوں میں تیار ہوتا ہے ۔ بڑا مقوی باہ ہے ۔ خون صالح پیدا کر کے چہرہ کو چند دنوں میں سرخ کرتا ہے ۔ مقوی اعضاء رئیسہ ہے اور دافع امراض منی ہے ۔ نامرد کو مرد بناتا ہے ۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے (۵) ۶ ماشہ ۳ ۔ ۱ ماشہ ۱۰
کشتہ فولاد	ضعف باہ ۔ جریان ۔ سرعت وغیرہ کو نافع ہے اور مقوی جگر ہے ۔ رنگ کو سرخ کرتا ہے ۔ قیمت ۸ فی تولہ ۔ ۳ ماشہ ۱

ملنے کا پتہ :۔ کارخانہ امرت دھارا لاہور

نام دوائی	مختصر تعریف و قیمت — کشتہ جات جو عام امراض میں برتے جاتے ہیں
کشتہ سرمہ سفید	امراض گرمی میں مفید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸/) فی تولہ
کشتہ سنگ جراحت	کھانسی۔ سل۔ تپ۔ سوزاک اور امراض صفراوی میں مفید ہے قیمت فی تولہ ۸/
کشتہ سنگ یشب	امراض دل اور خفقان اور دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ
کشتہ جست	بطور سر پانی جانا۔ دھند۔ غبار کو اور درد مفاصل۔ سرعت ..... کھانسی وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ/)
کشتہ صدف مروارید	سوزاک کے لئے بے نظیر ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ دمہ اور کھانسی کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸/)
کشتہ بارہ سنگھا	تمام اقسام درد دل۔ درد مفاصل۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ۔ درد گھٹنہ۔ نقرس وغیرہ کو نافع ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۸/)
کشتہ سنگ یہود	امراض گردہ و مثانہ کو مفید ہے۔ پتھری کو دور کرتا ہے۔ درد گردہ کو نافع ہے نیز سوزاک کو بھی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸/)
کشتہ زہر مہرہ خطائی	زہروں کو دور کرتا ہے۔ امراض گرمی میں برتا جاتا ہے۔ دل کو تقویت دیتا ہے۔ اور بہت سی امراض کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸/)
کشتہ عقیق	تپ ہائے کہنہ۔ حرارت جگر و دل۔ دھڑکن۔ ضعف اعضائے رئیسہ۔ سوزش گردہ و مثانہ۔ ذیابیطس اور ضعف باہ کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ درجہ اول عہ تولہ
کشتہ زردھا سنکھیا دار چکنا و سنکھیا	وجع المفاصل۔ آتشک۔ فالج۔ لقوہ وغیرہ کل امراض بادی بلغم کو دور کرتا ہے۔ نیز مقوی باہ ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے (للعہ)
گندھک مصفیٰ	امراض جلدی پھوڑا پھنسی وغیرہ کو مفید ہے قیمت فی تولہ ۸/
شنگرف سے نکالا ہوا پارہ	جہاں مصفیٰ پارہ ڈالنا ہو اس کو ڈال سکتے ہو۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ/)
گندھک دبا مصفیٰ کی ہوئی	رسوں میں بھی ڈالی جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ/)
کشتہ ہڑتال ورقی	تمام امراض کو بدرقہ مناسب دور کرتا ہے خاص طور پر امراض فساد خون۔ آتشک بخار ہر قسم امراض منی کو نافع ہے۔ قیمت فی تولہ برنگ سفید (صہ/) پانچ روپے
کشتہ سنکھیا زرد	از حد مقوی ہے۔ بال جلدی سفید نہیں ہونے۔ اور اس کی مداومت جوانی میں سفید شدہ بالوں کو پھر سیاہ کرتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ
نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت (اب طلا متعلقہ امراض مخصوص مرداں درج ہوتے ہیں)
طلاء ا	کچھ خوشبو دار ہے۔ بوڑھوں کو بھی قادر بناتا ہے۔ بوڑھوں کو خاص طور پر مفید ہے۔ جلوقوں کو اور جو شوقیہ طاقت بڑھانا چاہیں۔ یہ طلاء مفید ہے رگوں پٹھوں کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۴ ڈرام پانچ روپے (صہ/) ایک ڈرام ایک روپیہ چار آنہ (عہ۴/)

ملنے کا پتہ :- کارخانہ امرت دھارا۔ لاہور

نام دوائی	مختصراً اوصاف و قیمت (اب طلاء متعلقہ امراض مخصوصہ مرداں درج ہوتے ہیں)
طلاء ۲	یہی ہے۔ جو امراض مخصوصہ مرداں کی اکسیر ہے اور جوڑوں پر مالش کرنے سے درد بند کرتا ہے۔ اور مجلوقوں کو طلاء او پار کے پورا فائدہ دیتا ہے قیمت ۲ ڈرام عہ نمونہ ۴ر
ممسک طلاء ۳۔ طلاء	مجلوقوں کو خاص طور پر مفید ہے۔ معمولی حالتوں میں بہت نفع بخشتا ہے قیمت ۲ ڈرام ایک روپیہ (عہ) نمونہ ۲ر
طلاء ۴ طلاء مایوسین	یہ بڑا سخت ہے چھڑے کا ایک پرت اتار دیتا ہے۔ مگر مجلوقوں کے رگ پٹھوں کو بہت جلد درست کرتا ہے۔ ۳ دن کے استعمال سے کافی طاقت آتی ہے بشرطیکہ کوئی کھانے کی دوائی بھی اچھی ساتھ ہو۔ کیونکہ طلاؤں کے استعمال کے ساتھ مقوی دوائی کا ہونا ضروری ہے۔ مایوس العلاجوں کو بھی اس طلاء سے فائدہ ہوا ہے یعنی۔ کجی کو دور کر کے پوری طاقت بخشتا ہے۔ قیمت ۲ ڈرام تین روپے (سہ) نمونہ ۱۲ر
طلاء ۶ درازی	اس کے لگانے سے درازی و فربہی ہوتی ہے۔ قیمت چار روپے (للعہ) نصف ۲ روپے نمونہ آٹھ آنے (۸ر)
طلاء ۷ ضماد تیزی	ضرورت سے ایک گھنٹہ قبل ½ ماشہ لگایا جاتا ہے۔ طاقت مکمل ہوتی ہے۔ ملذذ بھی ہے جس نے ایک بار بھی آزمایا حیران ہوا۔ قیمت ۵ تولہ ۶ ماشہ ۲ر نمونہ ۱ ماشہ ۸ر
طلاء ۸ ملذذ شاہان	تعریف اسکی کیا کریں جس نے ایک بار آزمایا اس کے لئے بیتاب ہوا۔ از حد ملذذ۔ از حد خوشبودار جہاں ہو مہک جائے۔ ایک چاول کافی ہے۔ قیمت فی تولہ بارہ روپے (۱۲) ۔ تین ماشہ چار روپے (للعہ) اور نمونہ ایک ماشہ قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱؍۲)
طلاء ۹ ملذذ	بہت ملذذ ہے۔ طرفین کو مفید ہے۔ سچی خوشی کا باعث ہے۔ بے نظیر ہے قیمت ۳۲ گولی ۲ر۔ ۱۶ گولی ۱ر۔ نمونہ ۴ر
طلاء ۱۰ مقوی و ممسک	یہ ضماد نہ صرف مقوی باہ ہے۔ اور درازی و موٹاپا بخشتا ہے۔ بلکہ ممسک بھی ہے۔ جو لوگ دوائی بند ہیچ کھانا پسند نہیں کرتے۔ اُن کے کام کی چیز ہے۔ قیمت عہ نمونہ ۴ر

نام دوائی	مختصراً اوصاف و قیمت (اب عورتوں بچوں کی ادویات درج ہوتی ہیں)
پردرانتک لوہ	کسی قسم کا پردر کثرت حیض یا استحاضہ ہو سرخ پیلا سفید۔ اس سے دور ہوتا ہے۔ درد کمر۔ سوم روگ وغیرہ کو نافع ہے۔ حیض کی بے قاعدگی دور ہوتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ نمونہ ۴ر
عرق مدر حیض	حیض کا کم آنا۔ یا نہ آنا۔ یا درد سے آنا۔ اور ان سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کر کے حیض کو کھول کر صاف کرتی اور طاقت بخشتی ہے۔ عورتوں کے واسطے ٹانک دوائی ہے قیمت ۴ اونس ۱ر نمونہ اونس ۵ر
دوائی جریان الرحم	عورتوں کو جو سفید پانی جاتا ہے جس کو لیکوریا شویت پردر جریان الرحم۔ سیلان رطوبت رحم وغیرہ کہتے ہیں۔ خواہ کسی قسم کا کسی درجہ کا ہو۔ اس سے آرام آجاتا ہے۔ قیمت ۴ خوراک دو روپے (عہ) نمونہ ۸ خوراک بارہ آنے (۱۲ر) معمولی حالتوں میں ۵ خوراک ہی کافی ہیں

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت (اس صفحہ پر عورتوں بچوں کے متعلق ادویات کا ذکر ہے)
گربھ چنتامنی	حاملہ عورات کی تمام امراض بخار، کھانسی، بدہضمی، سوجن، جی متلانا، قے، دستہال، درد پیٹ، سردی وغیرہ کو مفید ہے۔ حاملہ کی کوئی بھی بیماری ہو۔ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ بحالت حمل کی ہر قسم کیواسطے بھی امرت دھارا مفید ہے قیمت ۴۲ گولی عہ نمونہ ۱۲ گولی ۴ر
[illegible]	جن عورتوں کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے ان کو جب حمل کا پتہ لگے اسی وقت اس دوائی کو شروع کر کے اول تو کل زمانہ حمل تک ورنہ اس ماہ کے اخیر تک جس میں حمل گرتا ہے اس دوائی کو کھانا چاہیئے۔ اکسیر دوائی ہے۔ نہ صرف حفاظت حمل کرتی ہے۔ بلکہ بعدہ زچہ و بچہ کو کئی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ قیمت فی پاؤ عـہ روپے۔ آدھ پاؤ پانچ روپے۔ اس سے کم منگوانے کا فائدہ نہیں ہے۔
نسخہ عظمٰی (بیٹھا پھل) (حیرت انگیز اعجاز)	یہ ایک عجیب دنیا کو حیرت میں ڈالنے والی دوائی ہے جب حمل ہو جاوے۔ تو ۲ ماہ کے بعد تیسرے مہینے جبکہ اعضا بنتے ہیں اس کو صرف ایک دن ۳ گولی کو ہی دودھ سے کھلایا جاتا ہے تاکہ ناقابل بیان طاقت سے یہ ایسا کرتی ہے۔ کہ لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ چاہے حمل کے اندر لڑکی ہو یا لڑکا۔ جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے واسطے خاص طور پر نعمت خداداد ہے۔ اقرار اس کے ساتھ یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر لڑکی پیدا ہو تو قیمت واپس کر دی جاویگی۔ یہ اقرار اسواسطے ہے۔ کہ نئی بات ہونے سے کئی لوگ یقین نہیں کرتے یا دس روپے خرچ کرنے سے جھجکتے ہیں۔ قیمت دس روپے (عـہ)
اٹھرا کی دوائی (دیوہکم پتر رس)	بعض عورتوں کی اولاد ہو ہو کر مر جاتی ہے جس کو اٹھرا یا سوکھیا مسان کی مرض کہتے ہیں حمل ہو جانے پر تمام حالت حمل میں اور چند ماہ بعد تک ان گولیوں کو کھلایا جاتا ہے اور ایشور کے فضل سے بچہ زندہ رہتا ہے۔ قیمت سات سو گولی عـہ روپے
دایہ لائق	یہ دوائی جننے کے وقت دینے سے عورت بچہ بآسانی جنتی ہے۔ خون کم حسب ضرورت ہی جاری ہوتا ہے اور وضع حمل کے بعد ہونیوالی امراض دور ہوتی ہیں قیمت عہ نمونہ ر
سکھ شانتی	اس دوائی کے صرف کمر پر باندھنے سے بچہ بآسانی پیدا ہوتا ہے۔ قیمت عـہ جو ایک بار کو کافی ہے
پتر پھل	جبکہ مرد کی منی ٹھیک ہو یہ گولیاں عورت کو کھلائی جاتی ہیں۔ اول تو پہلے ہی مہینے ورنہ حد ۳ ماہ کے اندر ایشور کی کرپا سے حمل ٹھہر جاتا ہے۔ قیمت ۴۲ گولی جو ۳ ماہ کو کافی ہیں عـہ
امراض بچگان چورن	بچوں کی اکثر امراض مثلاً بدہضمی۔ دست۔ بخار۔ کھانسی وغیرہ کو مفید ہے ہر گھر والے کو گھر میں رکھنا چاہیئے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر) نمونہ دو آنے (۲ر)
دوائی ڈبہ اطفال	ڈبہ اطفال یعنی بچوں کی پسلی روگ کیواسطے یہ دوائی اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے ۲ ماشہ ایک روپیہ (عـہ ر)
اکسیر بچگان	یہ بچوں کے واسطے ٹانک دوائی ہے بدہضمی۔ قبض دائمی۔ ہرے پیلے دستوں کا آنا۔ بچہ کا [illegible] پیاس بچے کا سوکھتے جانا۔ اور ہمیشہ بیمار رہنا۔ گرمی کا زور ہونا۔ سب

ملنے کا پتہ کارخانہ امرت دھارا لاہور

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت — اب بھی ادویات متعلقہ بچگان کا ذکر کرتے ہیں۔
"	دور ہوتے ہیں۔ قیمت ۴۶ گولی عہ نمونہ ۸ گولی ۲ر
پھولو پھلو (عجیب دوائی)	یہ سوکھیا مسان کی عجیب دوائی ہے۔ اسکو صرف کمر پر ملا جاتا ہے۔ اور وہاں سے باریک باریک کرم نکلتے ہیں۔ جو اسی مرض کا باعث ہوتے ہیں۔ تین دن کے اندر کل کرم نکل جاتے ہیں اور وہ بچہ جو دن بدن سوکھ رہا تھا۔ اور ہڈیاں نظر آتی تھیں۔ اب تر و تازہ ہونا شروع ہوتا ہے۔ قیمت امراء سے سو روپیہ۔ عوام سے پانچ روپیہ عہ غریبوں سے عہ

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت — اب مختلف امراض کی دوائیاں اور اپنی پیٹنٹ دوائیاں کو درج کرتے ہیں
دوائی آتشک	آتشک سخت مرض ہے۔ جو کہ اگر بے پرواہی کی جائے۔ پشتوں تک پیچھا نہیں چھوڑتی۔ آتشک نر و مادہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ نر میں زخم سخت صرف عضو تناسل پر ہوتے ہیں۔ مادین میں خون پر اثر چلا جاتا ہے اور بدن پر پھوٹ پڑتا ہے۔ اس کا پہلا زخم معمولی ہوتا ہے اسکے تین درجے ہیں۔ درجہ اول میں زخم صرف عضو پر ہوتا ہے۔ درجہ دوم میں بدن پر سیاہ داغ پھنسیاں تانبے کے رنگ کی اور چھوٹے چھوٹے زخم نکلتے ہیں۔ اور درجہ سوم میں ہڈی تک اثر چلا جاتا ہے۔ بڑے بڑے زخم کوڑھیوں کی طرح ہوتے ہیں آتشک کیواسطے کئی ادویات تیار رہتی ہیں۔ عام طور پر یہ ہیں۔ جو حالات آنے پر خود تجویز کرکے بھیج دیتے ہیں دوائی آتشک ع۲ یہ دوائی آتشک کے تینوں درجوں مادین و نر کے واسطے مفید ہے۔ موروثی آتشک کیواسطے بھی نافع ہے۔ قیمت للعہ روپیہ۔ نصف عہ دوائی آتشک ع۴ نر آتشک کیواسطے اور نئے مادین و نر کیواسطے اکسیر ہے۔ بالکل بے ضرر گولیاں ہیں۔ جو معمولی بازاری ادویات سے بنی ہیں ۲ گولی صبح ۲ شام باسی پانی سے قیمت ۱۲۸ گولیاں للعہ ۲۴ر ۶۴ گولی عہ۔ دوائی آتشک ع۵ اکثر ۱۵ دن میں آرام آتا ہے۔ دونو قسم آتشک درجہ اول میں اکسیر و بے نظیر ہے۔ قیمت ۲۸ گولی للعہ ۱۴ر گولی عہ۔ دوائی آتشک ع۶ یہ دوائی بھی ہر قسم آتشک کو خاص کر آتشک درجہ اول موسوم کو اکسیر ہے قیمت ۲۸ گولی للعہ ۱۴ر گولی عہ۔ دوائی آتشک ع۱۲ آتشک نر و مادین کو ۱۳ دن میں آرام کرتی ہے۔ درجہ اول کو اکسیر ہے درجہ دوم میں بھی مفید ہے۔ قیمت للعہ۔ عہ۔ دوائی آتشک ع۱۴ ۔ ۴۰ دن کے اندر آرام آتا ہے۔ صرف ایک بوٹی ہے۔ قیمت ۴۰ گولی للعہ ۲۰ گولی عہ۔ دوائی آتشک ع۱۵ دھو مرپان یہ ٹکیہ ہیں۔ دن میں تین بار چلم میں رکھ کر بطور حقہ ۳ دن پینے سے آتشک نر و مادین درجہ اول کے خواہ کیسے سخت زخم ہوں خشک ہو جاتے ہیں۔ خنازیر کو بھی نافع ہے۔ اندرونی زخم

ملنے کا پتہ:۔ کارخانہ امرت دھارا لاہور

نام دوائی	مختصراً اوصاف معہ قیمت اب مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ دوائیات کو درج کرتے ہیں
	کوئی ہو اسکے پینے سے خشک ہو جاتا ہے سخت ضرور ہے مگر عجیب دوائی ہے نازک مریضوں کو استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ آرام تین دن میں ہی آتا ہے۔ قیمت ۹ تکیہ دو روپے (عہ) دوائی آتشک ۱۶ (جلاب آتشک) جبکہ آتشک پرانا ہو چکا ہو یا ایسی سخت قسم کا ہو کہ ادویات سے آرام نہ آتا ہو تو اول جلاب لینا مناسب ہوتا ہے۔ یہ دوائی عام طور پر ۶ ماشہ یا حد ۱۰ ماشہ کھلائی جاتی ہے۔ جس سے مناسب جلاب ہو کر زہر آتشک خارج ہو جاتا ہے۔ جن کو اسوج۔ کتک یا چیت۔ بیساکھ میں آتشک کے پھوٹنے کا خطرہ ہو وہ اس موسم کے شروع میں یہ جلاب لے لیں۔ قیمت ۱۰ ماشہ ایک روپیہ (عہ) دوائی آتشک ۱۸ واسطے درجہ دوم سوم کے۔ یہ دوائی قروح آتشک زرمنہ۔ زخم ہائے درجہ دوم و سوم۔ پھوڑا پھنسی۔ داغ وغیرہ کو مفید ہے۔ سوراخ تالو کو نافع ہے۔ ناسور کو مفید ہے قیمت ۱۶ گولی للعہ روپے۔ ۳۲ گولی عہ دو روپے+
[illegible]	بہت سی ویدک ادویات کا مجموعہ ہے۔ آتشک درجہ دوم سوم میں مفید ہے۔ پھوڑا پھنسی داغ سیاہ و تانبڑی۔ دھپڑ۔ خارش وغیرہ کو دور کر کے جسم کو کندن کی طرح کرتا ہے۔ ان تمام امراض میں جنمیں ولایتی سارسپریلا برتا جاتا ہے۔ یہ زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ ذیابطیس پرمیہہ کو نافع ہے۔ پرمیہہ کے بعد جو کاربنکل پھوڑے مہلک نکلتے ہیں۔ ان کو نافع ہے۔ وات رکت۔ بھگندر کو نیز نافع ہے۔ مقوی باہ و مفرح ہے۔ قیمت فی بوتل عہ دو روپے+
سارسا رشٹ مرکب	مندرجہ بالا اوصاف کے علاوہ آتشک درجہ دوم و سوم پر زیادہ مفید کرنے کیواسطے اسکو مرکب کیا جاتا ہے۔ آتشک کا زہر سرایت کر جانیسے جب کوئی نہ کوئی مرض ہوتی رہتی ہے پھوڑا پھنسی۔ داغ وغیرہ نکلتے رہتے ہیں۔ تو اس کو استعمال کرنا چاہیئے۔ خنازیر اور گنٹھیا اور آتشک کی دردوں کو بھی نافع ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ اونس عہ۔ نمونہ ۶ ر+
[illegible]	تمام جسم گل ہی کیوں نہ گیا ہو۔ اس دوائی کے استعمال سے کندن بنتا ہے۔ جذام تک کو مفید ہے جسم کے گھاؤ۔ زخم آتشک کے زخم بھی اس سے صاف ہوتے ہیں۔ جن کے جسم بہت خراب ہو گئے ہیں۔ ان کو دی جاتی ہے۔ ۴۰ دن کھانی چاہیئے۔ قیمت ۴۰ گولی چار روپیہ (للعہ) نمونہ ۸ گولی ۱۲ ر+
مصفی الخون	یہ صرف عشبہ (سارسپریلا) کا جوہر ہے۔ اوصاف تقریباً وہی ہیں۔ جو سارسا رشٹ مرکب کے ہیں۔ قیمت عہ نمونہ ۶ ر+
دوائی سوزاک	سوزاک میں اول اول پیشاب میں جلن و درد ہوتی ہے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پھر دوسرے درجہ میں پیپ آنا شروع ہوتی ہے۔ گویا قرحہ ہو جاتا ہے۔ جلن آہستہ آہستہ بند ہو جاتی ہے اور صرف پیپ جاتی ہے۔ یا تارسی۔ اس سے بھی بڑھ جائے۔ تو انتباض ہو جاتا ہے

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت اب مختلف امراض کی دوائیاں اور اپنی پیٹنٹ ادویات کو درج کرتے ہیں
دوائی سوزاک	یہ پیشاب کی نالی تنگ ہو جاتی ہے کبھی کبھی پیشاب رک جاتا ہے جب تیسرے درجے میں پہنچا ہو۔ سوزاک بڑی مشکل سے دور ہو سکتا ہے۔ اور دیر ہو جانے پر تو جاتا ہی نہیں۔ سوزاک کے واسطے بھی بہت سی ادویات تیار رہتی ہیں۔ مناسب حالت پر دی جاتی ہے عام طور پر مندرجہ ذیل ہیں:۔
	دوائی سوزاک ۱؎ درجہ اول پر اکسیر کا کام دیتی ہے ۲۴ گھنٹہ کے اندر جلن موقوف ہوتی ہے۔ اور تکلیف جاتی رہتی ہے۔ اگر پیپ بھی ساتھ ہو اور جلن بھی ہو تو اول اس دوائی کو کھا کر جلن دور کرنی چاہیئے۔ قیمت ۴ ڈرام عہ۔ نمونہ ۲ ر
	دوائی سوزاک ۲؎ بڑے ہی تجربوں کے بعد ہمارا خود تجویز کردہ نسخہ اکسیر سوزاک و فرحہ ہے۔ جو کہ سوزاک کی ہر حالت کو بے نظیر ہے سوزش جلن ہو پیپ ہو دونو ملے ہوئے ہوں۔ سب کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ قیمت ۹۰ گولی للعہ۔ نمونہ ۱۵ گولی ایک روپیہ (عہ)
اکسیر وفرحہ	یہ دوائی صرف فرحہ یعنی پیپ جانے پر دی جاتی ہے۔ ایک ہی دن کے اندر پیپ بند ہونی شروع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آتشک کو نافع ہے اس واسطے جب سوزاک آتشک مشترکہ ہوں تب بھی مفید ہے۔ دمہ۔ کھانسی وغیرہ امراض کو بھی نافع ہے قیمت عـ۸ـ۔ نمونہ ۴ ر
روغن برج صرخ	سوزاک بھائی کو خاص کر جب پیپ بہت جاتی ہو نافع ہے قیمت فی تولہ عـ۲ـ۔ ماشہ ۸ ر کشتہ جات ہیں۔ سے کشتہ سیپ کشتہ سنگ جراحت کشتہ زہر مہرہ کشتہ پھٹکڑی۔ کشتہ صدف مروارید ی۔ اور پارہ وغیرہ مفید ہیں
دوائی بواسیر	بواسیریں تو ۹ قسم کی ہوتی ہے۔ مگر بڑی قسمیں دو ہی ہیں۔ خونی و بادی (خشک) کبھی [illegible] دونوں بھی ہوتی ہے۔ جو مشکل العلاج ہے۔ عام طور پر مندرجہ ذیل ادویات ہیں:۔
	دوائی بواسیر ۱؎ یہ دوائی بواسیر خونی و بادی دونوں کو مفید ہے۔ اور عام طور پر اس سے آرام آجاتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی عہ۔ نمونہ ۴ ر
	دوائی بواسیر ۲؎ خاص طور پر خونی بواسیر کو اکسیر ہے۔ ۷ دن کے اندر خون بند ہوتا ہے اور دو تین ہفتہ میں کل آرام آتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی عہ۔ نمونہ ۴ ر
	دوائی بواسیر ۳؎ اس گولی کو گھس کر مسوں کو لگانے سے خارش۔ جلن۔ سوزش سب بند ہوتی ہے۔ او مسہ مردہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۲۴ گولی عہ۔ نمونہ ۴ ر
	دوائی بواسیر ۵؎ جبکہ بواسیر کی وجہ سے از حد تکلیف ہو درد سوزش جلن وغیرہ سے مریض بےحال ہو اس وقت یہ دوائی ایسی تسکین دیتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈال دیں۔ قیمت عہ۔ نمونہ ۴ ر
	۶؎ اکسیر بواسیر بسرعت۔ یہ دوائی مقوی باہ اور بسرعت جریان وغیرہ کو نافع ہے اور

مختصر اوصاف و قیمت اب مختلف امراض کی ادویات و اپنی پیٹنٹ ادویات کو درج کرتے ہیں	نام دوائی
ساتھ ہی بواسیر کھوائیے کیونکہ یہ خاص کر خونی بواسیر کے واسطے قیمت ۳۰ گولی صرف ۶ گولی عہ ر بواسیر کی دوائی نمبر ۱ بواسیر خونی و بادی کو خاص کر جبکہ قبض ساتھ بہت رہتی ہو کر نیوالی ہے قیمت عہ - نمونہ ۳ ر ٭ ارش کٹھار رس - جب بواسیر کیساتھ سخت قبض ہو کہ پاخانہ ٹھیک کبھی اترتا ہی نہ ہو تو اول ایک جلاب دینا بڑا مفید ہوتا ہے - یہ ایک جلاب بواسیر کے خوب ہوتے ہیں - اور اگلے دن بواسیر کو آرام معلوم ہوتا ہے قیمت ۱۶ گولی عہ روپیہ ان کے علاوہ چندر پربھاوٹی اکسیر ۱۱ دنگھشمی ولاس رس وغیرہ اور بہت مفید ہے - جن کا بیان ہو چکا ہے ٭	بواسیر
ملیریا بخار زیادہ دیر رہنے سے تلی بڑھ جاتی ہے - اور ملیریا مدت تک قائم رہتا ہے پھر بخار ہٹ جانے سے بھی تلی بڑھی ہی رہتی ہے کبھی پیٹ کی دیگر خرابیوں سے تلی بڑھتی ہے مندرجہ ذیل ادویات اثر دیتے ہیں ٭ دوائی طحال عہ ۲ یہ دوائی اس وقت بجاتی ہے - جبکہ ہاضمہ کمزور ہو - تلی معمولی بڑھی ہوتی ہو بھوک کم لگتی ہے خوراک ۲ گولی ہر روز - قیمت ۶۴ گولی عہ نمونہ ۳ ر ٭ دوائی طحال عہ ۳ مقوی ہے - چہرہ کے رنگ کو جلدی سرخ کرتی ہے - بھوک کو بڑھاتی ہے ہاضمہ کو تیز کرتی ہے - مدت کے ملیریا کے جو مرض جو کبھی کبھی بخار لاتے ہیں - اس سے دور ہوتے ہیں - طحال ہر قسم کو مفید ہے خوراک ۲ رتی قیمت ۲ ماشہ للعہ ر ۱ ماشہ عہ ر دوائی طحال عہ ۴ ہر قسم کی طحال کیواسطے مفید ہے - اکثر ۲۰ دن میں آرام آتا ہے عام طور پر یہی دیا جاتا ہے قیمت ۴۰ گولی عہ - نمونہ ۳ ر ٭ عہ ۵ پلیہاری رس - جبکہ طحال کے ہمراہ قبض ہو - یا طحال بہت ہی پرانی اور بڑھی ہوئی ہو تو یہ دوائی مفید ہے - بہتر یہ ہے کہ مندرجہ بالا کسی بھی دوائی کے کھانے وقت اس دوائی کو جاری رکھا جاوے - رات کو سوتے وقت ایک گولی کھانے سے صبح کھل کر پاخانہ آویگا - اور تلی کم ہوتی جاویگی - قیمت ۶۰ گولی عہ روپیہ - نمونہ ۴ ر ٭	ملیریا طحال
ہاضمہ کے متعلق کل امراض کا حکمی علاج ہے - غذا تحلیل ہو کر پوری طاقت بخشتی ہے کھایا پیا سب ہضم ہوتا ہے - بھوک بڑھتی ہے - آجکل کے دنوں میں جبکہ ہاضمہ کے متعلق شکایات بہت ہی بڑھی ہوئی ہیں - اور تقریباً کل امیر بدہضمی کا شکار نظر آتے ہیں - یہ دوائی ایک نعمت ثابت ہوگی - قیمت ۶۰ گولی دو روپے عہ - ۳۰ گولی ایک روپیہ نمونہ چار آنے (۴ ر) ٭	بدہضمی

نام دوائی	مختصر اوصاف وقیمت — اب مختلف امراض کی ادویات او پیٹنٹ ادویات کو درج کرتے ہیں
چورن ہاضمہ	پیٹ درد۔ گڑگڑاہٹ۔ قے ہیضہ۔ دست وغیرہ امراض کو اکسیر ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ اکثر ہاضمہ کے چورن اسکے سامنے ہیچ۔ قیمت ۱۲؎۔ نمونہ ۴؍+
گولی ہاضمہ	درد پیٹ۔ بادی پیٹ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ اپھارہ وغیرہ کو مفید ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے قبض کو رفع کرتی ہے۔ ہر گھر میں موجود رہنی چاہیئے۔ قیمت ۶۴ گولی ۸؍ نمونہ ۸ گولی ۲؍+
پران داتا	ہیضہ کی اکسیر دوائی۔ یوں تو امرت دھارا بھی ہیضہ کے واسطے اکسیر ہے۔ تاہم ایسی مہلک امراض کیواسطے چند ادویات ہمیشہ تیار رکھنی چاہیں یہ دوائی ہماری آزمودہ ہے اور ۵ گھنٹہ کے اندر ہی بلکہ اس سے آرام آجاتا ہے۔ دست قے بند ہوکر بخار ہوجاتا ہے۔ قیمت ۱۵ گولی ۸؍ ہمیشہ پاس رکھو۔ خاص کر خطرے کے ایام میں+
گولی جلاب	یہ گولیاں جلاب کے حق میں بے نظیر ہیں۔ ایک دو گولی رات کو سوتے وقت کھانے سے صبح کھلکر پاخانہ ہوتا ہے۔ ایک دست آتا ہے۔ کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور صبح طبیعت کھل جاتی ہے۔ اور ۱۲ بارہ گولیاں کھانے سے ۸ دس جلاب کھل کر ہو جاتے ہیں۔ ہر سہ اخلاط کے فساد کو دور کرتی ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۸؍ نمونہ ۱۲ گولی ۲؍+
گندھاررس	سخت سے سخت اور پرانے سے پرانے اسہال۔ پیچش سنگرہنی وغیرہ چند یوم کافور۔ اکثر ایک ہی خوراک سے دست پیچش وغیرہ کر آرام ہوتا ہے۔ ہیضہ کے دست وقے کو بھی نافع ہے۔ اسہال پیچش کیواسطے ایسی مفید دوائی نہ ہوگی۔ قیمت فی تولہ ۸؍ نمونہ ۲؍+
حیات افزا	اختلاج القلب دھڑکن کیواسطے بے نظیر دوائی ہے۔ ۲۸ دن میں آرام آتا ہے قیمت خوراک ۲۸ دن ۱۲؎۔ نمونہ ۶؍۔ کشتہ چاندی کشتہ سنگ یشب بھی دل کے واسطے بڑے مفید ہیں۔ بیان کشتہ جات میں دیکھو+
منڈور بٹیکا	یرقان۔ سفیدی رنگت۔ پانڈو روگ۔ ضعف جگر وغیرہ کے واسطے اکسیر ہے۔ خون صالح پیدا ہوکر رنگت سرخ ہوتی ہے۔ ویدک کی مشہور دوائی ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ۸؍
جلاب استسقا	جب کہ سوجن پاؤں یا پیٹ وغیرہ پر ہو۔ اسوقت رسا بھرمنڈور یا امرت دھارا جو دوائی بھی استعمال کیجاوے۔ اسکے ساتھ یہ جلاب استعمال کرنا چاہیئے۔ رات کو گولیاں کھانے سے صبح کھل کر پاخانہ ہوتا ہے۔ اور سوجن اترتی جاتی ہے۔ قیمت ۶۴ گولی ۸؍ نمونہ ۲؍+
سرمہ نمبر ۱	یہ سرمہ روزانہ استعمال کیواسطے ہے۔ آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ بصارت کو قایم رکھتا ہے۔ اور طراوت بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸؍۔ نمونہ ۱؍+
سرمہ نمبر ۲	آنکھوں کی امراض مثل پانی جانا۔ دھند۔ نیا پھولا۔ جالا۔ ککرے۔ پڑبال وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍ نمونہ ۱؍+
سرمہ نمبر ۳	یہ سرمہ پھولا کیواسطے خاص طور پر مفید ہے۔ اور دھند۔ جالا۔ ککروں وغیرہ کو بہت جلد دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ روپے (ﷲ) ۶ ماشہ للعہ۔ نمونہ ۸؍
سرمہ نمبر ۴	خاص طور پر پڑبالوں کے لئے مفید ہے پڑبالوں کو اکھاڑکر لگایا جاتا ہے جو پھر نہیں

ملنے کا پتہ:۔ کارخانہ امرت دھارا۔ لاہور

نام دوائی	مختصراً اوصاف و قیمت اب مختلف امراض کی ادویات اور پیٹنٹ ادویات درج کرتے ہیں
	لگتے۔ قیمت فی تولہ آٹھ روپے (للعہ) ۶ ماشہ للعہ۔ نمونہ عہ +
[illegible]	ویدک کا مشہور نسخہ ہے۔ کل امراض چشم کو لگانے سے دور کرتا ہے۔ ڈھلکا۔ سوزش درد۔ گرمی جلن۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پانی بہنا۔ سرخی سب دور ہوتی ہیں۔ اول درجے کا مقوی بصر ہے اسکے علاوہ دیگر بہت سے کام آتا ہے۔ مقوی باہ اور دافع سرعت وغیرہ ادویات میں پڑتا ہے سچ تو یوں ہے کہ جہاں کسی نسخہ میں کافور لکھا ہے۔ اس کو ڈالیں تو پورا فائدہ دیگا قیمت عہ ۱۵ روپیہ فی تولہ ۔ ۸ روپیہ ۶ ماشہ ۔ ۱۲ روپیہ ۳ ماشہ ۔ ایک ماشہ عہ
[illegible]	یہ سرمہ از حد مقوی بصارت ہے۔ طالبعلم۔ کلرک وغیرہ اگر اسکا استعمال رکھیں کبھی آنکھیں کمزور نہ ہونگی۔ اور نہ کبھی عینک کی ضرورت ہوگی۔ ضعف بصارت کے واسطے اس کے برابر کوئی چیز نہ ہوگی۔ ۲ ہفتہ کے استعمال کے بعد کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نئی بصارت آگئی ہے۔ قیمت عنـ۲ روپیہ تولہ۔ ۳ ماشہ پانچ روپے (صہ) نمونہ ۶ رتی ایک روپیہ چار آنے (عہ)
کرن تیل	کان کی امراض مثل درد۔ پیپ زخم۔ کانوں میں شائیں شائیں وغیرہ آوازیں آنا۔ سنائی کم دینے کو بھی نافع ہے قیمت عہ ۲ ڈرام۔ نمونہ ۴ر +
کرن پیڑ ناشک	درد کان کے واسطے یہ دوائی اکسیر ہے۔ ایک دو بوندیں اندر گئی ہیں جو آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴ ڈرام ایک روپیہ (عہ) ایک ڈرام ۴ر +
لاثانی بے نظیر نسوار	یہ نسوار ایک اکسیر چیز ہے۔ جو ہمیشہ رکھنے قابل ہے۔ اس نسوار کے لیتے ہی درد سر شقیقہ۔ داڑھ درد۔ درد کان۔ سورج ہنہ۔ درد آنکھ۔ نزلہ و زکام وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ مرگی و سرسام تک کو نافع ہے۔ قیمت عہ روپیہ ایک تولہ۔ نمونہ چار آنے (۴ر) اس سے چھینکیں کبھی آتی ہیں۔ کبھی نہیں آتیں +
منجن ۱	دانتوں کی امراض مثل خون جانا۔ پانی نکلنا۔ پانی لگنا۔ درد دندان۔ بدبو دہن کو نافع ہے۔ دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ قیمت ۴ر نمونہ ار +
منجن ۲	خاص کر دانتوں کی صفائی کے واسطے بنایا گیا ہے۔ اس کے ملتے رہنے سے دانت موتیوں کی طرح چمکتے رہتے ہیں۔ جن کے تارتر جما ہوا ہو وہ اس کو اتار کر ملتے رہیں تو پھر نہ جمے گا۔ قیمت چار آنے (۴ر) نمونہ ایک آنہ (ار)
کاربالک منجن ۳	یہ منجن انگریزی طرز کا گلابی رنگت کا کاربالک ٹوتھ پوڈر ہے۔ دافع جرمز ہے اور دانتوں کو صاف کرتا ہے جو ولائتی منجن پسند کرتے ہیں وہ اسکو استعمال کریں قیمت ۴ر نمونہ ار +
دوائی نکسیر	چاہئے کتنی دیر سے نکسیر جاتی ہو۔ اس دوائی کے چند دن ناک میں ڈالنے سے موقوف ہو جاتی ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)
بال اڑانیکی بے نظیر دوائی	اس دوائی کے پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہوتے ہیں۔ جس جس نے منگوایا تعریف کی ہے

[illegible]

نام دوائی	اب مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ دوؤں کو درج کرتے ہیں — مختصراً اوصاف وقیمت
"	قیمت فی ڈبیہ چھ آنے (۶ر) نمونہ ۱ر
بال دور کرنیکی دوائی (بال عمر بھر نہ اگیں)	بال دور کرنے کی دوائی کے ملنے سے بال پھر عمر بھر نہیں اُگتے۔ بالوں کو صاف کر کے اسکو لگایا جاتا ہے اس سے آیندہ بال نکلنے موقوف ہوتے ہیں۔ قیمت عہ فی شیشی نمونہ نہیں
[illegible]	یہ تیل امراکیواسطے ہے۔ خاص کر ان عورتوں کیواسطے جو قیمتی کپڑے سر پر رکھتی ہیں۔ اس میں خوبی یہ ہے کہ چکنائی۔ اسکی دھوپ میں رکھنے سے یا ذرا سے دھونے سے دور ہو جاتی ہے دھبہ داغ اس کا نہیں رہتا ہے۔ نیل ہے۔ نیل ہی سے صرف خاص کر ترکیب سے اس کی چکنائی کو کم کر لیا ہے۔ قیمت ۳۔ اونس عا۔ نمونہ ۴ر +
بال اگانیکی دوائی	اس دوائی کے لگاتے رہنے سے جس جگہ چاہو بال پیدا کر سکتے ہو۔ جب باریک بال پیدا ہو جاویں۔ تو مونچھیں بڑھانے کا تیل لگاتے رہو۔ بڑھینگے۔ قیمت عہ ر+
مونچھیں بڑھانے کا تیل	یہ تیل نہ صرف مونچھوں کو بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو بخوبی بڑھاتا ہے ان کی سیاہی قائم رکھتا ہے۔ ان کو ملائم کرتا ہے۔ آہا! رعب دار مونچھوں والا چہرہ کیسا ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۳۔ اونس عا۔ نمونہ ۴ر +
ابٹن	اس ابٹن کو غسل کے وقت استعمال کرنے سے چہرہ کے بدنما داغ۔ کیل۔ چھائیاں وغیرہ دور ہو کر چہرہ صاف ہوتا ہے۔ چہرہ کی رنگت دن بدن نکھرتی جاتی ہے بصورت من موہنی ہوتی جاتی ہے۔ ولایت کی لیڈیاں۔ اس کو استعمال کر کے حیران ہوتی ہیں۔ کہ ایک ہندوستانی دوائی ان کی ہزاروں ایسی ادویات کے مقابلہ میں عمدہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ ر) نمونہ دو آنے ۲ر +
حُسن افزاء	یہ غسل کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے اور داغ۔ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ اگر غسل سے پہلے ابٹن اور غسل کے بعد حسن افزاء استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ر نمونہ ۲ر +
ملائی حُسن	جس عورت کو ایک بار دیدو۔ ہمیشہ اسکی خواہش کریگی۔ نرم ملائی ہاتھ پر رکھ کر چہرہ پر ملی جاتی ہے۔ چہرہ کو نرم ملائم خوبصورت کرتی ہے۔ چھائیاں وغیرہ دور ہوتی ہیں بعد از حجامت یا کسی جگہ کے بال دور کرنے کے اس کو لگا دو۔ تو جگہ ریشم کی طرح ملائم ہو جاتی ہے۔ قیمت عه۔ نمونہ ۸ر +
نوٹ	خوبصورتی کے متعلق ایک علیحدہ فہرست تیار ہونے والی ہے۔ یہاں پر صرف چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔
مددگار آواز	وکیلوں۔ بیرسٹروں۔ لیکچراروں۔ اپدیشکوں۔ پنڈتوں۔ راگیوں۔ سکول ماسٹروں وغیرہ کے واسطے جن کو بولنے کا کام ہے۔ یہ گولیاں رکھنی چاہئیں۔ بوقت ضرورت گولی منہ میں رکھنے سے گلا جلدی نہیں بیٹھتا ہے۔ بیٹھا ہوا جلدی کھلتا ہے۔ اور چند دن تک رکھانے سے آواز سریلی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۳۰ گولی عه۔ نمونہ ۴ر +

[illegible] ۔ لاہور

نام دوائی	مختصراً اوصاف و قیمت اب مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ دوائیاں درج کرتے ہیں
ہر دل عزیز	جن لوگوں کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ اگرچہ ان کو معلوم نہ ہو۔ مگر کوئی شخص ان کے نزدیک ہوکر بات کرنا گوارا نہیں کرتا ہے۔ پاس بیٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوستے رہنے سے بدبوئے دہن دور ہوکر خوشبو پیدا ہوتی ہے اور دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی عہ روپیہ۔ نمونہ ۲ ر +
دوائی داد	اسکے چند یوم کے لگانے سے داد خواہ کسی جگہ ہو آرام آجاتا ہے۔ چنبل کو بھی نافع ہے بہت نرم جگہ پر جبکہ کھجایا ہوا ہو۔ تھوڑی دیر لگتی ہے۔ دوسری جگہوں پر نہیں لگتی۔ دھبہ۔ داغ کچھ نہیں پڑتا۔ کپڑے خراب نہیں ہوتے۔ اس کو لگا کر کوئی کام بند نہیں کرنا پڑتا۔ قیمت عہ ۴ ڈرام۔ نمونہ ا ڈرام ۴ ر +
روغن مسیحا	کہنہ سے کہنہ ناسور کو بھی دور کرتی ہے۔ بھگندر کو نافع ہے۔ اس کے لگانے سے اول سب مواد خارج ہوکر زخم اندر سے بھرنا شروع ہوتا ہے۔ دیگر اقسام زخموں کو بھرنے کے واسطے بھی اعلےٰ چیز ہے۔ اسکے کھانے سے قرحہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ گویا اندرونی زخموں کو کھانے سے بھرتی ہے۔ قیمت ایک اونس ۱۲ ۴ ڈرام عہ۔ نمونہ ا ڈرام ۶ ر +
سوج گھٹ	اس کے جسم پر ملنے سے ہر قسم کی خارش خشک و تر دور ہوتی ہے۔ پھوڑا پھنسی کئی قسم کے جن کو نکلتے رہتے ہیں ان کو اکسیر ہے۔ پھیلے ہوئے جسم بھی بالکل صاف ہو جاتے ہیں جلدی امراض کو اکسیر دوائی ہے۔ قیمت ۲ اونس ایک روپیہ عہ ر۔ نمونہ ۴ ڈرام چار آنے ۴ +
ٹکیہ چھپب	اس ٹکیہ کو گوموتر یا دودھ بکری میں گھس کر لگانے سے۔ نم۔ چھپب۔ داغ سفید دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۸ ر فی ٹکیہ +
آگ سے جلنے کی دوائی	فوراً لگاتے ہی آرام آتا ہے۔ جنہوں نے نسخہ بتلایا تھا۔ ان کا فرمان تھا کہ اس سے کمانا نہیں۔ بس جو اور دوائی منگواویں۔ مفت اس کو طلب کر سکتے ہیں۔ ورنہ محصول ۲ ر بھیجنا چاہیئے۔ ایک سے زیادہ ڈبیہ ایک بار منگوانی ہوں۔ تو ایک آنہ فی ڈبیہ خرچ ڈبی پیکنگ وغیرہ کا آنا چاہیئے +
مرہم اکسیر	بڑے بڑے پھوڑوں کو چند دنوں میں بھر لاتی ہے۔ داد چنبل۔ زخم۔ آتشک۔ آگ سے جلنا۔ پھوڑا پھنسی وغیرہ کو مفید ہے۔ بےنظیر چیز ہے۔ ہر گھر میں رہنی چاہیئے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عـه ر)
بچھو کاٹے کی دوائی	مقام ڈنگ پر لگانے سے فوراً آرام آتا ہے۔ امرت دھارا کا ہی ایک مرکب ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ ر)
پلیگ کی دوائی	۷ گولی تک کھانے سے مرض طاعون جاتا رہتا ہے اگر ساتھ امرت دھارا بھی ہو تو ۹۰ فیصدی آرام آتا ہے۔ اگر ہر ماہ چند دن کھا چھوڑا کریں۔ تو اندیشہ طاعون دور ہوتا ہے قیمت ۴۰ گولی صرف آٹھ آنے (۸ ر)
کھانسی کی گولیاں	ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے نئی کھانسی خشک ہو یا تر۔ دونوں میں فائدہ ہوتا

نام دوائی	مختصر اوصاف و قیمت اب مختلف امراض کی ادویات اور اپنی پیٹنٹ ادویات درج کر رہے ہیں
"	ہے قیمت ۶۰ گولی عہ/ ۔ نمونہ ۲/ +
جیاگنٹگا	یہ گولیاں کھانسی بلغمی و دمہ کے واسطے اکسیر ہیں ۔ پرانی کھانسی اس سے دو تین ہفتہ میں جاتی رہتی ہے ۔ بخار ساتھ ہو تو بھی دے سکتی ہیں ۔ کیونکہ دکھم جوڑ کو بھی نافع ہیں فیض کشنا ہیں ۔ اور پیٹ درد وغیرہ کو بھی نافع ہیں ۔ قیمت ۳۲ گولی عہ/ ۔ نمونہ چار آنے ۴/ +
اکسیر بدن	گلے و چھاتی کی کل امراض کھانسی دمہ ہر قسم گلے پڑنا وغیرہ کو مفید ہیں ۔ تپ دق وسل کی کھانسی میں اور خون جانے میں چند دنوں میں پورا اثر کرتی ہیں ۔ اور اس واسطے اور ادویات کے ہمراہ تپ دق میں اسکو ضرور استعمال کرنا چاہیئے ۔ کمزور بچوں کو طاقتور بناتی ہے ۔ کمزور مریضوں کو تسیم ۔ قیمت فی شیشی عہ/ ہے ۔
[illegible]	یہ گولیاں دکھم جور کے واسطے اکسیر و بے نظیر ہیں ۔ پرانا بخار اور خاص کر وہ بخار جو چڑھتا اترتا ہو ۔ اکثر پہلے دن چھوٹ جاتا ہے ۔ تیئۃ ۔ چوتھیہ ۔ روزانہ آنے والا ہو ۔ سن دانی نہ لیکن ۔ اسکی دو دن نہیں لگتے قیمت ۱۲ گولی عہ ۔ ۸ گولی ۸/
گولی بخار	عرق بخار کی ہی اشیاء سے مرکب ہیں ۔ اور وہی فوائد ہیں ۔ اگر ویسی زود اثر نہیں ہیں ۔ قیمت ۱۲ گولی آٹھ آنے (۸/) +
[illegible]	بخار نام کی دشمن ہیں ۔ اکثر حکماء ان کو پاس رکھتے ہیں اور نام پاتے ہیں ۔ بوڑھا بچہ ۔ جوان ۔ مرد عورت ۔ کسی قسم کے بخار حتے کہ بلیگ تک کے بخار سے بیمار آدھی ۔ ساری یا چوتھائی گولی حسب التجربہ بلحاظ طبیعت یا خلط مریض کو دیدو ۔ دو چار دن میں صحت ہوگی ۔ حمول کے ایک شاہی حکیم نے اسکی بیشمار تعریف لکھی ہے اور نسخہ تجویز کنندہ کو سو سو دعائیں دیتا ہے ۔ قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ (عہ/) ۸ گولی آٹھ آنے (۸/)
عرق بخار	ملیریا جوڑی یا موسمی بخار کسی قسم کا ہو تین دن کے اندر اندر جاتا رہتا ہے ۔ ملیریا کے جرمز کو تباہ کرنے میں اکسیر ہے ۔ روزانہ آنے والا ۔ مدامی ۔ دن میں دو بار آنے والا تیئہ ۔ چوتھیہ تپ سب کو دور کرتا ہے ۔ قیمت ۸/ فی شیشی جس میں جوان کی تین دن کی خوراک ہوتی ہے
طلسم تپ بخار	اس دوائی کو بخار چڑھنے سے ایک گھنٹہ پہلے درمیانی انگلی پر باندھ دینے سے بخار نہیں چڑھتا ہے ۔ قیمت آٹھ آنے (۸/) +
نوٹ	اور بیسیوں ادویات متعلقہ بخار تیار ہوتی رہتی ہیں ۔ وید ک میں اس کے متعلق سینکڑوں رس ہیں +
دردشکن	اسکی ایک ہی پوڑیہ کے استعمال سے خواہ کسی قسم کا عضلاتی درد و اعصابی درد ہو جاتا رہتا ہے ۔ سر درد جوڑوں کا درد یا کمر ۔ گھٹنہ ۔ ران ۔ یا بازو کسی بھی جگہ کا درد ہو ۔ ۱۵ منٹ میں آرام ۔ درد مزمن ہو تو چند دن استعمال کرنی پڑتی ہے ۔ ورنہ پہلی پوڑیہ سے

ملنے کا پتہ ۔ کارخانہ امرت دھارا ۔ لاہور

مختصراً اوصاف و قیمت — اب مختلف امراض کی دوائیاں اور اپنی پیٹنٹ ادویات درج کرتے ہیں	نام دوائی
آرام ہو جاتا ہے جنکو درد سر کا عارضہ ہو اسکو ضرور اپنے پاس رکھا کریں۔ ایک پوڑیہ ۵ منٹ میں درد بند کر دیگی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) نمونہ چار آنے (۴ر)	ایضاً
حافظہ کیواسطے اس سے بڑھکر کوئی دوائی نہیں ہوگی ضعف دماغ۔ نسیان۔ درد سر دائمی امراض منی مردان۔ امراض حیض عورات۔ جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ قبض کشا ہے۔ چند دنوں میں دماغ روشن ہو جاتا ہے۔ آواز صاف ہوتی ہے۔ راگ ودیا شاعری اس سے بہت جلد آتی ہے۔ قیمت عا فی شیشی ۴ ۔ اونس +	[illegible]
یہ گولیاں قسم کی اندرونی فتق۔ کلانی۔ فوطہ کو نافع ہیں۔ نل اترنے کو ایک دو دن میں آرام دیتی ہیں۔ ورم و درد خصیہ وغیرہ کو نافع ہیں۔ انت اترنے کیواسطے بھی مفید ہیں۔ مگر دو چار ماہ میں آرام آتا ہے۔ یہ گولیاں فیل پاؤں کو بھی نافع ہیں قیمت ۶۰ گولی عہ نمونہ ۵ گولی ۱۰+	برہمنی وٹیکا
ان گولیوں کے کھانے سے افیون چھوٹ جاتی ہے سینکڑوں اصحاب اس سے افیون چھوڑ چکے ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی عہ۔ جو ۲ رتی تک افیون کھاتے ہوں۔ ان کے واسطے ۶۰ گولی کافی ہیں۔ زیادہ کھانے والے دو یا تین ڈبیہ حسب ضرورت طلب کریں +	ترک افیون
یہ گولیاں مرگی (صرع) کیواسطے بے نظیر ہیں۔ اکثر ایک ماہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے۔ ان گولیوں کے ساتھ ساتھ ناک میں ڈالنے کیواسطے امرت دھارا رکھنی چاہیئے۔ قیمت ۳۰ گولی ۵ روپیہ ۲ گولی عا۔ بچوں کو ½ سے نصف گولی تک دینا +	واتا کلانتک رس
درد سوجن جوڑ۔ وجع المفاصل۔ نقرس وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت ۶۰ گولی عا نمونہ ۲ر +	دوائی گنٹھیا
دمہ کھانسی بلغمی۔ پیٹ درد۔ تپ لرزہ۔ پانڈو روگ۔ درد چشم۔ امراض چشم ناخونہ۔ زہر ہر قسم۔ بخار۔ ہڈی کی بادی۔ سنپات دندان۔ قبض شکم۔ بواسیر۔ بانجھ پن۔ سانپ کا ڈنگ ڈنگ بچھو۔ ڈبلکہ۔ مکروہ اور کرم شکم۔ تنگی بول۔ بدہضمی۔ کمزوری معدہ۔ سنگرہنی۔ سوزاک گنٹھیا۔ آتشک۔ پرمیہہ۔ ذیابیطس۔ بوئے دہن۔ درد سر۔ یرقان۔ جلودھر ضعف باہ۔ مرگی۔ داغ سفید۔ ناسور۔ گنج سر۔ اسہال و ہیچش۔ درد گوش درد دندان شب کوری۔ بندش حیض۔ بھڑ وغیرہ کا ڈنگ سستی وجود۔ درد مفقود۔ سردی کم۔ درد ناف۔ تنگی نفس۔ سنگ مثانہ۔ چھیپ۔ زکام۔ پیشاب کا بار بار آنا۔ ڈبہ اطفال۔ شدت پیاس وغیرہ امراض دور ہوتی ہیں اور پانچ سات گولیاں اکٹھی دینے سے نہایت اعلےٰ اجلاب کا کام بھی دیتی ہیں قیمت ۶۰ گولی عہ نمونہ ۲ر +	امرت دھارا
جب نل اتر جاوے سخت درد ہو تو اس کی ایک ہی خوراک سے آرام آجاتا ہے قیمت دوائی تین دن۔ ایک روپیہ (عہ ر)	بوٹی فتق
بعض لوگ باوجود کوئی خاص بیماری نہ ہونے کے اور خوراک بھی اچھی کھانے کے موٹے نہیں ہوتے ہیں۔ اور اس دوائی کو استعمال کیا کریں۔ قیمت آدھ سیر للعہ نمونہ آدھ پاؤ عہ ر +	موٹا ہونے کی دوائی

ملنے کا پتہ: کارخانہ امرت دھارا۔ لاہور

حکیم

دنیا میں لاثانی میڈیسن بکس

(ڈبہ ادویات)

لاثانی اسواسطے کہ صرف تین ادویات ہیں پاکٹ میں رکھا جا سکتا ہے۔ اور صرف تین ادویات سے کل امراض دور ہونے کا ٹھیکہ ملتا ہے اس واسطے اس کا نام حکیم رکھا گیا ہے۔ امرت دھارا ایک لاثانی دوائی ہے اس کے ساتھ اس میں ایک شیشی گندھارس اور ایک شیشی امرت کی گولیاں بھی رکھی ہیں گندھارس قابض ہے۔ اور امرت کی گولیاں دست آور ہیں تعریف ان کی پیچھے لکھی ہیں۔ امرت دھارا ہی کافی ہے۔ پھر جہاں ضرورت پڑے ان کو ساتھ ملا دینے یا علیحدہ استعمال کرنے سے غضب ہی تو ہوگا +

قیمت

تینوں کا دو روپے آٹھ آنے ؏۸ ۔ ۶ ۔ ۶ روپیہ کل للعہ ہے مگر اسکو عام کرنے کے واسطے صرف چار روپے للعہ قیمت رکھی ہے یعنی گویا مفت ہے۔

دو روپیہ کی مفت ادویہ نذر

دو روپے قیمت کی ایک یا زیادہ ادویات جیسا کہ خریدار پسند فرماوے طبی اخبار دیشن اپکارک کی سالانہ قیمت ؏ ادا کرنے پر مفت نذر کی جاتی ہیں۔ ہندوستان بھر میں صرف دیشن اپکارک ہی ایک ہفتہ وار طبی اخبار ہے۔ جو پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی زیر ایڈیٹری شایع ہوتا ہے۔ اور باوجود ہفتہ وار ہونے کے کثیر الاشاعت ہے۔ جن اصحاب کو علم طب سے ذرا بھی محبت ہے۔ جو اپنی اور اپنے کنبے کی ذرا بھی پرواہ کرتے ہیں۔ جو بیمار ہو کر علاج کرنے سے بیمار نہ ہونا بہتر سمجھتے ہیں۔ جن کو اسرار سینہ معلوم کرنے کی خواہش ہے اور جن کو عام کشتہ جات کا شوق ہے۔ جو گھر بیٹھے دیش اپکارک میں سوال بھیجکر اعلےٰ سے اعلےٰ حکماء کی رائے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بلا فیس علاج کرانا چاہتے ہیں۔ جو ہر مرض کے مجرب اور زیر ہدف نسخہ حاصل کرکے نیم حکیموں اور اشتہاری چالوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ جن کو ویدک یونانی۔ ڈاکٹری کے راز جاننے کا شوق ہے۔ غرضیکہ علم طب کی کسی بھی شاخ سے جن کو پیار ہے۔ وہ تو دیکھتے ہی اس کے خریدار بن جاتے ہیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے۔ سالانہ قیمت ؏ ششماہی ؏ سہ ماہی ۱۲؍ ہے ششماہی اور سہ ماہی کے واسطے کوئی نذر نہیں ہے۔

اسطرح سے آپ امرت دھارا قیمتی ؏ صرف ۸؍ میں حاصل کر سکتے ہیں۔ یعنی دیش اپکارک کی سالانہ قیمت اور امرت دھارا کا وی پی کرنے کیواسطے کہیں تو ؏ کے اخبار کے اور ؏ امرت دھارا میں۔ سے عمدہ نذر کے منہا کرکے باقی ؏ اور محصول کا وی پی ہوگا +

ملنے کا پتہ۔ کارخانہ امرت دھارا لاہور

فہرست کتب

مصنفہ

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید

مالک کارخانہ "امرت دھارا" لاہور

رسالہ کام ورتی شاستر حصہ اول

اپنی قسم کا اول رسالہ اس مضمون پر ہے۔ ۲۴۵ دسنی اور ۵۰ فوٹو کی تصاویر ہیں ناپسند ہو تو دوسرے دن رجسٹری کر کے واپس کر دیں ہم آپ کی قیمت آپکو بھیج دیں گے محصول دونو طرف کا آپکا گیا

رسالہ کام ورتی شاستر حصہ دوم

لکھا جا رہا ہے۔ یہ ایسا رسالہ ہے۔ جس نے دنیا کے اندر ایک کھلبلی مچا رکھی ہے۔ درخواستیں بہت جلد بھیجیں!

کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پیدا کر سکتے ہیں!

اولاد حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آج تک کی ویدک یونانی ڈاکٹری کی کل تحقیقات کا علیحدہ علیحدہ بیان کس طرح تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ کیسی خوراک وغیرہ سے حسب خواہش اولاد پیدا کی جا سکتی ہے۔ مختلف رائیں اور تمام محققین کی کھیو ریز جو اہل خانہ ہیں انہیں ضرور اس کو ایک بار دیکھ لینا چاہیئے۔ دوسرا ایڈیشن قیمت ... ... ۲؍

رسالہ حفظ ماتقدم طاعون { حفظ ماتقدم کے متعلق حکیموں۔

ویدوں یا ڈاکٹروں نے آج تک جتنی تحقیقات کی ہے سب اس میں درج ہے۔ حفظ ماتقدم کے ہر ایک اصول اور ہر ایک دوائی کا مفصل بیان ہے۔ کل مضمون دیکھ کر کسی اور کتاب کو دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ ہندی میں چھپ رہا ہے۔ قیمت فی جلد دوسرا ایڈیشن ، ۷؍

رسالہ گھر کا حکیم { گھر کا حکیم اسواسطے ہے کہ عام طور پر گھروں میں ہوتی رہنے والی

امراض کے مختصراً آسان مگر مجرب آزمودہ سچے نسخے اس میں دئے گئے ہیں۔ تا کہ ہر ایک بیمار کے فائدہ اٹھا سکے! وہ تھوڑی سی بار نہ ہر حکیم کی ضرورت نہ ہو چند ماہ میں پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ پھر دوسرا ایڈیشن۔ اب تیسرا ایڈیشن قیمت ... ... ۲؍

کیا آپ تندرست ہیں اور صحت و درازی عمر کا راز؟

آجتک اردو زبان میں اس قسم کا رسالہ نہیں لکھا گیا شروع کر کے بغیر پڑھے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ مرد۔ عورت۔ بچہ بوڑھا۔ جوان۔ تندرست۔ بیمار ہر ایک کو اس رسالے کے اصولوں کو جاننا چاہیئے۔ تندرستی کے اصول جن پر امیر اور غریب عمل کر سکتا ہے۔ دلایل بیان کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ساڑھے آٹھ آنہ .. .. .. (۸؍)

رسالہ سرعت { کل دنیا میں ۹۹ فیصدی سے بھی زیادہ

اس مرض سے مبتلا ہیں وجہ یہ ہے۔ کہ بدعادت تمام دنیا پر قبضہ کئے ہوئے ہے اس رسالہ میں اسکی مکمل تشریح کی گئی ہے اور بعدہ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات بھی دئے گئے ہیں۔ تا کہ ہر امیر و کبیر فائدہ اٹھا سکیں سہ بارہ بہت سی زیادتی کے ساتھ طبع ہوئی ہے و ہندی میں بھی تیار ہے۔ قیمت ہندی ۵؍ قیمت اردو - (۵؍)

رسالہ ہلیلہ { روایت ہے کہ دھنونتر جی ہلیلہ کو ہاتھ میں لیکر سمندر سے برآمد ہوئے تھے۔ گویا

ہلیلہ کل امراض کیواسطے کافی ہے۔ رسالہ ہذا میں اسکا بیان مکمل درج ہے یہ بھی دوسرا ایڈیشن ہے۔ قیمت فی جلد ڈیڑھ آنہ (۱؍)

رسالہ وضع حمل { یہ رسالہ ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے اور ہر گھر میں پڑھا کر سنا کر اس کے

تمام مضامین ذہن نشین کرا دینے چاہئیں۔ مردوں کو اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اسمیں ۲۲ بامعنے تصاویر ہیں ہندی میں بھی تیار ہے قیمت ۸؍ قیمت اردو ۶؍

رسالہ آتشک { از روئے ویدک یونانی و ڈاکٹری اس مرض کی مکمل تشریح۔ اسباب

علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایسی مکمل کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات دئے گئے ہیں۔ تمام حکما کا راز ہے۔ دوبارہ زیر طبع ہے قیمت .. ۱۲؍

تحفہ سرما عا { موسم سرما میں کھانے لائق اغذیہ ادویہ معجون ہائے۔ حریرہ جات

گولی بادکشتہ جات وسفوف وغیرہ وغیرہ کے نہایت اعلےٰ نسخے دیئے گئے ہیں قیمت ... ۲؍

تحفہ سرما عا۲ ایضاً ایضاً قیمت ۳؍

" عا۳ " " " ۱؍

رسالہ صحت کے دس اصول { ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے

قیمت فی جلد ساڑھے چھ آنے .. .. (۶؍)

رسالہ سوزاک { ۲۸ صفحوں کا ویدک یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات دکھانے

والا مکمل رسالہ جسمیں ۳۰۰ سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ مرض سوزاک اور اس کے متعلقین

ملنے کا پتہ:- کارخانہ امرت دھارا - لاہور

امراض پر اس سے زیادہ بہتر کوئی رسالہ نہیں ملسکتا ہے
(ہندی میں بھی تیار ہے قیمت ۱۲/) قیمت اردو (۰۸/)

رسالہ حکیم و مریض — حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پہلے اسکو پڑھ لینا چاہئے۔ کیونکہ اسمیں حکیم و مریض کے تعلقات کی بابت ضروری بحث کی گئی ہے۔ اگر مریض اسکی پیروی کریں۔ تو بہت ہی کم تکلیف اٹھاویں قیمت فی جلد ۰۲/

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اوّل — اسمیں زہروں کے علاج کے ضروری نوٹ ہیں اور زہروں کے علاج کے مختصراً اصول ہیں۔ یونانی۔ ویدک اور انگریزی کا بیان ہے حشرات الارض کو بھگانے کی تدابیر ہیں قیمت فی جلد ۰۳/

رسالہ زہروں کا علاج نمبر دوم — اسمیں تمباکو شراب چرس۔ افیون۔ سنکھیا۔ بچھ وغیرہ کا ذکر ان کا زہر اتارنے کے علاج و طریق انکے بد نتائج اور چھڑانے کی ترکیب درج کی گئی ہیں۔ قیمت فی جلد ایک آنہ عہ/

رسالہ مجربات حکماء ہند نمبر اوّل — اس رسالہ میں دیش اپکارک کے سال از اپریل ۱۹۰۴ء تا مارچ ۱۹۰۵ء کے کل سوالوں کے جوابات درج ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکماء اور ایڈیٹر دیش اپکارک کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۰/

رسالہ مجربات حکماء ہند نمبر دوم — اس میں اخبار دیش اپکارک کے از اپریل ۱۹۰۵ء تا مارچ ۱۹۰۷ء یعنی دو سالوں کے کل مجرب نسخہ جات کا جو درجوابات یا مراسلات یا از طرف ایڈیٹر شایع ہوتے رہے ہیں۔ لب لباب اور نچوڑ درج کیا گیا ہے۔ مجربات کی کان ہے۔ قیمت فی جلد سے/

رسالہ مجربات حکماء ہند نمبر سوم — دیش اپکارک کے ۲ سال اپریل ۱۹۰۷ء سے اپریل ۱۹۰۹ء تک کے مجربات کا مجموعہ درج کیا گیا ہے قیمت فی جلد تین روپے آٹھ آنہ (۳/۸ روپے)

رسالہ مجربات حکماء ہند نمبر چہارم — دیش اپکارک ۱۹۰۹ء تا ۱۹۱۱ء تک مجرب نسخہ جات کا مجموعہ درج کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد تین روپے چھ آنے .. .. روپے/

رسالہ برہمی — آجکل برہمی کے دافع نسیان مقوی دماغ۔ اکسیر حافظ۔ دافع جریان وغیرہ ہونے کو ہر خاص و عام بخوبی جاننے لگ گئے ہیں۔ اور برہمی بہت ہی استعمال ہو رہی ہے۔ اسمیں برہمی کا مکمل بیان درج کر کے استعمال کے بے شمار اعلےٰ اعلےٰ طریقے لکھے گئے ہیں قیمت اردو ۰/ ہندی میں ۱/

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب — اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا۔ زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے۔ پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ۔ قیمت فی جلد بارہ آنے .. .. .. (۰۱۲/)

رسالہ دلچسپ طبی مضامین نمبر اوّل

اخبار دیش اپکارک کے چند مضامین کا مجموعہ ہے قیمت فی جلد ۰۴/

رسالہ درد سر — درد سر کی کل اقسام کا از روئے ویدک یونانی۔ ڈاکٹری کے مفصل بیان ہے قیمت فی جلد ساڑھے سات آنہ ۰۷/

سیر شملہ — جو کوئی بھی شملہ جاوے۔ اس کو پاس رکھنا چاہیئے۔ ہر جگہ کا مفصل حال دیا ہے۔ اس کے بغیر لطف نہ آویگا۔ گھر بیٹھے شملہ کی سیر کرنا چاہو تو اس کو منگالو قیمت فی جلد ۰۸/

کام رتی شاستر حصہ اوّل — کئی سو تصاویر سے ہر بات کی تشریح کی گئی ہے۔ مفصل حالت طلب کریں۔ قیمت حصہ اول پانچ روپے صہ/

رسالہ قبض — اس میں قبض کی وجہ تسمیہ اور معہ علاج کے بڑی فصاحت سے لکھا گیا ہے۔ قیمت فی جلد دس آنے ... (۱۰/)

رسالہ چیچک — اس کا مفصل بیان ہے قیمت ۰۱۴/

پرورش اطفال — بچوں کی پرورش کے متعلق مفصل ذکر ہے قیمت فی جلد ۰۱۴/

مندرجہ ذیل اور کتب تیار ہیں :- لوئی کو ہنی اور اسکے ہندوستانی ہمنشینی ۲/ رسالہ ہدایت الموسم ۰۱۲/۔ ملیریا بخار ۰۵/۔ دیرنج کے متعلق علمی طبی تحقیقات ۰۶/۔ مہلک کرم دانتی حقیقت ۰۹/۔ غذا و صحت ۰۱۲/۔ دوشش گیان ہندی ۰۱۲/

مندرجہ ذیل کتب چھپ رہی ہیں :-

دانت کی امراض ودان کا علاج۔ سشرت کا ترجمہ حصہ اول ۴/۔ ادھیائے۔ دوشش گیان اردو۔ ہسٹریا کا بیان اور اس کا علاج ہندی و اردو۔ قیمتیں لکھ کر دریافت فرماویں۔

المشتہر

ہیرا نند شرما مینجر اخبار دیش اپکارک و کارخانہ امرت دھارا۔ لاہور

خط و تار کا پتہ: امرت دھارا۔ لاہور

ملنے کا پتہ :- کارخانہ امرت دھارا۔ لاہور

مجرّب نسخہ جات کا خزانہ

دیش اپکارک طبی اخبار ۱۹۰۴ء سے جاری ہے۔ یہ اُردو میں ایک ہی ہفتہ وار طبی اخبار ہے اِس اخبار نے سب سے اول لوگوں کے بخل توڑ کر اپنے مجربات دوسروں کو دینا سکھایا۔ اِسمیں ایڈیٹر اور بیسیوں دیگر حکماء کے راز سربستہ مجربات درج ہوتے رہتے ہیں اِسوقت تک ہزارہا مجرب و آزمودہ نسخہ جات اس اخبار میں نکل چکے ہیں عوام کے فوائد کے واسطے اُن میں سے نہایت اعلےٰ چیدہ چیدہ نسخہ جات لکھکر ان کو کتابی صورت میں لایا گیا ہے۔ جو صاحب سینکڑوں خاندانوں کی کمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ان کو خریدیں۔

رسالہ مجربات حکماء ہند حصہ اول مجموعہ نسخہ جات از اپریل ۱۹۰۴ء تا مارچ ۱۹۰۵ء قیمت ۱۰/

رسالہ مجربات حکماء ہند حصہ دوم مجموعہ نسخہ جات از اپریل ۱۹۰۵ء تا مارچ ۱۹۰۷ء قیمت ۳/

رسالہ مجربات حکماء ہند حصہ سوم مجموعہ نسخہ جات از اپریل ۱۹۰۷ء تا مارچ ۱۹۰۹ء قیمت ۳/

رسالہ مجربات حکماء ہند حصہ چہارم مجموعہ نسخہ جات از اپریل ۱۹۰۹ء تا مارچ ۱۹۱۱ء قیمت ۳/

رسالہ مجربات حکماء ہند حصہ پنجم مجموعہ نسخہ جات از اپریل ۱۹۱۱ء تا مارچ ۱۹۱۴ء (پریس میں ہے)

کُل رسالہ جات کو اکٹھا منگوانے سے رعایت کی جاویگی۔

المشتہر

ہیرانند شرما مینیجر دیش اُپکارک دفتر امرت دہارا لاہور

حالات بھیجکر جس بیماری کا چاہیں
نسخہ حاصل کرسکتے ہیں

<u>کوئی ونود</u>

ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ کی طبی دنیا میں اس قدر جو دھوم ہے اسکو آپ سب صاحبان جانتے ہیں آپ دیش اپکارک طبی اخبار کے مالک و ایڈیٹر ہیں جو کہ ہندوستان بھر میں اکیلا ہفتہ وار طبی اخبار ہے اور اپنی خوبی کیوجہ سے بہت کثیر الاشاعت ہے نمونہ مفت ہے۔ آپ اسوقت تک قریب ۲۰ سے زیادہ طبی کتب لکھ چکے ہیں جن میں سے ہر ایک لاثانی ہے۔ فہرست آپ مفت طلب کرسکتے ہیں آپ ہی اس مشہور و معروف دوائی امرت دھارا کے موجد ہیں جس نے اپنی خوبی سے ہندوستان میں دھوم مچادی ہے بیس ہزار کے قریب سارٹیفکٹ جس پر موجود ہیں رسالہ امرت منگواکر ملاحظہ فرماویں امراض مخصوصہ مردان نامی دو رسالے مفت بھیجے جاتے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ آپ امراض مخصوص مردان و عورات کے علاج میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ ہزارہا مریض آپسے بذریعہ خط و کتابت یا خود تشریف لاکر علاج کرواتے ہیں۔ آپ ویدک علاج کے ہی ماہر نہیں رجس کے متعلق دو ڈگریاں بھی حاصل کرچکے ہیں) بلکہ یونانی و ڈاکٹری میں بھی واقفیت رکھتے ہیں۔ آپنے یہ دیکھ کرکہ بعض جھوٹے اشتہار بازوں کے باعث بدظن ہوئے ہوئے

بعض صاحبان بنائی دوائی خریدنا پسند نہیں کرتے

اور مرض کا نسخہ چاہتے ہیں یہ قاعدہ جاری کیا ہے جو صاحب فائدہ اٹھانا چاہے حالات بیماری کے بذریعہ خط لکھدے پنڈت جی سوچکر اسکے واسطے مناسب نسخہ تجویز کرکے لکھدینگے چاہے وہ جہاں سے بنواکر استعمال کرے اسکے واسطے فیس ۱ سے سو روپیہ تک فی نسخہ مقرر ہے۔ جو ازحد غریب ہیں تصدیق ہونے پر انکو نسخہ مفت دیا جاوے گا فیس بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ یہ ہر ایک کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی حیثیت سمجھ کر جس قدر فیس مناسب سمجھے بھیجے مگر ایک روپیہ سے کم ہرگز نہیں لیجاوے گی کیسا اچھا قاعدہ ہے نسخہ حاصل کرکے آپ اپنے معالج خاص سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔

نسخہ لیکر جہاں سے چاہیں ادویات خرید کر بنواکر استعمال کریں جس حیثیت کا جیسا نسخہ چاہیں ویسا ہی

المشتہر ہیرانند شرما مینجر کارخانہ امرت دھارا لاہور

خط و کتابت و تار کا پتہ **امرت دھارا لاہور**